Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1520

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम: जुगराफिया हिन्द

लेखक: शिक्षा विभाग पंजाब

प्रकाशन वर्ष:

आगत संख्या: 1520

CC-0. In Public

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1520 1

باب اوّل

پہلی فصل

جغرافیہ وہ علم ہے۔ جس میں سطح زمین کا بیان ہوتا ہے۔
اس سے یہ مت سمجھنا۔ کہ جغرافیے میں زمین کی ہیئت مجموعی
ہی سے بحث ہوتی ہے۔ بلکہ سطح زمین پر جو خشکی تری ہے۔
اس کا بھی بیان ہوتا ہے۔ اور آب و ہوا۔ پیداوار اور باشندوں
کا حال بھی درج ہوتا ہے۔ غرض یہ یہ باتیں ہوتی ہیں۔
(۱) زمین کی ہیئت مجموعی۔ شکل۔ جسامت اور حرکات کا حال +
(۲) سطح زمین کی طبعی صورت کا بیان اور زمین کے مختلف
حصّوں کی آب و ہوا۔ معدنیات۔ پودوں اور جانوروں کا
حال +
جن جن ملکوں میں زمین منقسم ہے۔ ان کا حال۔ وہاں
کے باشندوں کی حالت اور پیشوں کا حال۔ اور نیز یہ۔ کہ

1520;U
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر ملک کے بڑے بڑے شہر کہاں کہاں واقع ہیں ہیں +
ان تینوں حصوں میں سے پہلے کو جغرافیۂ ریاضی -
کو جغرافیۂ طبعی اور تیسرے کو جغرافیۂ ملکی کہتے ہیں

(۱) جغرافیہ ریاضی میں زمین کی شکل - حرکات
کا حال ہوتا ہے - نظام شمسی کے اور کُروں سے اس
بیان ہوتا ہے - اور سطح زمین پر مختلف مقامات کے
محل وقوع کا حال درج ہوتا ہے +

(۲) جغرافیۂ طبعی میں زمین کی طبعی صورت اور ا
آب و ہوا - پیداوار اور قابلیت کا بیان ہوتا ہے - او
بات کا بیان ہوتا ہے - کہ آب و ہوا کا اثر زمین کے
باشندوں یعنی پودوں - جانوروں اور آدمیوں پر کیا

(۳) جغرافیۂ ملکی میں ریاستوں اور سلطنتوں میں ز
تقسیم دی ہوئی ہوتی ہے - ان ریاستوں اور سلطنتو
آبادی - دولت و حرفت کے سامان کا بیان ہوتا ہے -
کی حکومت - باشندوں - مذہب - زبان اور تہذیب کا بیا

یہ باتیں مثالوں سے تمہاری سمجھ میں اچھی طرح
مثلاً یہ بات کہ زمین گول ہے - جغرافیہ ریاضی سے م
یہ بات کہ عربستان پہاڑی ملک نہیں ہے - جغرافیہ
متعلق ہے - اور یہ بات کہ ایران ایک سلطنت ہے ج
سے متعلق ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسری فصل

بھی ہوئی سی کتاب کے پہلے حصے میں ہم جغرافیۂ طبعی کی
بڑے ابتدائی باتیں تمہیں بتائینگے +

جغرافیۂ طبعی

جنوبی زمین خشکی اور تری پر منقسم ہے - کرۂ زمین کا رقبہ
ایشیا ں کروڑ ستر لاکھ مربّع میل ہے - اس میں سے پانچ
میں ہ لاکھ مربّع میل خشکی ہے - اور چودہ کروڑ پچپن لاکھ
ہے - تری - یعنی ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ خشکی ہے - اور
ستہائی سے کچھ کم تری - زیادہ ٹھیک نسبت چاہو - تو یہ
کہتے ں کرو - کہ سطح زمین ہزار حصّوں میں منقسم ہے - تو ان
دو سو چھیاسٹھ حصے خشکی اور سات سو چونتیس حصّے
گھرا

۱- خشکی

پانی
بل اصطلاحات خشکی کے مختلف حصّوں کے لئے مستعمل ہوتی ہیں -
برّ اعظم - خشکی کے بہت ہی بڑے بڑے حصوں کو برّ اعظم
ہیں - ہر برّ اعظم میں کئی کئی ملک ہوتے ہیں +
اگر کسی کرّے کی طرف دیکھو - تو اس کا آدھا حصہ ایک ہی
نظر آتا ہے - اس لئے دنیا کا نقشہ بھی عموماً دو دائروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی صورت میں کھینچا کرتے ہیں۔ جنہیں نصف کرے کہتے ہیں +

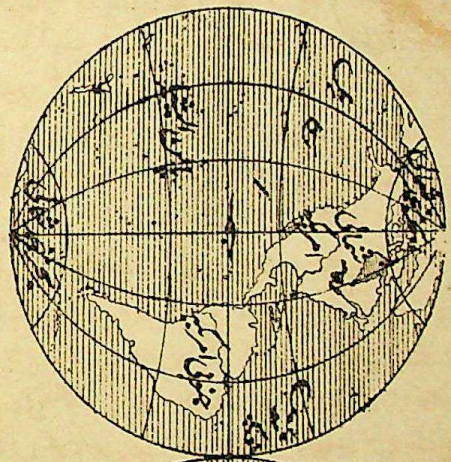

نصف کرۂ مغربی

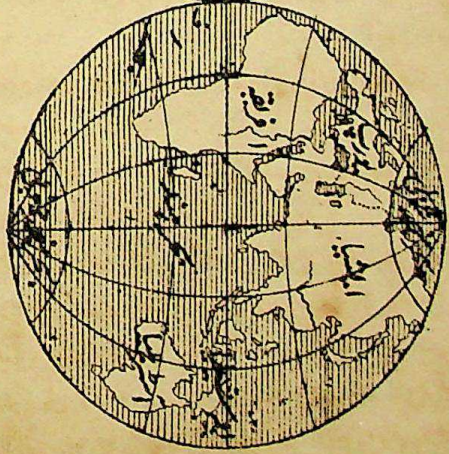

نصف کرۂ مشرقی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان میں سے جو نصف کرہ دائیں ہاتھ کو ہے۔ اُسے مشرقی نصف کرہ کہتے ہیں۔ اور جو بائیں ہاتھ کو ہے۔ اُسے مغربی نصف کرہ۔ مشرقی نصف کرے میں مغربی نصف کرے کی نسبت دو چند سے بھی کچھ زیادہ خشکی ہے۔ نیز مشرقی نصف کرے کے چار بڑے بڑے حصّے ہیں۔ ایشیا (Asia) ۔ یورپ (Europe) ۔ افریقہ (Africa) اور اوشنیا (Oceania) کا بہت سا حصّہ۔ مغربی کرے کے بڑے بڑے حصّے یہ ہیں۔ شمالی امریکہ (America) ۔ جنوبی امریکہ اور اوشنیا کا کچھ حصّہ۔ غرض چھ برّ اعظم ہیں۔ ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ اور اوشنیا۔ ان میں سے ایشیا۔ یورپ اور افریقہ کو پُرانی دنیا کہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔ کہ پرانی قوموں کو صرف یہی برّ اعظم معلوم تھے۔ امریکہ کو ۱۴۹۲ء میں کولمبس نے دریافت کیا تھا۔ اس لئے اسے نئی دنیا کہتے ہیں +

۲۔ جزیرہ وہ قطعۂ زمین ہے۔ جو چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہؤا ہو۔ مثلاً لنکا +

۳۔ جزیرہ نما وہ قطعۂ زمین ہے۔ جو تقریباً چاروں طرف سے پانی سے گھرا ہؤا ہو۔ مثلاً عرب +

۴۔ خاکنائے وہ تنگ قطعۂ زمین ہے۔ جو دو بڑے قطعات خشکی کو وصل کرے۔ مثلاً خاکنائے سویز (Suez) جو ایشیا اور افریقہ کو ملاتی ہے۔ اب اس خاکنائے میں سویز سے لیکر بندر سعید تک جہازوں کی آمد و رفت کے لئے ایک نہر بن گئی ہے +

۵۔ ساحل۔ جو قطعۂ زمین لب بحر واقع ہو۔ ساحل یا کنارہ

1520;U
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہلاتا ہے +

۶- راس وہ قطعۂ زمین ہے - جو کچھ دور تک سمندر میں چلا جائے - مثلاً راس کماری - راس الحد +

۷- میدان وہ قطعۂ زمین ہے - جو تقریباً ہموار ہو - مثلاً میدان سائبیریا (Siberia) +

۸- سطح مرتفع وہ قطعۂ زمین ہے - جو ایک بلند وسیع میدان ہو - مثلاً تبت +

۹- پہاڑ خشکی کا وہ سنگین بلند قطعہ ہے - جو سطح زمین سے بہت اونچا ہو - مثلاً ہندوکش +

۱۰- پہاڑی - ایسا ہی قطعہ جو ذرا کم اونچا ہو - پہاڑی کہلاتا ہے +

۱۱- سلسلۂ کوہ - جب بہت سے پہاڑ ایک دوسرے سے ملے ہوئے دور تک ایک قطار میں چلے جائیں - تو اُن کو سلسلۂ کوہ کہتے ہیں - مثلاً ہمالیہ +

۱۲- درہ - دو متصل کے پہاڑوں کے درمیان جو تنگ راستہ سا ہوتا ہے - اسے درہ کہتے ہیں - مثلاً درۂ بولان +

۱۳- کوہ آتش فشاں وہ پہاڑ ہوتا ہے - جس میں سے آگ - دھواں یا رقیق مادہ نکلے - جیسے یورپ میں وسووئس (Vesuvius) ہے - ایشیا میں بھی بہت سے ایسے پہاڑ ہیں - کہ پہلے آتش فشاں تھے - مگر اب ان میں سے آگ یا دھواں نہیں نکلتا +

۱۴- گھاٹی پست زمین کا ایک قطعہ جو پہاڑوں یا پہاڑیوں کے درمیان ہو - گھاٹی کہلاتا ہے +

۱۵- صحرا ملک کا وہ قطعہ ہے - جس میں اتنی زراعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہو سکتی - کہ آدمیوں کی بستیاں وہاں بس سکیں - جیسے صحرائے گوبی - صحرائے راجپوتانہ +

۱۶ - نخلستان وہ سرسبز قطعۂ زمین ہے - جو صحرا میں واقع ہو +

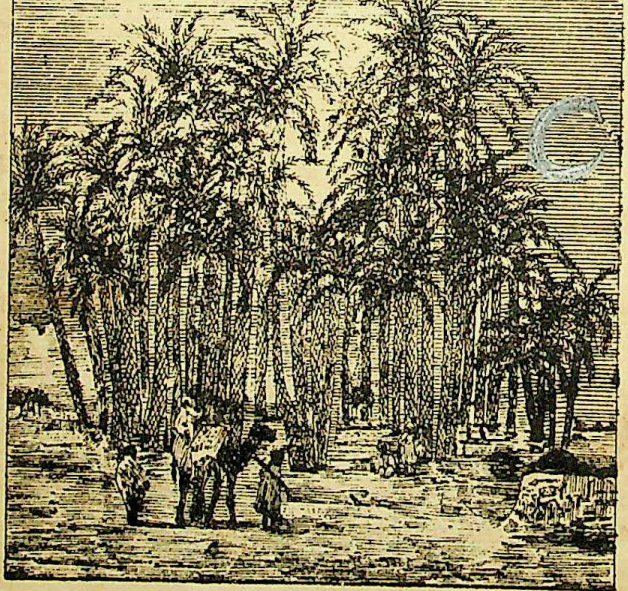

۱۷ - دوآب وہ قطعۂ زمین ہے - جو دو دریاؤں کے درمیان واقع ہو - مثلاً دوآبۂ رچ جو چناب اور جہلم کے درمیان واقع ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲-تری

مندرجۂ ذیل اصطلاحات تری کے مختلف حصّوں کے لئے مستعمل ہوتی ہیں -

۱-بحر- کھاری پانی کے سب سے بڑے حصے کو بحر کہتے ہیں - مثلاً بحر ہند +

۲-بحیرہ - کھاری پانی کا وہ قطعہ جو بحر سے چھوٹا ہو- اور خشکی کے متصل واقع ہو-بحیرہ کہلاتا ہے -مثلاً بحیرۂ عرب + جو بحیرہ خشکی میں اتنی دور تک چلا جائے -کہ تقریباً خشکی سے محدود ہو جائے -تو اُسے بحیرۂ اندرونی کہتے ہیں +

۳-مجمع الجزائر- جس بحیرے میں بہت سے جزیرے واقع ہوں- اسے مجمع الجزائر کہتے ہیں +

۴-کھاڑی -سمندر کا چھوٹا سا حصہ جو خشکی میں تھوڑی دور تک چلا جائے - کھاڑی کہلاتا ہے - مثلاً کھاڑی بنگال +

۵-خلیج -سمندر کا لمبا سا حصہ جو دور تک خشکی میں چلا جائے- خلیج کہلاتا ہے - مثلاً خلیج فارس +

۶-بندر-سمندر کا خاصہ گہرا اور محفوظ قطعہ جس میں جہاز آرام سے ٹھیر سکیں اور اسباب لا لیجا سکیں - بندر کہلاتا ہے +

۷-آبنائے -جو تنگ قطعۂ آب دو بڑے قطعات آب کو وصل کرتا ہے -آبنائے کہلاتا ہے - مثلاً آبنائے باب المندب جو بحیرۂ قلزم کو بحر ہند سے ملاتی ہے +

۸-رود بار-سمندر کا اسی طرح کا حصہ جو آبنائے سے چوڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو۔ رودبار کہلاتا ہے +

۹۔ جوار بھاٹا۔ سمندر اور اس کے مختلف حصوں میں پانی کے جو اُتار چڑھاؤ مقررہ وقتوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں جوار بھاٹا کہتے ہیں +

۱۰۔ بحری رو۔ سمندر میں پانی کی روئیں جو خاص خاص سمتوں میں بہتی ہوں۔ بحری روئیں کہلاتی ہیں +

۱۱۔ جھیل۔ خشکی کے اندر جو قطعۂ آب چاروں طرف سے زمین سے گھرا ہوا ہو۔ جھیل کہلاتا ہے۔ جیسے جھیل سانبھر +

بڑی بڑی جھیلوں کو بعض مرتبہ بحیرہ کہتے ہیں۔ جیسے بحیرۂ ارال (Aral) ۔ جھیلوں کی یہ چار قسمیں ہیں۔

(ا) وہ جھیلیں جن میں دریا گرتے ہیں۔ مگر اُن میں سے کوئی دریا نکلتا نہیں +

(ب) وہ جھیلیں جن میں کوئی دریا گرتا نہیں۔ مگر اُن میں سے نکلتا ہے +

(ج) وہ جھیلیں جن میں دریا گرتے بھی ہیں۔ اور جن میں سے نکلتے بھی ہیں +

(د) وہ جھیلیں جن میں نہ دریا گرتے ہیں۔ اور نہ جن میں سے نکلتے ہیں +

۱۲۔ دریا۔ میٹھے پانی کی دھار جو عموماً اونچی زمین سے نکلتی ہے۔ اور زمین پر بہکر نیچی میں جا گرتی ہے۔ دریا کہلاتی ہے +

تقریباً ہر ایک مقام کے آس پاس چھوٹی چھوٹی بہتی ندیاں ہوا کرتی ہیں۔ ایسی ایسی چند ندیاں مل کر پانی کی ایک بڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھار بن جائے۔تو اسی کو دریا کہتے ہیں۔ مثلاً دریائے گنگ +

(ا) دریا کا منبع وہ مقام ہے۔ جہاں سے دریا نکلتا ہے +

(ب) دریا کا دہانہ وہ مقام ہے۔ جہاں دریا سمندر میں گرتا ہے +

(ج) گزرگاہ دریا وہ گہری جگہ ہے۔ جس پر دریا بہتا ہے +

(د) دریا کے کنارے وہ قطعات زمین ہیں۔ جن کے درمیان دریا بہتا ہے۔ بہاؤ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو۔ تو تمہارے دائیں ہاتھ کی طرف دریا کا جو کنارہ ہوگا۔ وہ دریا کا دایاں کنارہ کہلاتا ہے۔ اور بائیں طرف کا بایاں +

(ر) دریا کا طول وہ فاصلہ ہے۔ جو دریا کے منبع اور دہانے کے درمیان ہو +

(س) دریا کا عرض وہ فاصلہ ہے۔ جو دریا کے دونو کناروں کے درمیان ہو +

(ص) دریا کی معاون وہ چھوٹی ندیاں کہلاتی ہیں۔ جو دریا میں مل کر اپنا نام کھو بیٹھتی ہیں +

(ط) دریا کا طاس وہ تمام قطعۂ ملک ہے۔ جو دریا اور اس کے معاونوں سے سیراب ہو +

(ع) دریا کا مقام اتصال وہ جگہ ہے۔ جہاں دو دریا ملیں +

(ف) دریا کے کسی کراڑے سے گرنے کو آبشار کہتے ہیں +

(ق) جب دریا کا دہانہ بہت چوڑا ہوتا ہے۔ تو اسے اسچواری (Estuary) کہتے ہیں +

(ک) دریا کا ڈیلٹا (Delta) وہ قطعۂ زمین ہے۔ جو اس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو دہانوں کے درمیان واقع ہو - اسے ڈیلٹا اس لئے کہنے لگے ہیں - کہ یونانی زبان میں حرف دال کا نام ڈیلٹا ہے - اور اس کی شکل حرف △ (ڈیلٹا) سے ملتی ہوئی ہوتی ہے +

(گ) نہر مصنوعی ندی ہوتی ہے - جو زمین کو سیراب کرنے یا کشتیوں پر مال لے جانے کے لئے بنائی جاتی ہے +

(ل) فاصل آب خشکی کا وہ قطعہ ہے - جو دو دریاؤں کے طاسوں کو جدا کرے +

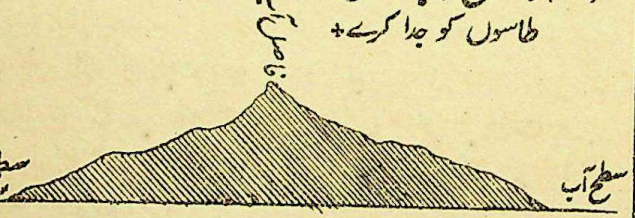

فاصل آب عموماً پہاڑیوں یا پہاڑوں کے سلسلے سے بنتا ہے - مگر بعض صورتوں میں آس پاس کی زمین سے بہت ہی کم اونچا ہوتا ہے +

تیسری فصل

بحر کا بیان

بحر کے متعلق یہ دو باتیں تم ابھی پڑھ چکے ہو - ایک تو بحر کی تعریف کیا ہے - اور دوسرے یہ - کہ سطح زمین پر تقریباً تین چوتھائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصے میں پانی پھیلا ہؤا ہے +

اس فصل میں ہم بحر کی نسبت چند اور دلچسپ باتیں تم کو بتائینگے - کرۂ زمین پر جو پانی پھیلا ہؤا ہے - اس کے بڑے بڑے حصے یہ ہیں -

۱ - بحر الکاہل
۲ - بحر اوقیانوس
۳ - بحر ہند
۴ - بحر منجمد شمالی
۵ - بحر منجمد جنوبی

سچ پوچھو - تو بحر یا سمندر ایک ہی ہے - کیونکہ کرۂ زمین پر کھاری پانی کے جو بڑے بڑے حصے ہیں - سب ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں - اور اُن کی ایک بڑی سطح آب بن گئی ہے - برّ اعظموں کا یہ حال نہیں ہے - بلکہ وہ قدرتی حدود سے ایک دوسرے سے جدا ہیں +

بحر کی تہ بہت نا ہموار ہوتی ہے - جیسے زمین کا حال ہے - اس پر بھی پہاڑیاں - گھاٹیاں - پہاڑ اور میدان ہوتے ہیں - ساحل کے نزدیک تہ پر سنگریزے - ریت یا کیچڑ بچھی ہوتی ہے - یہ یا تو اُن چٹانوں کے گھس گھس کر بہ آنے سے پیدا ہوتی ہے - جن پر موجیں ٹکرایا کرتی ہیں - یا دریا جو زمین پر سے بہتے ہوئے آتے ہیں اور سمندر میں گرتے ہیں - وہ اسے اپنے ساتھ لاتے ہیں - یا ایسا ہوتا ہے - کہ بحر کی تہ پر سنکھ - کوڑیوں وغیرہ وغیرہ کی تہیں جمی ہوتی ہیں - یہ مُردہ سمندری جانوروں کے پنجر ہوتے ہیں - ریت - کیچڑ اور سنکھ - کوڑیاں وغیرہ جو یوں جمع ہوتی رہتی ہیں - زمانہ گزرنے پر ان کے تہ دار پہاڑ بن جائینگے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بھی یاد رکھو - کہ جہاں سمندر گہرا ہوتا ہے - وہاں تہ میں بعض جگہ نرم کھریا مٹی پائی جاتی ہے +

پانی کی گہرائی ماپنے کے عمل سے دریافت کرتے ہیں - یعنی اس طرح - کہ ڈور میں بوجھ باندھ کر جہاز کے کنارے سے پانی میں لٹکاتے ہیں - جب تک بوجھ تہ سے نہ جا لگے - ڈھیل دئے جاتے ہیں - جب تہ پر بیٹھ جاتا ہے - تو اوپر کھینچنا شروع کرتے ہیں - اس ڈور پر چھ چھ فٹ کے فاصلے پر نشان لگے ہوتے ہیں - انہیں فیدم (Fathom) کہتے ہیں - ڈور کھینچتے جاتے ہیں - اور ان نشانوں کو گنتے جاتے ہیں - جتنے فیدم ڈور پانی کے اندر گئی ہے - وہی پانی کی گہرائی ہے - جب پانی کم گہرا ہوتا ہے - تو گہرائی ماپنے کی ڈور کو ہاتھ ہی سے پانی میں چھوڑتے ہیں - اور ہاتھ ہی سے اوپر گھسیٹ لیتے ہیں - مگر پانی بہت گہرا ہوتا ہے - تو ڈور کھینچنے کے لئے کلیں کام میں آتی ہیں - سمندر کی زیادہ سے زیادہ گہرائی جو اب تک دریافت ہوئی ہے - تیس ہزار فٹ ہے - مگر اوسط گہرائی عموماً تین اور چار میل کے درمیان خیال کی جاتی ہے +

سطح بحر کے پانی کی حرارت تقریباً ایسی ہی ہوتی ہے - جیسے ہوا کی - مگر گہرے سمندر کی تہ میں پانی قریب قریب ایسا ہی ٹھنڈا ہوتا ہے - جیسے برف - سمندر کا پانی ہر جگہ کھاری اور کڑوا ہے - اور اس میں ٹھوس چیزیں گھلی ہوئی ہیں - اوسطاً ہزار حصے پانی میں ۳۵ حصے - اور ان ۳۵ حصوں میں سے ۲۷ حصے نمک ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمندر کا پانی میٹھے پانی کی نسبت زیادہ گاڑھا یعنی زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ میٹھے پانی میں انڈا ڈوب جاتا ہے۔ مگر جس پانی میں بہت سا نمک گھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں برابر تیرتا ہے۔ سمندر میں بھاری سے بھاری پانی ہمیشہ تہ میں ملتا ہے۔ اور ہلکے سے ہلکا سطح پر +

سمندر کے پانی میں ہر جگہ کثرت سے جانور ملتے ہیں۔ ہزاروں طرح کی مچھلیاں ہوتی ہیں۔ بہتیرے گرم خون والے جانور ہوتے ہیں۔ جیسے وہیل۔ سونس وغیرہ۔ اور سوائے اڑنے والے کیڑوں کے سب ہی ایسے جانور ملتے ہیں۔ جن کے ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی +

چوتھی فصل

سمندر کے پانی کی حرکات کا بیان

سمندر کا پانی کبھی ساکن نہیں رہتا۔ جب اس کی سطح مصفا شیشے کی طرح چمکتی بھی ہوتی ہے۔ اس وقت بھی ذرا غور سے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ہولے ہولے لہریں سی اُٹھ رہی ہیں۔ لہر سے پانی کی ہل چل مراد ہے۔ کہ پانی میں کسی سمت کو جاتی ہو۔ اور اس سے پانی زیادہ تر اوپر نیچے کو ہوتا ہو +

ہر لڑکے نے تالاب میں پتھر پھینک کر دیکھا ہوگا۔ کہ لہریں کیونکر اُٹھتی ہیں۔ اور کیونکر پتھر گرنے کی جگہ کے گرد دائروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی صورت میں پھیلتی جاتی ہیں - یہاں تک کہ تالاب کے کناروں کے پاس پہنچ کر اُن سے ٹکر کھاتی ہیں - اگر پانی میں کوئی بطخ یا اور آبی جانور تیر رہا ہو - اور یہ لہریں اس سے جا لگیں - تو اُسے بہا نہیں لے جاتیں - بلکہ صرف یہ ہوتا ہے - کہ لہر کے گزرنے کے وقت وہ پرندہ اوپر نیچے اُٹھتا ہؤا معلوم ہوتا ہے - مگر جب لہریں سمندر کے ڈھلواں کنارے سے ٹکراتی ہیں - تو پانی ادھر اُدھر بھی حرکت کرتا ہے - اور اس طرح یہ لہریں کنار بحر پر سنگریزوں کو کبھی آگے لڑھکا لے جاتی ہیں - کبھی پیچھے دھکیل دیتی ہیں - بتدریج انہیں گھس ڈالتی ہیں - اور جس سنگین کراڑے سے ٹکراتی ہیں - اُسے کھا لیتی ہیں - شکل ذیل میں موجوں کے کھائے ہوئے کراڑے کی تصویر دی ہوئی ہے - پانی کے اوپر جو چٹان آویزاں ہیں - وقتاً فوقتاً ان میں سے بڑے بڑے ٹکڑے علیحدہ

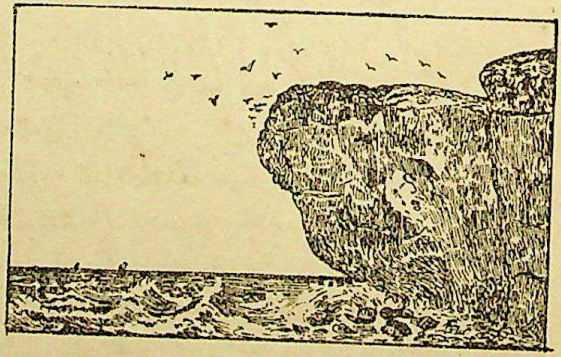

ہو ہو کر گر پڑا کرتے ہیں - گرتے ہی ان سے موجیں ٹکرانی شروع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ہیں - نرم حصّوں کو تو جلد بہا لے جاتی ہیں - اور سخت حصوں کو چھوڑ جاتی ہیں - ان کے سنگریزے بن جاتے ہیں - انجام میں یہ سنگریزے پِس پِس کر ریت بن جاتے ہیں - اور ریت سمندر کی تہ میں بچھ جاتی ہے +

سمندر کا پانی صرف لہریں ہی نہیں مارتا - یعنی صرف اوپر نیچے ہی حرکت نہیں کرتا - بلکہ اس میں روئیں یعنی لگاتار آگے کی طرف حرکات بھی ہوتی ہیں - یہ روئیں یا تو ہوا کے زور سے پیدا ہوتی ہیں - یا سمندر میں مختلف جگہ کے پانی کے ہلکا بھاری ہونے سے - ان کی تین قسمیں ہیں - دائمی - موسمی - متغیرہ +

۱ - دائمی رو وہ ہے - جو ہمیشہ ایک ہی طرف کو بہے +

۲ - موسمی رو وہ ہے - جس میں پانی کا بہاؤ جوار بھاٹے کے سبب سے - یا ہوا کے بدل جانے سے کبھی ایک طرف کو ہو - کبھی کسی اور طرف کو +

۳ - متغیرہ رو وہ ہے - جو کسی حصۂ زمین کی شکل کے باعث سے پیدا ہو - یا سمندر کی تہ کی شکل کے باعث سے +

ہر چوبیس یا پچیس گھنٹوں میں سمندر میں ایک بڑی لہر آیا کرتی ہے - جسے جوار بھاٹا کہتے ہیں - اس میں ایک دفعہ تو پانی میں چڑھاؤ آتا ہے - اور دوسری دفعہ اُتار - یہ لہر تمام کُرۂ زمین کا چکّر کرتی ہے - اور بہت ہی تیز چلتی ہے - یعنی ایک گھنٹے میں دو ہزار میل - جوار بھاٹا پانی کی اُس ہل چل کو کہتے ہیں - جو چاند یا سورج کی کشش سے پیدا ہوتا ہے - چھ گھنٹے کے قریب پانی بتدریج چڑھتا رہتا ہے - اور پھر چھ گھنٹے یا چھ گھنٹے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھ زیادہ اترتا رہتا ہے - پانی کے چڑھاؤ کو مد یا جوار کہتے ہیں اور اتار کو جزر یا بھاٹا - مد کے اختتام پر پانی کا بلند ترین چڑھاؤ ہوتا ہے - اور جزر کے اختتام پر پست ترین اتار - ان دونو کے درمیان پانی کی اوسط سطح ہوتی ہے - جسے سب لوگ سطح بحر کہتے ہیں +

پانچویں فصل

کرۂ ہوائی کا بیان

کرۂ ہوائی یا ہوا کا سمندر خشکی پر بھی چھایا ہوا ہے - اور تری پر بھی - نیز یہی زمین کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے - یوں کہو - کہ خود ہم اور تمام جانور اور پودے زمین پر نہیں رہتے - بلکہ ہوا میں رہتے ہیں - یہ مانا - کہ ہمارے پاؤں زمین پر ٹکے ہوتے ہیں - مگر ہماری ہر طرف ہوا ہی ہوا ہے - ہمارے جسم میں بھی ہوا داخل ہے - ہمارے پھیپھڑوں اور جلد کے مساموں کو ہوا ہی بھرتی ہے - ہمارے خون میں بھی بہت سی ہوا گھلی ہوئی ہے - اسی طرح پودوں اور درختوں میں جو رس ہوتا ہے - اُس میں بھی بہت سی ہوا گھلی ہوتی ہے +

پانی کی طرح ہوا سیّال ہے - یعنی اس کے اجزا ایک دوسرے کے درمیان حرکت کر سکتے ہیں - اور بہت تھوڑے سے زور لگانے یا دباؤ سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو سکتے ہیں - ہوا میں اور پانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا اور لکوڈ چیزوں میں یہ فرق ہے - کہ ہوا دب بھی بہت سکتی ہے - اور پھیل بھی بہت سکتی ہے - مثلاً ایک تھیلی میں ہوا بھری ہوئی ہو - تو دبانے سے اس کا حجم آسانی سے گھٹ جائیگا - مگر کسی چیز میں کتنی ہی تھوڑی ہوا کیوں نہ ہو - وہی پھیل کر ساری چیز میں بھر جاتی ہے +

ہوا زیادہ تر دو گاسوں سے ملکر بنی ہے - آکسی جن اور نائٹروجن - ان میں سے از روے وزن سو میں سے ۲۱ حصے آکسیجن ہے - اور ۷۹ حصے نائٹروجن - ان کے علاوہ ہوا میں کسی قدر کاربانک ایسڈ گاس بھی ہوتی ہے - اور تھوڑے سے پانی کے بخارات بھی - مگر بخارات کی مقدار ہمیشہ بدلتی رہتی ہے - ہوا میں بہت بوجھ ہوتا ہے - یوں سمجھو - کہ ہر ایک مربع انچ سطح پر جو اونچائی میں سطح بحر کے برابر ہو - ہوا کا دباؤ پندرہ پونڈ ہوتا ہے +

چونکہ ہوا دب سکتی ہے - اس لئے اس کی سب سے نیچی تہیں اوپر کی تہوں کی نسبت زیادہ کثیف ہوتی ہیں - سبب یہ ہے - کہ جو سب سے نیچی تہ زمین پر یا سمندر کی سطح پر ہوتی ہے - اس پر اوپر کی سب ہوا کا دباؤ پڑتا ہے - اور جو تہ چند میل اوپر ہوتی ہے - جیسے کسی اونچے پہاڑ کی چوٹی پر - اس پر دباؤ کم ہوتا ہے - کیونکہ اس کے اوپر ہوا تھوڑی ہی ہوتی ہے - غرض جس قدر اوپر چڑھتے جاؤ - ہوا کی کثافت اور دباؤ جلد جلد کم ہوتا چلا جاتا ہے +

ہمیں ہوا کا دباؤ تو محسوس نہیں ہوتا - ہاں یہ معلوم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتا ہے - کہ ہوا کوئی چیز ہے - یہ ایک تو ہوا کے چلنے سے معلوم ہوتا ہے - اور دوسرے اس کی حرارت اور نمی سے - یعنی دوسرے اس بات سے کہ ہوا میں کتنی خشکی یا نمی ہے - چلتی ہوا کو متحرک ہوا کہتے ہیں - اس سے درختوں کے پتے یا اور ہلکی ہلکی چیزیں ہلنے لگتی ہیں - یا جب بہت زور سے چلتی ہے - تو درخت جڑ سے اکھڑ اکھڑ کر گر جاتے ہیں - اور مکانوں کی چھتیں آن پڑتی ہیں - اسے آندھی یا طوفان کہتے ہیں +

چھٹی فصل

حرارت اور آب و ہوا کا بیان

سطح زمین کی حرارت کا دار و مدار اس بات پر ہے - کہ زمین کو سورج سے کتنی گرمی پہنچتی ہے - یا اور زیادہ ٹھیک ٹھیک چاہو - تو سورج سے جو گرمی زمین کو پہنچتی ہے - اور زمین سے جو گرمی ہر طرف کو نکل جاتی ہے - ان دونو کے فرق پر سطح زمین کی حرارت کا دار و مدار ہے - دن کے پہلے حصے مین زمین کو عموماً گرمی پہنچتی زیادہ ہے اور نکلتی کم ہے - اس لئے حرارت بڑھتی ہے - شام کو اور رات کو زمین کو گرمی پہنچتی کم ہے اور نکلتی زیادہ ہے - ہے - اس لئے حرارت گھٹتی ہے - جب حرارت یکساں ہوتی ہے - تو جو گرمی زمین کو پہنچتی ہے اور جو نکل جاتی ہے - دونو برابر ہوتی ہیں - سب سے کم حرارت طلوع آفتاب سے ذرا پہلے ہوتی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سب سے زیادہ دوپہر کے بعد عموماً دو بجے۔ دو بجے آفتاب کی دھوپ تو اتنی ہی تیز ہوتی ہے۔ جتنی صبح کے ۱۰ بجے ہوتی ہے۔ مگر جس زمین پر یہ دھوپ پڑتی ہے۔ وہ دوپہر کی نسبت زیادہ گرم ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے زیادہ حرارت ٹھیک دوپہر کو نہیں ہوتی۔ بلکہ دوپہر کے بعد ہوتی ہے +

دنیا میں سب سے گرم مقامات گرمی کے موسم میں صحرائے شمالی افریقہ۔ عربستان۔ مغربی ہندوستان اور مغربی آسٹریلیا ہیں۔ اور سب سے سرد مقام موسم سرما میں سائبیریا ہے +

کسی ملک کی آب و ہوا سے یہ مراد ہے۔ کہ وہاں موسم اکثر کیسا رہتا ہے۔ اور ہوا کی ایسی حالتیں اور تغیر و تبدل کیا کیا ہیں۔ جن سے پودوں اور جانوروں کے اعضا پر اثر پہنچتا ہے +

آب و ہوا کا دار و مدار کئی چیزوں پر ہے۔ مثلاً ملک کے عرض بلد پر۔ سطح بحر سے اس کی بلندی پر۔ یا اس بات پر۔ کہ اس کا ڈھلان کس طرف کو ہے۔ اور سلسلۂ کوہ کے کتنا قریب واقع ہے۔ یا اس بات پر۔ کہ اس میں خشکی تری کے کتنے کتنے بڑے قطعے ہیں۔ ہوا عموماً کس کس سمت کو چلا کرتی ہے۔ سال میں مینہ کتنا برستا ہے۔ زمین کیسی ہے۔ نباتات اس میں کیسی پیدا ہوتی ہے۔ اور کتنی زمین میں زراعت ہوتی ہے۔ ان باتوں کی زیادہ تشریح چاہو۔ تو ہم تمہیں بعد میں بتائینگے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتویں فصل

متحرک ہوا کا بیان

ہوا شاذ و نادر ہی ساکن رہتی ہے - وگرنہ نہیں رہتی - جس لڑکے نے کنکوّے اُڑائے ہیں - اسے معلوم ہوگا - کہ جب سطح زمین کے پاس کی ہوا ساکن بھی معلوم ہوتی ہے - تو بھی مکانوں اور درختوں کے اوپر کی ہوا ہولے ہولے چلتی رہتی ہے - متحرک ہوا ہوا کی ایک رَو ہوتی ہے - کہ ہوا کے اختلاف حرارت اور اختلاف کثافت سے پیدا ہوتی ہے - اگر ہوا کی حرارت سب جگہ یکساں ہوتی - تو غالباً ہوا ساکن ہوتی - مگر چونکہ زمین کے مختلف حصوں میں سے کوئی کم گرم ہوتا ہے - کوئی زیادہ - اس سے متحرک ہوائیں پیدا ہوتی ہیں - ہوا گرم ہوکر رقیق یا ہلکی پڑ جاتی ہے - اور اس لئے اوپر کو اُٹھتی ہے - آس پاس کی سرد ہوا اس کی جگہ آتی ہے - اور یوں متحرک ہوا پیدا ہوتی ہے +

کرۂ زمین کے بعض حصوں میں سال سال بھر ہوائیں خاص ہی طرفوں میں برابر چلتی رہتی ہیں - بعض حصوں میں اوقات مقررہ کے بعد بدل جاتی ہیں - کبھی ہر روز - اور کبھی سال میں دو بار - بعض حصوں میں ہوا بہت ہی بدلتی رہتی ہے - غرض متحرک ہواؤں کی تین قسمیں ہیں - دائمی - موسمی اور متغیر - معمولی متحرک ہواؤں کو اس تقسیم کے علاوہ طوفان یا آندھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے بھی تمیز کرنا چاہئے۔ یہ چاہے جس جگہ آ جاتی ہے۔ اور چاہے جتنی دیر تک رہتی ہے۔ دائمی اور متغیر ہواؤں کا حال تم بعد میں پڑھوگے۔ یہاں ہم تم کو موسمی ہواؤں کی بابت کچھ باتیں بتاتے ہیں +

بڑی بڑی موسمی ہوائیں یہ ہیں۔

۱۔ زمین اور بحر کی نرم ہوائیں۔ یہ دن میں دو بار بدلتی ہیں۔ اور اس باعث سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ سمندر کی نسبت زمین دن میں گرم بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور رات کو سرد بھی۔ مدراس۔ بمبئی اور ساحل ہند کے اور مقامات اور عموماً گرم ملکوں میں یہ ہوائیں چلتی ہیں۔ دوپہر کے بعد سے رات کے ۱۱ بجے تک ان ہواؤں کا رخ سمندر سے زمین کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ زمین آفتاب کی تپش سے گرم ہوتی ہے۔ اور از روے مقابلہ سمندر کسی قدر ٹھنڈا ہوتا ہے۔ علے الصباح طلوع آفتاب سے پیشتر اور اس کے کچھ دیر بعد تک ہوا کا رُخ زمین سے سمندر کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ زمین رات کو جلد ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اور سمندر کی حرارت تقریباً وہی رہتی ہے +

۲۔ مونسوں (Mousoon) یا بارش لانے والی ہوائیں۔ مونسونوں کا تغیر و تبدل بھی بالکل ایسی ہی وجوہات سے ہوتا ہے۔ اگرچہ دن میں دو بار ہونے کی بجائے یہ سال میں دو بار ہوتا ہے۔ بحر ہند کے شمالی حصے کی حرارت تقریباً ایک سی رہتی ہے۔ مگر شمالی ہندوستان اور وسط ایشیا میں موسم گرما

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں گرمی سخت پڑتی ہے - اور سرما میں سردی - اس لئے گرمی میں سمندر سے زمین کی طرف ہوا چلتی ہے - اور جاڑے میں زمین سے سمندر کی طرف - ہندوستان میں جو بارشیں ہوتی ہیں - وہ تقریباً سب شمال مغربی مونسون ہی لاتا ہے - یہ مونسون ماہ اپریل کے قریب شروع ہوتا ہے - اس وقت کئی کئی دن تک بھورے کالے بادل ملک پر چھائے رہتے ہیں - پھر بارش شروع ہوتی ہے +

آٹھویں فصل

بخارات کا اُٹھنا - پانی کا جمنا اور مینہ کا برسنا

جس فصل میں ہم نے تمہیں یہ بتایا تھا - کہ ہوا کن کن گاسوں سے مل کر بنی ہے - وہیں یہ بھی بتایا تھا - کہ ہوا میں پانی کے بخارات بھی ہوتے ہیں - ان بخارات کی مقدار ہمیشہ بہت تھوڑی ہوتی ہے - اور ہوا کی حرارت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے - جب حرارت زیادہ ہوتی ہے - تو ان کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے - اور جب حرارت کم ہوتی ہے - تو ان کی مقدار بھی کم ہوتی ہے - یہ بخارات نظر نہیں آتے - مگر سمندر - دریا - جھیل اور نمناک زمین سے پیدا ہوتے ہیں - بخارات بننے کے عمل کو تبخیر کہتے ہیں - پانی کا بخارات کی صورت میں تبدیل ہونا بہت گرمی چاہتا ہے - اس لئے جب حرارت بہت ہی ہو - اور سطح آب پر یا نمناک زمین پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سورج کی شعاعیں سیدھی پڑیں - تو بخارات بنتے ہیں - اور ہوا کے چلنے سے بھی بنتے ہیں - کیونکہ جس ہوا میں بخارات لبالب بھر جاتے ہیں - چلتی ہوا اسے اُڑا کر لے جاتی ہے - اور بجائے اس کے خشک ہوا کو لے آتی ہے - وہ اور بخارات کو جذب کر لیتی ہے +

جب ہوا میں اتنے بخارات جمع ہو جائیں - کہ جتنے اس میں ایک مقررہ درجے کی حرارت پر ایسی صورت میں سما سکتے ہیں - کہ آنکھوں کو نظر نہ آئیں - تو اس وقت ہوا کو **لبریز از بخارات** کہتے ہیں - اور پھر جب ہوا اس درجے کی حرارت پر ہو - اور اس میں بخارات اور آ ملیں - یا اگر کسی باعث سے ہوا کی حرارت کم ہو جائے - تو یہ ایزاد شدہ بخارات فوراً نظر آنے لگتے ہیں - اور کہر یا بادل کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں - یا اوس - پالا - مینہ - اولے یا برف بن کر دکھائی دینے لگتے ہیں +

اگر شروع ہی سے ہوا تقریباً لبالب از بخارات ہو - تو اور بخارات اس میں کم ہی سماتے ہیں - اور وہ بھی بہت ہولے ہولے - بجائے اس کے اگر ہوا گرم اور خشک ہو - تو بخارات بہت جلد بن بن کر اس میں آ ملتے ہیں - شمالی ہندوستان میں جب اپریل یا مئی کے مہینے میں گرم خشک ہوائیں چلتی ہوتی ہیں - تو تر کپڑا باہر ڈالتے ہی خشک ہو جاتا ہے - اور جولائی یا اگست میں جب ہوا بہت نمناک ہوتی ہے - تو دیر میں سوکھتا ہے - لو چلنے کے موسم میں ہوا ٹھنڈی کرنے کو دروازوں میں جو ٹٹیاں لگایا کرتے ہیں - اُن سے اسی تبخیر کے باعث ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے - کیونکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانی کے جو بخارات بنتے ہیں - اُن میں ہوا کی گرمی خرچ ہو جاتی ہے - خود ٹٹیاں کچھ سردی نہیں پہنچاتیں - اس لئے جب ہوا نمناک ہوتی ہے - تو کوئی انہیں استعمال نہیں کرتا +

رات کو جو چیز آسمان کے نیچے کھلی رکھی رہے - تو اس کی حرارت بہت جلد کم ہو جاتی ہے - کیونکہ جو گرمی اس میں ہوتی ہے - وہ خلا میں منتشر ہو جاتی ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے - کہ یہ چیزیں صبح تک اتنی ٹھنڈی ہو جاتی ہیں - کہ اُن کے آس پاس کی ہوا اپنی نمی کو بخارات کی صورت میں قائم نہیں رکھ سکتی - اس لئے بخارات آبی کا کچھ حصہ جم کر اوس بن جاتا ہے - اگر رات کو ابر ہو - تو اوس نہیں بنتی - کیونکہ سطح زمین پر جو چیزیں ہیں - اُن کی گرمی کو بادل منتشر نہیں ہونے دیتے - اس لئے درخت یا چھپّر کے نیچے اوس جمی نہیں ملتی - جو چیزیں آسمان کے نیچے کھلی رکھی رہیں - اگر ان کی حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے ہو جائے - تو شبنم برف کے چھوٹے چھوٹے بلوری ٹکڑوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے - اسے پالا کہتے ہیں - یہ ارہر جیسی فصلوں کے لئے جو صرف گرم ہی ملکوں میں ہوتی ہیں - بہت مضر ہے - ہندوستان میں پالا طلوع آفتاب کے بعد ہی پگھل جاتا ہے - اور جَو اور گیہوں وغیرہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا +

جب زمین سے لگا کر چند فٹ تک سو یا سو سے زیادہ فٹ تک کی ہوا اس درجے سے نیچے سرد ہو جائے - جس پر شبنم بننی شروع ہوتی ہے - تو بخارات آبی یا تو پہلے گاس کی صورت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں تھے - اور نظر نہیں آتے تھے - یا اب بہت ذرا ذرا سے قطرے بن جاتے ہیں - اور دکھائی دینے لگتے ہیں - تمام ہوا ان بوندوں سے بھر جاتی ہے - اور ان میں سے بہت سی تو بہت ہی ذرا ذرا سی ہوتی ہیں - غرض اب ہوا صاف اور شفاف نہیں رہتی - بلکہ دھندلی اور کہر دار ہو جاتی ہے - کہر زمین کے پاس کی وہ ہوا ہے - جس میں بہت ہی ذرا ذرا سی پانی کی بوندیں بھری ہوتی ہیں - یہ بوندیں ایسی ننھی ننھی ہوتی ہیں - کہ انہیں پانی کے ذرّے کہنا بجا ہے +

جب کہر بہت بلندی پر جا کر بنتی ہے - تو اسے **بادل** کہتے ہیں - بادل اور کہر حقیقت میں ایک ہی چیز ہے - ان میں فرق صرف بلندی پر بننے کا ہے +

جب بادل والی ہوا اوپر کو حرکت کرتی ہے - اور جلدی جلدی سرد ہوتی جاتی ہے - تو بخارات کے اور زیادہ منجمد ہونے سے چھوٹی چھوٹی بوندیں بڑی بڑی بن جاتی ہیں - اور آخر کو اتنی بڑی بڑی ہو جاتی ہیں - کہ ہوا میں تھم نہیں سکتیں - بلکہ زمین پر گر پڑتی ہیں - بخارات ہوا کے منجمد ہونے سے جو ایسے پانی کے قطرے بنتے ہیں - انہیں کو مینہ کہتے ہیں +

مینہ کے پانی کو پیمانۂ بارش میں جمع کرکے مینہ ماپا کرتے ہیں - پیمانۂ بارش ایک برتن ہوتا ہے - اور اس کا منہ کیف کی شکل کا ہوتا ہے - مینہ کے پانی کو نل کی شکل کے ایک برتن میں بھر کر جس کا قطر کیف کے قطر کے برابر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

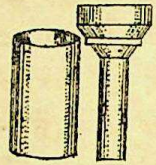

ہوتا ہے - روز دیکھتے رہتے ہیں - کہ برتن میں کتنا بلندی تک چڑھا - ماپنے کے نل کو کیف کی نسبت عموماً بہت تنگ بناتے ہیں - اس لئے پانی اس میں زیادہ بلندی تک چڑھ جاتا ہے - اور بہت ہی تھوڑا سا ہو - تو بھی مشاہدے میں آ جاتا ہے - نل کو مناسب درجوں میں منقسم کر لیں - تو ان سے پانی کو ٹھیک ٹھیک ماپ سکتے ہیں +

نویں فصل

برف - یخ اور اولے

پانی کی جن چھوٹی چھوٹی بوندوں سے ملکر بادل بنتا ہے - اگر انہیں بہت ہی ٹھنڈی ہوا لگے - تو جم کر ذرا ذرا سی بلوریں شکلیں بن جاتی ہیں - یہ ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں - اور ان کی خوبصورت خوبصورت یکساں شکلوں کے چھوٹے چھوٹے گالے سے بن جاتے ہیں - اور چونکہ وزن میں وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوا سے بھاری ہوتے ہیں - اس لئے زمین پر گر پڑتے ہیں-
اسے **برف پڑنا** کہتے ہیں +

جب مینہ کے قطرے نیچے اترتے ہوئے ایسے طبقہاے ہوا میں سے گزرتے ہیں - کہ ان کی حرارت درجۂ انجماد سے نیچے ہوتی ہے - تو وہ ٹھوس ہو جاتے ہیں - اور **اولوں** کی صورت میں زمین پر گرتے ہیں +

جب ہوا ساکن ہوتی ہے - اور برف آہستہ آہستہ پڑتی ہوتی ہے - تو برف کے بلورین ذرّے جو زمین پر گرتے ہیں - ان

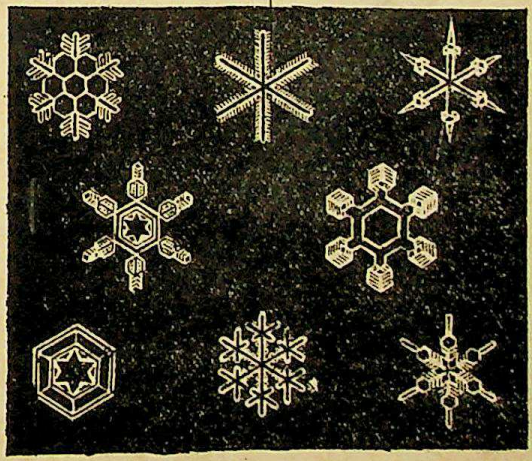

کی صورت ستاروں کی سی ہوتی ہے - اور اگرچہ طرح طرح کے ستاروں جیسی صورتیں ہوتی ہیں - مگر ہوتی سب چھ کلی ہیں - عموماً یہ بلورین ذرّے ہوا میں اڑتے ہوئے ٹوٹ جاتے ہیں - اور ان کے بے قاعدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹکڑے بن جاتے ہیں - یا ذرا پگھل کر اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بڑے بڑے ملائم گالے بن جاتے ہیں +

برف مختلف مقداروں میں پڑا کرتی ہے - اسے اس طرح ماپ سکتے ہیں - کہ پیمانۂ بارش میں جمع کر لیں - اور پھر پگھلا کر پانی کو ماپ لیں - سرد ملکوں میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے - کہ ہر ایک تالاب - جھیل - دریا وغیرہ وغیرہ کی سطح پر موٹی یا پتلی یخ کی تہ جاڑوں میں کئی کئی ہفتوں اور کئی کئی مہینوں تک جمی رہتی ہے - یہ قدرتی یخ ہے - مصنوعی یخ یوں بن سکتی ہے - کہ پانی کو ٹھنڈا کرتے کرتے نقطۂ انجماد سے نیچے لا ڈالیں +

برف زیادہ اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بہت پڑا کرتی ہے - اور گرمی کے اختتام پر بھی کچھ برف وہاں جمی ہی ملتی ہے - مگر بہت سی گرمی میں پگھل جاتی ہے - اور یا تو بہکر نیچے کے دریاؤں اور ندیوں میں طغیانی پیدا کرتی ہے - یا پہاڑوں کے شگافوں میں چلی جاتی ہے - اور پھر چشموں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے - اس میں سے تھوڑا سا پانی پھر بخارات بن کر اُسی ہوا میں مل جاتا ہے - جہاں سے وہ آیا تھا - بہت سی نئی گری ہوئی برف اور بہت سی نرم اور کچھ کچھ پگھلی ہوئی برف لڑھک کر نیچے گھاٹیوں میں آ پڑا کرتی ہے - اس کو برفانی ڈھیر کہتے ہیں - یہ رفتہ رفتہ پگھل کر بہ جایا کرتا ہے - باقی برف امتداد زمان کے ساتھ کچھ پگھلنے اور کچھ پھر جمنے سے دوبارہ ٹھوس یخ بن جاتی ہے - اور کسی گاڑھے عرق مثلاً شیرے کی طرح پہاڑ کے ڈھلان پر بہت ہولے ہولے بہنے لگتی ہے - اور نیچے گھاٹی میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آکر جمع ہو جاتی ہے - اسے دریاے یخ کہتے ہیں +
دریاے یخ برف بستہ یا یخ کا ایک بڑا دریا ہوتا ہے - کہ گھاٹی

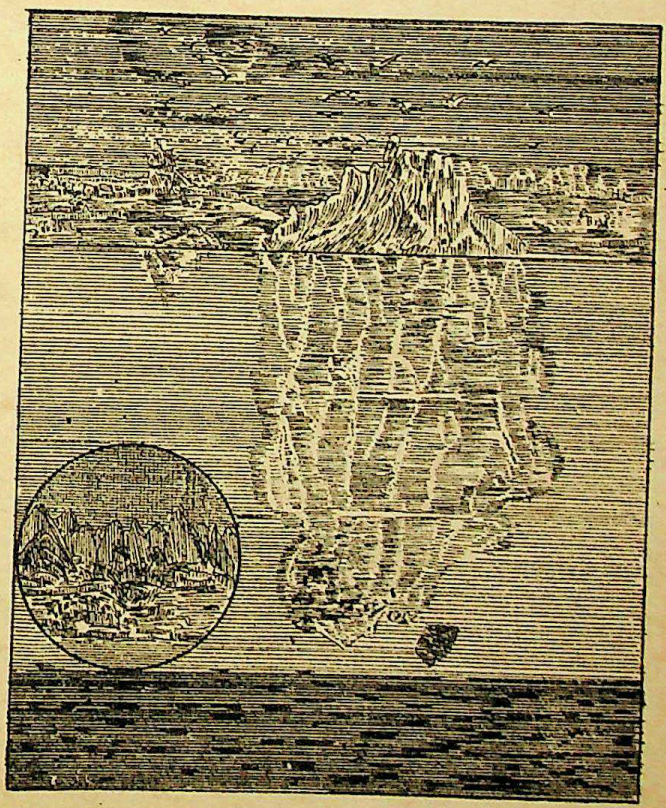

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں جمع ہو کر نیچے اترتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ یا تو سمندر میں داخل ہو جاتا ہے۔ یا اس قدر نیچے اتر آتا ہے۔ کہ وہاں اس کے پگھلا دینے کے لئے کافی گرمی ہوتی ہے۔ جیسے پانی کے دریا گھاٹی میں سے نیچے بہکر آتے ہیں۔ اسی طرح دریائے یخ بہتا ہے۔ مگر بہت ہی ہولے ہولے +

جب بہت ہی سرد ملکوں کے اندرونی حصوں سے برف چلتے چلتے کچھ دور سمندر میں جا پہنچتی ہے۔ تو پانی اس کے نیچے آکر اسے ابھار دیتا ہے۔ اس کے بڑے بڑے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ کر دیتا اور ان کو بہائے لئے پھرتا ہے۔ ان ڈھیروں کو برفانی کوہ کہتے ہیں +

دسویں فصل

زمین کے اندر کا پانی۔ چشمے

زمین پر جو مینہ برستا ہے۔ یا برف پگھلتی ہے۔ اس کا کچھ حصہ تو سب سے قریب کے ڈھلان سے بہکر کسی ندی یا دریا میں جا ملتا ہے۔ کچھ حصہ بخارات بن کر پھر ہوا میں مل جاتا ہے۔ اور کچھ حصہ زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔ یہی پانی جو زمین میں بیٹھ جاتا ہے۔ یا پہاڑوں کے نیچے چلا جاتا ہے۔ تمام قدرتی چشموں اور کوؤں اور گرمی کے موسم میں دریاؤں کا منبع ہوتا ہے۔ عام قاعدہ ہے۔ کہ دنیا کے اکثر حصوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سطح کی زمین یا اس کے نیچے کی زمین گو کیسی ہی خشک کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر اسے کچھ گہرا کھودیں۔ تو نیچے کی تہیں پانی سے بھری ہوئی ملتی ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ بعض جگہوں میں بہت ہی گہرا کھودنا پڑتا ہے۔ یہ زمین کے اندر کا پانی اصل میں وہی مینہ یا برف کا پانی ہے۔ کہ زمین کے اندر کم یا زیادہ گہرائی میں داخل ہو گیا ہے۔ اور ہولے ہولے پہاڑوں میں سے گزرتا ہؤا ایسے مقاموں سے جہاں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے مقاموں میں چلا آیا ہے۔ جہاں بارش کم ہوتی ہے +

جن قدرتی شگافوں میں سے زمین کے اندر کا پانی باہر سطح پر نکل آتا ہے۔ انہیں چشمے کہتے ہیں۔ کوئیں اس قسم کے مصنوعی شگاف ہیں۔ جن میں سے پانی نکلتا ہے۔ جو چشمے سطح زمین کے اوپر ہوتے ہیں۔ اور جو کوئیں کم گہرے ہوتے ہیں۔ اُن میں وہ پانی آتا ہے۔ کہ سطح زمین کے نزدیک ہوتا ہے۔ یہ گرمی کے موسم میں اکثر سوکھ جاتے ہیں۔ گہرے چشموں میں پانی بہت گہرائی سے آتا ہے۔ عموماً گرم ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی نہ کوئی معدنی چیز گھلی ہوتی ہے۔ اگر اس معدنیات ملے ہوئے قدرتی پانی کو پئیں۔ یا اس سے نہائیں۔ تو اکثر فائدہ بخش دوائی کا کام دیتا ہے +

معمولی کوؤں میں سے اگر ہمیں پانی بھرنا منظور نظر ہے۔ تو دوامی سطح آب سے انہیں زیادہ گہرا کھودنا چاہئے۔ وگرنہ ان کے سوکھ جانے کا اندیشہ ہے۔ دوامی سطح آب سے زمین کے اندر کے پانی کی وہ سطح مراد ہے۔ کہ جب یہ پانی بہت ہی اتار پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو۔تو اس کی سطح وہاں آکر ٹھیرے +

گیارھویں فصل

تہذیب و تجارت سے جغرافیے کا تعلّق

دنیا میں ہر جگہ سب سے ادنےٰ درجے کی وحشی قومیں جڑ۔ بیر اور جنگل کی اور پیداوار کھا کر گزارا کرتی ہیں۔یا جن چھوٹے چھوٹے جانوروں کے پکڑنے میں نہ زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ نہ زیادہ خطرہ۔اُن کو مار کر کھاتی ہیں۔اس حالت سے ایک قدم ترقی کرکے یہ ہوتا ہے۔کہ زیادہ اچھے اوزاروں کی مدد سے اور زیادہ ہنرمندی اور جرأت کے ساتھ وحشی لوگ بڑے بڑے جانوروں کا شکار کرنے لگتے ہیں۔ان کے گوشت سے بکثرت خوراک بہم پہنچتی ہے۔اور ان کی کھال پہننے کے کام آتی ہے۔ غرض وحشیانہ حالت سے مہذبانہ حالت میں نوع انسان کے ترقی کرنے کا سب سے پہلا درجہ درجۂ شکار ہے +

دوسرا درجہ درجۂ شبانی ہے۔اس میں آدمی مویشی۔بھیڑ۔ بکری۔گھوڑوں اور اونٹوں کے گلے پالتے ہیں۔ اور انہیں چراتے ہیں۔ان کا گوشت کھاتے ہیں۔دود پیتے ہیں۔اور کھال یا اُون کے کپڑے بنا کر پہنتے ہیں۔مگر چونکہ گلوں کے لئے چراگاہیں ڈھونڈنے کو دور دور پھرنا پڑا کرتا ہے۔اسلئے اس درجۂ تہذیب کے آدمیوں کو ایسے خیموں یا جھونپڑوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہنا پڑتا ہے - جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے لے جا سکیں +

جب تک بہت سا کھانے کا سامان پاس نہ ہو - اور رہنے کے لئے مقررہ مکان نہ ہو - اُس وقت تک ناممکن ہے - کہ کوئی قوم علم میں یا فنون مفیدہ میں جم کر ترقی کر سکے - کھانے کے سامان اور رہنے کے مکان آدمی کو جبھی نصیب ہوتے ہیں - کہ زراعت کرے - اس لئے آج تک یہی دیکھنے میں آتا ہے - کہ اُنہیں قوموں نے تہذیب میں بھی سب سے بڑھ کر ترقی کی ہے - جنہوں نے زراعت کو کمال پر پہنچا دیا ہے - اس سے تم دیکھ سکتے ہو - کہ جب تک کوئی قوم درجۂ زراعت پر نہ پہنچے - وہ علم میں یا فنون مفیدہ میں زیادہ ترقی نہیں کر سکتی +

سب سے پہلی مہذب قومیں جن سے آس پاس کی قوموں نے علم سیکھا ہے - شمال مغربی ہندوستان - کرناٹک - مصر - میسوپوٹیمیا (Mesopotamia) یا الجزیرہ - شمالی چین - مکسیکو (Mexico) اور پیرو (Peru) میں رہتی تھیں - یہ سب یا تو گرم ملک ہیں یا معتدل - اور ان میں فصل کے ایام میں موسم خشک ہوتا ہے - یہ باتیں زراعت کے حق میں بہت اچھی ہیں +

جن لوگوں نے اوّل اوّل سوداگری اور تجارت شروع کی ہے - انہوں نے ہی تہذیب کو دنیا میں پھیلایا ہے - مہذب ملکوں کے سوداگر جب وحشیوں کے ملکوں میں جاتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اپنے مال سوداگری کا ان چیزوں کے ساتھ مبادلہ کرتے ہیں۔
جو وحشیوں کے ملک میں ہوتی ہیں۔تو اس سے وحشیوں میں
نئی احتیاجات اور محنت کرنے کے نئے محرکات پیدا ہو جاتے ہیں۔
اور ساتھ ہی نئے خیالات لیکر اُن کا جی کھُلتا ہے۔قاعدہ ہے۔
کہ تجارت کے لحاظ سے جو ملک اچھے موقعوں پر واقع ہیں۔
انہوں نے ہی بہت جلد ترقی کی ہے۔کچھ عرصہ ہؤا ہے۔کہ
تجارت بالکل پانی کے راستے سے ہؤا کرتی تھی۔مگر جب سے
ریل بنی ہے۔اُس وقت سے ریل ہی نئے ملکوں میں تہذیب
پھیلانے کا آلہ ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب دوم

پہلی فصل

بیان ایشیا بہیئت مجموعی

ایشیا کا حال ہمارے لئے خاص کر دلچسپ ہے - کیونکہ یہیں ہمارا وطن ہے - دنیا کی تاریخ میں جتنے بڑے بڑے واقعات ہوئے ہیں - ان میں سے بہت سے اسی بر اعظم سے متعلق ہیں - کیونکہ اسی کی حدود کے اندر "نوع انسان کا پالنا" واقع ہے - اور اسی میں سب سے قدیم اور سب سے طاقتور سلطنتیں مثلاً سلطنت اسیریا (Assyria) - سلطنت بابل اور سلطنت فارس واقع تھیں - دنیا کے بہت ہی بڑے بڑے مذہب بھی ایشیا ہی سے نکلے ہیں +

حدود اربعہ

ایشیا کی حدود اربعہ مندرجۂ ذیل ہیں -

شمال میں بحر منجمد شمالی - مشرق میں بحر الکاہل - جنوب میں بحر ہند اور مغرب میں بحیرۂ قلزم - خلیج سویز - بحیرہ روم - بحیرۂ مارمورا (Marmora) بحیرۂ اسود - بحیرۂ خزر -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دریائے یورال (Ural) اور کوہ یورال +

رقبہ و آبادی

ایشیا کا سب سے بڑا طول مشرقاً مغرباً ہے۔ اور سب سے بڑا عرض شمالاً جنوباً۔ طول ۶۷۰۰ میل ہے۔ اور عرض ۵۴۰۰ میل۔ رقبہ پونے دو کروڑ مربع میل ہے۔ یوں سمجھو۔ ایشیا کا رقبہ ہندوستان کے رقبے سے بارہ گنا زیادہ ہے۔ مگر ایشیا کی آبادی تقریباً ۸۲ کروڑ ۶۰ لاکھ آدمی ہے۔ یعنی ہندوستان کی آبادی سے تگنی +

ملک

ایشیا میں مندرجۂ ذیل ملک واقع ہیں۔ (۱) ایشیائی روم۔ (۲) عرب۔ (۳) فارس۔ (۴) افغانستان۔ (۵) بلوچستان۔ (۶) ترکستان۔ (۷) روس۔ (۸) جاپان۔ (۹) سلطنت چین۔ (۱۰) جزیرہ نمائے ہند چینی۔ (۱۱) ہندوستان +

بحیرے۔ خلیجیں وغیرہ

ایشیا میں تین بڑے بڑے بحر ہیں۔ بحر ہند۔ بحر الکاہل اور بحر منجمد شمالی۔ ان میں سے ہر ایک بحر میں بہتیرے بحیرے خلیجیں ہیں۔ ہاں بحر منجمد میں ان کی تعداد اتنی زیادہ نہیں۔ جتنی بحر ہند اور بحر الکاہل میں ہے۔ کل ساحل بحر ایشیا میں ۳۵ ہزار میل لمبا ہے۔ رقبے کے لحاظ سے یہ لمبائی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اور اس کا بہت سا حصہ تو تجارت کے لحاظ سے بالکل نکما ہے۔ یعنی اس میں بندرگاہیں نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایشیا کے اندرونی حصوں میں ایسے بہت بڑے بڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قطعات ہیں - جن کی دُنیا کے اَور ملکوں سے آمد و رفت یا تجارت اور بیوپار بالکل نہیں - آؤ اب یہ دیکھیں - کہ اوپر جو بحر بیان ہوئے - ان کے متعلق کون کون سے بحیرے ہیں +

بحر منجمد شمالی میں صرف ایک بحیرہ ہے - یعنی بحیرۂ کرا (Kara) جو سائبیریا کے شمال مغرب میں واقع ہے +

بحر الکاہل میں مندرجۂ ذیل بحیرے واقع ہیں -

۱ - بحیرۂ کمسکیٹکا (Kamtchatka) یا بحیرۂ بیرنگ (Behring) سائبیریا اور روسی امریکہ کے درمیان +

۲ - بحیرۂ اوکوٹسک (Okhotsk) اوکوٹسک اور کمسکیٹکا کے درمیان +

۳ - بحیرۂ جاپان - جاپان اور چینی تاتار کے درمیان +

۴ - بحیرۂ زرد - چین اور کوریا (Corea) کے درمیان +

۵ - بحیرۂ چین - چین اور جزائر فلپائن (Philippine) کے درمیان +

بحر ہند میں مندرجۂ ذیل بحیرے ہیں -

۱ - بحیرۂ عرب - عرب اور ہندوستان کے درمیان +

۲ - بحیرۂ قلزم - عرب اور افریقہ کے درمیان +

بحیرۂ روم میں مندرجۂ ذیل بحیرے ہیں -

۱ - بحیرۂ لوانٹ (Levant) شام کے مغرب میں +

۲ - بحیرۂ ایجن (Aegean) یا مجمع الجزائر - ایشیائے کوچک کے مغرب میں +

۳ - بحیرۂ مارمورا - ایشیائی اور فرنگستانی روم کے درمیان +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- بحیرۂ اسود- ایشیاے کوچک کے شمال میں +

ان کے علاوہ خود بحیرۂ روم ہے- جو ایشیا کے شمال مغرب میں واقع ہے- بحیرۂ خزر اور بحیرۂ ارال (Aral) دونو اندرونی بحیرے ہیں- مگر حقیقت میں یہ دونو بڑی بڑی جھیلیں ہیں +

خلیجیں

۱- خلیج اوبی (Obi)
۲- خلیج ینیسی (Yenisei) } سائبیریا کے شمال مغرب میں

یہ دونو خلیجیں بحر منجمد شمالی میں واقع ہیں +

۳- خلیج اناڈر- بحیرۂ بیرنگ میں +

۴- خلیج تاتار- بحیرۂ جاپان کا شمالی حصّہ +

۵- خلیج پی چلی (Pechili) اور خلیج لئوٹونگ (Leao-tong) بحیرۂ زرد کے شمال مغرب میں +

۶- خلیج ٹونکوئن (Tonquin) ٹونکوئن اور جزیرۂ ہینن (Hainan) کے درمیان +

۷- خلیج سیام- سیام (Siam) کے جنوب میں +

پچھلی دونو خلیجیں بحیرۂ چین میں واقع ہیں +

۸- خلیج مرتبان- پیگو اور تناسرم کے درمیان +

۹- خلیج بنگال- ہندوستان اور جزیرہ نماے ہند چینی کے درمیان +

۱۰- خلیج منار- ہندوستان اور لنکا کے درمیان +

۱۱- خلیج فارس
۱۲- خلیج عمان } عرب اور فارس کے درمیان +

۱۳- خلیج عدن- عرب اور افریقہ کے درمیان +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آبنائے

ایشیا کی مشہور مشہور آبنائے مندرجۂ ذیل ہیں -

۱- آبنائے باب المندب - بحیرۂ قلزم کی آمد و رفت کی راہ - باب المندب کے معنی ہیں درِ گریہ - چونکہ بحیرۂ قلزم کا دروازہ یہی ہے - اور پہلے زمانے میں یہاں طوفانوں سے بہت سے جہاز تباہ ہوئے ہیں - اس لئے اس کا نام باب المندب پڑ گیا ہے +

۲- آبنائے ہرمز - خلیج فارس کی آمد و رفت کی راہ +

۳- آبنائے پاک - ہندوستان اور لنکا کے درمیان +

۴- آبنائے ملاکا - سُماٹرا اور جزیرۂ نمائے ملایا کے درمیان +

۵- آبنائے سنڈا - بحیرۂ چین کی آمد و رفت کی راہ +

۶- آبنائے فورموزا (Formosa) جزیرۂ فورموزا اور چین کے درمیان - فورموزا کے معنی ہیں خوبصورت - یہ نام اہل پرتگال نے رکھا تھا +

۷- آبنائے کوریا - بحیرۂ زرد اور بحیرۂ جاپان کے درمیان +

۸- آبنائے سنگر (Sangar) - نفن (Niphon) اور جیسو (Jesso) کے درمیان +

۹- آبنائے پیروس (Perousa) - سگھالین (Saghalin) اور جیسو کے درمیان +

۱۰- آبنائے بیرنگ - ایشیا اور امریکہ کے درمیان +

۳-۹ اور ۱۰ نمبر کی آبناؤں کا نام ان کے دریافت کرنے والوں کے نام پر مشہور ہیں +

ان کے علاوہ ایک آبنائے ڈارڈنلز (Dardanelles) ہے - جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجمع الجزائر اور بحیرۂ مارمورا کے درمیان واقع ہے۔ اور ایک رودبار قسطنطنیہ ہے۔ جو بحیرۂ مارمورا اور بحیرۂ اسود کے درمیان واقع ہے۔ یہ دونو یورپ اور ایشیا دونو ہی برّ اعظموں سے متعلق ہیں +

راسیں

ایشیا کی مشہور مشہور راسیں مندرجۂ ذیل ہیں۔

ساحل شمالی پر

۱۔ راس سویرو (Severo) یا راس شمال مشرقی۔ پرانی دُنیا کی سب سے شمالی راس +

ساحل مشرقی پر

۲۔ راس مشرقی۔ سائبیریا میں۔ یہ راس پرانی دُنیا کا نہایت مشرقی سرا ہے +

۳۔ راس لوپٹکا (Lopatka)۔ کمسکیٹکا میں +

۴۔ راس کنگ (King)۔ جاپان کے جنوب مشرق میں +

۵۔ راس چچیکوف (Chichakof)۔ جاپان کے جنوب میں +

۶۔ راس پیشنس (Patience)۔ سگھالین کے مشرق میں +

ساحل جنوبی پر

۷۔ راس رومینیا (Romania)۔ ملاکا میں +

۸۔ راس نگریس (Negrais)۔ برما میں +

۹۔ راس کماری۔ ہندوستان میں +

۱۰۔ راس کمبودیا۔ جزیرہ نمائے ہند چینی میں +

۱۱۔ راس الحد۔ عرب میں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساحل مغربی پر

۱۲- راس بابا- ایشیاے کوچک میں - برّ اعظم ایشیا کا نہایت مغربی سرا ہے +

جزیرہ نما

ایشیا میں مندرجۂ ذیل جزیرہ نما ہیں -

مشرق میں { کمسکیٹکا- بحیرۂ اوکوٹسک اور بحیرۂ کمسکیٹکا کے درمیان +
کوریا- بحیرۂ زرد اور بحیرۂ جاپان کے درمیان +

جنوب میں { ملایا- جزیرہ نماے ہند چینی کا جنوبی حصہ +
ہند چینی یا جزیرہ نماے مشرقی - خلیج بنگال اور بحیرۂ چین کے درمیان +
ہندوستان - خلیج بنگال اور بحیرۂ عرب کے درمیان +
عرب- بحیرۂ قلزم اور بحیرۂ روم کے درمیان +

مغرب میں { ایشیاے کوچک - بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم کے درمیان +

ان جزیرہ نماؤں کو غور سے دیکھو - تو سب کا رُخ جنوبی پاؤگے - سب جزیرہ نما مل کر ایشیا کا پانچواں حصہ ہوتے ہیں +

خاکناے

۱- خاکناے کرا - سیام اور ملایا کو ملاتی ہے +

۲- خاکناے سویز - ایشیا اور افریقہ کو ملاتی ہے - اس خاکناے میں جہازوں کی آمد و رفت کے لئے اب سعید بندر سے سویز تک ایک نہر بن گئی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جزیرے

ایشیا میں جزیرے بہت سے ہیں - تمام مشرقی ساحل کے پاس پاس جو طبقۂ جزائر واقع ہے - وہ خوبصورتی اور زرخیزی میں تمام دنیا کے جزیروں سے بڑھ چڑھ کر ہے - جتنے جنوب کو آتے جاؤ - اتنے ہی طرح طرح کے جزیرے نظر سے گزرتے جاتے ہیں - یہاں تک کہ جب مجمع الجزائر مشرقی کے جزیروں میں سے گزرتے ہیں - تو یہ ایسے جزیرے ہیں - کہ زرخیزی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے +

شمال میں

۱ - بحر منجمد شمالی میں جزیرہ لیاکھو (Liakhov) اور جزیرۂ بیئر (Bear) ساحل سائبیریا سے کچھ دور جاکر واقع ہیں +

مشرق میں

۲ - بحر الکاہل میں مندرجۂ ذیل جزیرے ہیں - جزائر ایلیوشین (Aleutian) و جزائر کیور ائل (Kurile) جنھوں نے بحیرہ اوکوٹسک کا احاطہ کر رکھا ہے - جزیرۂ سگھالین بحیرۂ اوکوٹسک و بحیرۂ جاپان کے درمیان - جزائر جاپان جنھوں نے بحیرۂ جاپان کا احاطہ کیا ہوا ہے - جزائر لوچو جو کنچن اور فورموزا کے عین بیچ میں واقع ہیں - جزیرۂ ہونگ کونگ (Hong-Kong) جو چین کے جنوب مشرق میں واقع ہے - جزیرۂ مکاؤ جو ہونگ کونگ کے پاس واقع ہے - جزیرۂ فورموزا جو چین کے مشرق میں واقع ہے - جزیرۂ ہینن جو چین کے جنوب میں واقع ہے - مجمع الجزائر ملایا جس میں جزائر فلپائن - بورنیو - سُماٹرا - جاوا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیلیبیز (Celebes) جزائر ملکا اور چھوٹے چھوٹے جزیروں کا ایک سلسلہ جسے چھوٹے جزائر سنڈا کہتے ہیں - سب شامل ہیں - مشرقی جزائر میں بورنیو سب سے بڑا ہے - اور اگر آسٹریلیا کو بر اعظم مانو - تو بورنیو ہی دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ ہے - ان کے علاوہ ایک جزیرۂ سنگاپور اور ہے - جو ملایا کے جنوب میں واقع ہے +

جنوب میں

۳- بحر ہند میں - لنکا ہندوستان کے جنوب میں - جزائر اینڈمان و نکوبار خلیج بنگالہ میں - جزائر لکادیپ و مالدیپ جو ہندوستان کے جنوب مغربی ساحل سے کچھ دور واقع ہیں +

مغرب میں

۴- بحیرۂ روم میں - قبرس بحیرۂ لوانٹ میں واقع ہے - اور جزائر روڈز - کوس (Kos) - ساموس (Samo) اور ایشیائی مجمع الجزائر کے چند اور چھوٹے چھوٹے جزیرے اس کے قریب واقع ہیں +

سطح - ایشیا کی صورت اور ساخت

سطح ایشیا کی بڑی بھاری خصوصیت یہ ہے - کہ اس میں اجتماع ضدین غضب کے ہیں - اونچے سے اونچے پہاڑ بھی ہیں - نیچے سے نیچے نشیب بھی - نہایت وسیع سطوح مرتفع بھی ہیں - اور نہایت وسیع میدان بھی - نہایت زرخیز قطعات بھی ہیں - اور ان کے ساتھ ہی بنجر صحرا بھی لگے ہوئے ہیں - اس برّ اعظم کے شمالی اور مغربی حصوں میں بڑے بڑے میدان ہیں - وسط میں زیادہ تر پہاڑ اور سطوح مرتفع ہیں - اور جنوب میں زیادہ تر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جزیرہ نما واقع ہیں۔ کرۂ زمین پر جو اونچی سے اونچی اور جو نیچی سے نیچی زمین ہے۔ وہ اسی برّ اعظم میں ملتی ہے +

جنوبی اور مشرقی ساحل پر جو جزیرہ نما واقع ہیں۔ اگر انہیں کاٹ کر جدا کر دیں۔ تو تمام برّ اعظم ایشیا کی صورت ایسی رہ جائیگی۔ جیسے کوئی بڑا بے ڈھنگا سا مستطیل ہو +

ایشیا کی ساخت سمجھنے کے لئے ضرور ہے۔ کہ ہم ایک بات کو بہت ہی اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور اپنے دل پر نقش کرلیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس سارے برّ اعظم کا دل یا جگر تبت اور شامو (Shamo) کی وسیع سطوح مرتفع ہیں۔ جیسی بلند اور وسیع یہ سطوح مرتفع ہیں۔ ایسی دنیا کے پردے پر اور کہیں نہیں۔ انہی پر باقی تمام برّ اعظم کے نظم و انتظام کا دار و مدار ہے۔ انہیں کی حدود کے اندر ایشیا کے تمام بڑے بڑے دریا نکلتے ہیں۔ اور انہیں کو نظر میں رکھو۔ اور دل پر نقش کر لو۔ تو دیکھوگے۔ کہ باقی ایشیا میں یا تو پست میدان واقع ہیں۔ یا دور دور پڑی ہوئیں اور جدا جدا سطوح مرتفع۔ کوہ ہمالیہ جو روے زمین پر سب سے اونچا سلسلۂ کوہ ہے۔ انہیں سطوح مرتفع کے جنوب میں قلعے کی فصیل کی طرح کھڑا ہے۔ اور شمال و مشرق میں ان کے کناروں پر اونچے اونچے برف پوش پہاڑ واقع ہیں۔ جن سے ان سطوح مرتفع میں وہ بارشیں نہیں ہونے پاتیں۔ جو ان پہاڑوں کے نہ ہونے کی صورت میں ہوا کرتیں۔ اگر ان سب کو ملا کر دیکھو۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے کوئی خوب زور سے کھچی ہوئی کمان ہے +

ان باتوں سے تم سمجھ گئے ہوگے۔ کہ ایشیا کے دو حصے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک تو اونچی سطح مرتفع اور دوسری نیچی سطح مرتفع - اور ان دونو کے بیچ میں بہت ہی پست زمین واقع ہے +

سطوح مرتفع

اونچی سطح مرتفع کو سطح مرتفع تبت کہتے ہیں - اس کے جنوب میں ہمالیہ فصیل کی طرح کھڑا ہے - اور شمال میں کوہ کیون لُن (Kuen-lun) - نیچی سطح مرتفع سطح گوبی یا شامو کہلاتی ہے - اس سطح مرتفع کا بہت سا حصہ ایک بڑا صحرا ہے - ان دونو سطوح مرتفع کے بیچ میں ایک کھڈ یا پست زمین کا ایک بڑا حصہ ہے - جس میں دریاے تریم (Tarim) بہتا ہے - یہ دریا سمندر تک نہیں پہنچتا - ایشیا کی اور سطوح مرتفع مندرجۂ ذیل ہیں -

۳ - افغانستان
۴ - فارس
۵ - آرمینیا
۶ - ایشیاے کوچک
۷ - دکھن
۸ - عرب
۹ - سطح مرتفع پامیر واقع ترکستان جسے بام دنیا کہتے ہیں +

پہاڑ

اور برّ اعظموں کی نسبت ایشیا کے پہاڑ بلند بھی زیادہ ہیں - اور سلسلہاے کوہ زیادہ چوڑے بھی +

کوہ بلور تاغ واقع ترکستان ایک بڑا مرکز ہے - اور اس مرکز سے بڑے بڑے سلسلہاے کوہ نکل کر پھیلنے شروع ہوتے ہیں - مندرجۂ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذیل بڑے بڑے سلسلے اس سے نکل کر ہر طرف پھیلتے ہیں +

۱- نظام غربی - اس میں یہ بڑے بڑے پہاڑ شامل ہیں -

(ا) ہندوکش - افغانستان اور ترکستان کے درمیان +

(ب) سلسلۂ کوہ پیروپیمسن (Paropamisan) فارس کے شمال مشرق میں +

(ج) سلسلۂ کوہ البرز - فارس میں +

(د) کوہستان آرمینیا - سطح مرتفع آرمینیا میں - اس کی سب سے اونچی چوٹی ارارات ہے +

(ہ) کوہ طارس - ایشیائے کوچک میں +

(و) کوہستان لیبنان (Lebanon) - شام کے شمالی ساحل پر +

(ز) کوہ قاف - روس اور ایران کے درمیان +

۲- نظام جنوب مشرقی - اس میں یہ بڑے بڑے پہاڑ شامل ہیں -

(ا) کوہ ہمالیہ - ہندوستان اور تبت کے درمیان - جانتے ہو - اس پہاڑ کو ہمالیہ کیوں کہتے ہیں - سنسکرت میں ہم برف کو کہتے ہیں - اور آلیہ مکان کو - یہ پہاڑ یوں سمجھو - کہ برف کا گھر ہے - دُنیا میں سب سے اونچا پہاڑ بھی یہی ہے - اس کی سب سے اونچی چوٹیاں یہ ہیں - (۱) مونٹ اورسٹ (Mount Everest) جو سطح بحر سے ۲۹۰۰۲ فٹ بلند ہے - اس کی بلندی اوّل اوّل کرنیل اورسٹ صاحب نے ناپی تھی - اسی لئے اس کا نام اورسٹ پڑ گیا - (۲) کنچن جنگا جس کی بلندی ۲۷۸۱۵ فٹ ہے - (۳) دھولا گری جس کی بلندی ۲۶۸۲۰ فٹ ہے +

یہ بلند سلسلۂ کوہ کوہستان پامیر سے لیکر دریائے برہم پتر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی گھاٹی تک یعنی پندرہ سو میل کے عرض میں پھیلا ہوا ہے - اس کی اوسط بلندی سطح بحر سے تین سے لگا کر ساڑھے تین میل تک ہے +

ہمالیہ کے اندر کی گھاٹیوں میں دریاے یخ بھرے پڑے ہیں - تمام کوہستان میں گہرے گہرے کھڈ ہیں - ہر طرف اونچی اونچی سر توڑ چڑھائیاں ہیں - بلند - طویل اور مخروطی چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں - اس پہاڑ کے شمال کی طرف جو اونچی سطح مرتفع ہے - وہ سرد اور بنجر ہے - اور جنوب میں جو نیچے میدان ہیں - وہ زرخیز ہیں - اور ان میں سبزہ کھڑا لہلہاتا ہے - ایسے تھوڑے سے فاصلے میں اور اتنا اختلاف دُنیا میں اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتا +

ہمالیہ کئی متوازی سلسلوں سے ملکر بنا ہے - ہاں یہ سلسلے بیچ بیچ میں کم و بیش ٹوٹے ہوئے ہیں - ان سلسلوں کے بیچ میں لمبی لمبی گھاٹیاں ہیں - اور ان میں بے شمار دریا بہتے ہیں - کہیں کہیں پہاڑوں کی شاخیں پہلوؤں کی طرف کو کٹی ہیں - اور ان میں آڑی ترچھی گھاٹیاں واقع ہیں - دریا اول تو ہمالیہ کے سلسلۂ اصلی کے متوازی بہتے ہیں - پھر ان گھاٹیوں میں بہتے ہوئے انجام کار جنوب میں ہندوستان کے میدانوں میں بہ آتے ہیں +

(ب) کوہ کرا کورم (Karakorum) - تبت میں +

(ج) کوہستان اراکان - دریاے ایراوتی اور خلیج بنگال کے بیچ میں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(د) کوہستان ہند چینی +

۳- نظام مشرقی - اس میں مندرجۂ ذیل سلسلے ہیں -

(ا) کیون لین - مشرقی ترکستان کا جنوبی حصّہ +

(ب) پی لن (Pe-ling) ینگسی اور ہوانگ ہو کے درمیان +

۴- نظام شمال مشرقی - اس میں مندرجۂ ذیل سلسلے ہیں -

(ا) تھین شان (Thian-shan) یا کوہستان سیلسشل (Celestial) وسط ایشیا میں +

(ب) کوہ الطائی - سائبیریا کے جنوب اور مشرق میں +

ان پہاڑوں کے علاوہ چند اور چھوٹے چھوٹے سلسلے بھی ہیں - مثلاً وندھیاچل اور مشرقی و مغربی گھاٹ ہندوستان میں - کوہ یورال ایشیا اور یورپ کے درمیان - کوہ طور و کوہ ہورب (Horeb) عرب میں - کوہ سلیمان و ہالا ہندوستان کی مغربی سرحد پر +

آتش خیز پہاڑ

کوہ آتش خیز عموماً سمندر کے پاس واقع ہوتے ہیں - مگر پیچا (Pecha) اور ہوچن (Hochan) جو کوہستان تھین شان کے آتش خیز پہاڑ ہیں - اس قاعدے سے مستثنےٰ ہیں - کمسکیٹکا - جاپان اور جزائر فلپائن میں بہت سے آتش خیز پہاڑ واقع ہیں +

میدان

ایشیا میں وسیع میدان بہتیرے ہیں - ان میں سے بڑے بڑے مندرجۂ ذیل ہیں - (ا) سطح مرتفع اعظم وسط ایشیا سے شمال کی جانب بحر منجمد شمالی تک زمین تھوڑی تھوڑی ڈھلوان ہوتی چلی گئی ہے - یہی شمالی ڈھلان سائبیریا کا وسیع میدان ہے - دُنیا میں جو سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے بڑے میدان شمار ہوتے ہیں - انہیں میں سے ایک یہ بھی ہے - (۲) ایشیا کے مشرقی ڈھلان میں چین کا بڑا میدان شامل ہے - غالباً جیسا یہ میدان زرخیز ہے - جیسی اچھی زراعت اس میں ہوتی ہے - اور جیسا گنجان یہ آباد ہے - دنیا میں اور کوئی میدان ایسا نہیں - (۳) جنوبی ڈھلان میں ہندوستان کا نشیب دار اور زرخیز میدان شامل ہے - اس میں مندرجۂ ذیل قطعات داخل ہیں - پنجاب - طاس دریائے گنگا اور خلیج بنگال کے دونو جانب جو بڑے بڑے جزیرہ نما واقع ہیں - (۴) مغربی ڈھلان میں نیچے نیچے سلسلۂ کوہ شامل ہیں - اور کم و بیش زرخیز میدان جو درۂ پامیر سے تھوڑے تھوڑے ڈھلوان ہوتے ہوئے روس کے نشیب دار بنجر میدانوں تک پہنچتے ہیں - یہ میدان جھیل ارال اور بحیرۂ خزر کے گرد واقع ہیں - اور انہیں سٹیپ (Steppe) کہتے ہیں - (۵) میدان دجلہ و فرات +

غرض ایشیا کی ساخت یہ ہے - کہ بیچ میں دو بڑی بڑی اور چند اور سطوح مرتفع ہیں - جن کے جنوب میں زرخیز پہاڑ ہیں - اور شمال و مغرب میں ایک بڑا میدان ہے +

صحرا

(۱) صحرائے گوبی (Gobi) یا شامو (Shamo) چینی تاتار میں - اس صحرا میں چھدری چھدری اور چھوٹی چھوٹی گھاس ہوتی ہے - جھیلیں بھی بہت سی ہیں - مگر سب کھاری +

(۲) صحرائے ہندوستان - ہندوستان میں - یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے - اور کبھی ہوتی ہے - کبھی نہیں - سارے صحرا میں چند ہی کوئیں ہیں - اور وہ ایک دوسرے سے بڑے بڑے فاصلوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر واقع ہیں +

(۳) صحراے سیستان و مکران افغانستان کے جنوب مغرب میں +

(۴) صحراے اعظم نمک (دشت کویر) فارس میں - اس صحرا میں زمین پر ایک قسم کا پودا اُگا ہوا ملتا ہے - جو مزے میں نمکین ہوتا ہے - اس صحرا کے جنوب میں صحراے کرمان ہے +

(۵) صحراے الجزیرہ - دریاے دجلہ و فرات کے بیچ میں +

(۶) صحراے شام - ایشیائی روم میں +

(۷) صحراے عرب - عربستان میں +

دریا

نظام	دریا	منبع	کنارے پر شہر	دہانہ
نظام شمالی	اوبی (Obi)	کوہ الطائی	ٹومسک (Tomsk)	بحر منجمد شمالی
	ینسی (Yenisei)	〃	ینیسیسک (Yeniseisk)	〃
			ارگا (Ourga)	
	لینا (Lena)	〃	یاکٹسک (Yakutsk)	〃

کیفیت - یہ دریا گھنے جنگلوں اور سونی دلدلوں میں بہت ہی ہولے ہولے بہتے ہوئے بحر منجمد میں جا گرتے ہیں - ان پر مال و اسباب تجارت لانے لے جانے میں یہ بڑی بھاری دقت ہے - کہ ماہ اکتوبر سے ماہ مئی تک ان کے دہانے برف سے بند رہتے ہیں - مگر میدان سائبیریا کے رہنے والے اور تاجر لوگ ان سے نہر یا سڑک کا کام لیتے ہیں - گرمی میں ان پر کشتیاں اور دخانی جہاز اسی طرح چلتے ہیں - جیسے نہروں میں - جاڑے میں ان پر برف جم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظام شمالی

جاتی ہے - اور اس کی سخت سڑک بن جاتی ہے - جس پر برفانی گاڑیاں یا سلیج (Sledge) چلتی ہیں - ان کشتیوں اور گاڑیوں میں مسافر سفر کرتے ہیں - اور تجارت کا مال آنا جاتا ہے - سال میں دو بار یعنی ماہ مئی و جولائی میں ان میں چڑھاؤ آتے ہیں - اس وقت تمام ملک جھیلوں اور دلدلوں سے بھر جاتا ہے +

نظام مشرقی

دریا	منبع	کنارے پر شہر	دہانہ
امور (Amur)	کوہ الطائی	بھاگوز چنسک (Bhagaveschensk)	خلیج تاتار

کیفیت - چونکہ اس دریا کا پانی گہرے خاکستری رنگ کا ہے - اسے کالا دریا بھی کہتے ہیں +

ہوانگ ہو	کیون لن	کیلونگ (Kailong) لان چو (Lanchu)	بحیرۂ زرد

کیفیت - یہ دریا کئی دفعہ اپنے کناروں سے باہر آیا ہے - کئی مرتبہ اس کا راستہ بدل چکا ہے - کئی مرتبہ اس میں ایسے طوفان آئے ہیں - کہ ملک کے حصۂ وسیع میں پانی ہی پانی ہو گیا ہے - بڑے بڑے شہر اور مردم خیز گاؤں کیچڑ میں دب گئے ہیں - غرض یہ دریا آدمیوں کے لئے ایک بلائے عظیم ثابت ہوا ہے - دنیا کے سب سے بڑے دریاؤں میں یہ اسلئے مشہور ہے - کہ اس کے معاونوں کی تعداد سب سے تھوڑی ہے - پانی اس میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظام مشرقی

کم ہے - مگر بہتا زور سے ہے - اور چاہے جب ایسے طوفان آ جاتے ہیں - کہ دور دور مصیبت پھیل جاتی ہے +

دریا	منبع	کنارے پر شہر	دہانہ
ینگسی کیانگ	کیون لن	نان کنگ (Nan-king) دوچنگ (Wou-chang) اور نانکن	بحیرۂ زرد

کیفیت - یہ دریا ایشیا کے سب دریاؤں سے لمبا ہے - اس پر ہزاروں کشتیاں چلتی ہیں - اور کناروں پر ہزاروں کشتیاں آور بندھی کھڑی رہتی ہیں - جن میں لاکھوں آدمی رہتے ہیں - اور اپنی زندگی پانی پر بسر کرتے ہیں +

چوکیانگ (Choo-kiang)	کوہستان چین	مکاؤ - کین ٹن (Canton)	بحیرۂ چین

نظام جنوبی

میکن (Mekong)	کوہستان تبت	کمبودیا	بحیرۂ چین
مینم	کوہستان آسام	بنگکوک (Bangkok)	خلیج سیام
سلوئن (Salnen)	〃	مرتبان	خلیج مرتبان
ایراوتی	کوہستان تبت	رنگون	〃
برہم پتر	ہمالیہ	ڈھاکہ - لاسا	خلیج بنگال
گنگا	〃	ہردوار - فرخ آباد - قنوج - کانپور - الہ آباد - بنارس - پٹنہ	〃

کیفیت - گنگا کے معاون بہتیرے ہیں - مثلاً گومتی - جمنا - رام گنگا - کالی ندی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظام	دریا	منبع	کنارے پر شہر	دہانہ
نظام جنوبی	مہاندی	بندھیا چل	پوری - کٹک - سمبھل پور	خلیج بنگال
	گوداوری	مغربی گھاٹ	اورنگ آباد	"
	کرشنا	"	مچھلی پٹم	"
	کاویری	"	ترچناپلی	"
نظام غربی	تاپتی	بندھیا چل	سورت	بحیرۂ عرب
	نربدا	"	جبل پور	"
	سندھ	ہمالیہ	کراچی - حیدر آباد	بحیرۂ عرب

کیفیت - اس کے معاون مندرجۂ ذیل ہیں - کابل - جہلم - چناب - راوی - ستلج +

دجلہ	کوہستان آرمینیا	بغداد - موصل	خلیج فارس
فرات	"	بصرہ - ہلا	"

کیفیت - یہ ایک ہی اسچواری میں بہتے ہیں - جسے شط العرب کہتے ہیں +

یورال	کوہ یورال	یورالسک (Uralsk)	بحیرۂ خزر
کور (Kur)	کوہ قاف	تفلس	"
سر دریا	کوہستان ہندوکش	تاشقند - قوقند	جھیل ارال
یاسیحوں	کوچک		
آمو یا جیحوں	"	خیوا و قندز	"
قزل ارماق	کوہستان ایشیائے کوچک	سواس	بحیرۂ اسود
جورڈن (Jordan)	ہرمان		بحر مردار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایشیا کے بڑے بڑے دریاؤں میں یہ باتیں دیکھنے کے لائق ہیں۔ کہ جو بڑی سطح مرتفع ایشیا کے وسط میں واقع ہے۔سب کے منبع اسی کے کنارے کے اندر اندر واقع ہیں۔اس مرکز سے نکل کر بعض شمال کی طرف بہتے ہوئے بحر منجمد میں جا گرتے ہیں۔ بعض مشرق کی طرف بہتے ہوئے بحر الکاہل میں۔بعض جنوب کی طرف بہتے ہوئے بحر ہند میں اور بعض مغرب کی طرف بہتے ہوئے جھیل ارال یا خلیج فارس میں۔اس بر اعظم کے دریاؤں میں ایک یہ بھی بڑی بات قابل غور ہے۔کہ بہت سے بڑے بڑے دریا جوڑے باندھ کر بہتے ہوئے سمندر میں گرتے ہیں۔ مثلاً دجلہ اور فرات۔جیحوں اور سیحوں۔برہم پتر اور گنگا۔ ینگسی کیانگ اور ہوانگ ہو +

جھیلیں

نام	مقام	کیفیت
ارال	ترکستان میں	
بیکال	سائبیریا میں	ایشیا میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ سردی کے سبب سے ہر سال عموماً چھ مہینے کے قریب اس میں پانی جما رہتا ہے +
بالکش	سائبیریا کے جنوب میں	
بحیرۂ خزر	فارس کے شمال میں	کھاری پانی کی دنیا میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام	مقام	کیفیت
لوب نور (Lobnor)	چینی تاتار میں	سب سے بڑی جھیل ہے +
کوکو نور (Kokonor)		
ابسا نور (Ubsanor)		
ٹنگری نور (Tingrinor)	تبت میں	
پالٹی نور		
ٹونگ ٹنگ (Tongting)	چین میں	
یوینگ (Po-yang)		
یورومیا	فارس میں	
وان	آرمینیا متعلقہ روم میں	
سوان (Sevan)	آرمینیا متعلقہ روس میں	میٹھے پانی کی جھیل ہے +
بحیرۂ مردار	روم میں	سب سے نیچی جھیل دنیا میں ہے +
گیللی (Galilee)	ایضاً	
تازگل	ایضاً	سب سے کھاری جھیل دنیا میں ہے +

آب و ہوا

آب و ہوا کا جتنا اختلاف ایشیا میں ہے - دنیا کے اور کسی حصے میں نہیں - اس کی وجہ یہ ہے - کہ اول تو ایشیا میں زمین کی وسعت بہت ہے - اور دوسرے اس برّ اعظم کے بعض حصے تو خط استوا کے بہت پاس واقع ہیں - اور بعض بہت دور - غرض یہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب و ہوا کے تین علیحدہ علیحدہ طبقے ہیں۔ کہ ان میں زمین اور پیداوار کی خصوصیتیں ایک دوسرے سے بالکل جدا جدا نظر آتی ہیں +

۱۔ **شمالی ایشیا کا طبقہ**۔ یہاں سردی سخت بھی بہت ہوتی ہے۔ اور رہتی بھی بہت دن تک ہے۔ سال میں نو مہینے سے زیادہ جاڑا رہتا ہے۔ موسم گرما رہتا بھی تھوڑے ہی دن ہے۔ اور اس میں گرمی بھی سخت پڑتی ہے۔ بڑے بڑے دریا ہمیشہ جاڑے میں جم جاتے ہیں۔ اس طبقے میں سائبیریا اور مغربی ترکستان شامل ہے +

۲۔ **سطوح مرتفع وسط ایشیا کا طبقہ**۔ یہاں عموماً موسم سرد رہتا ہے۔ ہوا جو چلتی رہتی ہے۔ اس سے ہاتھ پاؤں گلنے لگتے ہیں۔ یہاں کی ہوا بھی خشک ہے۔ اور زمین بھی بنجر۔ اس طبقے میں یہ بھی خصوصیت ہے۔ کہ جتنی سخت سردی ہوتی ہے۔ اتنی ہی سخت گرمی ہوتی ہے۔ یہاں بڑے بڑے قطعات ایسے ہیں۔ کہ ان میں کبھی بارش ہی نہیں ہوتی۔ اس طبقے میں صحرائے گوبی۔ بلوچستان کا بڑا حصہ۔ فارس۔ شمالی عربستان اور جنوبی شام شامل ہیں +

۳۔ **جنوبی ایشیا کا طبقہ**۔ یہاں گرمی میں بہت ہی گرمی پڑتی ہے۔ بہت بلند مقامات کے سوا پالا یا برف کہیں دیکھنے کو نہیں۔ ہوا گرم و تر ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام ملک شامل ہیں۔ جو سطوح مرتفع کے جنوب میں واقع ہیں۔ یعنی وہ ملک جو بحر ہند اور بحیرۂ چین کے ساحل پر واقع ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بارش

ایشیا میں بارش اوقاتِ معینہ ہی پر ہوتی ہے۔اور وہ بھی بہت تھوڑے دنوں کو۔ مجمع الجزائر مشرقی کے جزیروں میں مینہ برستا بھی بہت ہے۔ اور نباتات بھی خوب ہی پیدا ہوتی ہے۔آسام کی سطح مرتفع پر سالانہ بارش بعض اوقات ۶۰۰ انچ سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔چراپونجی میں جو بنگال کے شمال مشرق میں کوہستان کھسیا میں واقع ہے۔ اتنا مینہ برستا ہے۔کہ اب تک دنیا کے اور کسی مقام میں اتنی بارش ہوتے نہیں دیکھی گئی۔غرض ایشیا میں جتنا مینہ برستا ہے۔اس کا آدھا تو جنوبی کنارہ یعنی ہندوستان۔جزیرہ نمائے ہند چینی اور ان کے آس پاس کے جزیروں میں برس جاتا ہے۔تبت اور عرب کا کچھ حصہ ایسے خشک مقامات ہیں۔کہ دنیا میں اور کہیں ایسے خشک مقام نہیں +

پیداوار

اس وسیع برّ اعظم میں تقریباً سب دھاتیں اور معدنیات ملتی ہیں۔نباتاتی پیداوار بہت ہی مختلف قسموں کی ہوتی ہے۔اور اسی طرح جانور بھی بہت ہی قسموں کے یہاں ہوتے ہیں +

۱۔ **دھاتیں اور معدنیات**۔ہر زمانے میں برّ اعظم ایشیا اپنی کثرت معدنیات کے باعث مشہور رہا ہے۔مگر ایشیائی روس کے علاوہ اور جگہ کانیں کھود کر معدنیات شاذ و نادر ہی نکالی جاتی ہیں۔ہیرے اور اور بیش قیمت جواہرات ہندوستان۔برما اور کوہستان یورال و الطائی میں ملتے ہیں۔پتھر کا کوئلا شام۔برما۔ہندوستان۔چین اور جاپان میں۔نمک ایشیائے کوچک۔عرب۔ہندوستان۔چین۔سائبیریا اور وسط ایشیا میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مٹی کا تیل بحیرۂ خزر کے ساحل پر - رال بحیرۂ مردار میں - شورہ ہندوستان میں - گندھک لداخ میں - سونا - لوہا اور تانبا کوہ یورال میں - سونا - لوہا - چاندی اور سیسا کوہستان الطائی میں - پارا چین - تبت اور جاپان میں - قلعی جاپان اور جزیرہ نمائے ہند چینی میں - نیلم لنکا میں - لعل برما میں - سونا اور جواہرات بورنیو میں - کچا لوہا ہندوستان میں + ایشیائی روس کے علاوہ ایشیا کے اور کسی ملک میں کان کھود کر چیزیں بہت کم نکالی جاتی ہیں +

۲ - **نباتات** - بہت شمال میں درخت بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں - اور ان کے پتے بہت ہی نوکدار سوئی جیسے ہوتے ہیں - ایسے جزیروں میں جیسا سماٹرا ہے - درخت ہوتے بھی بہت ہی بڑے بڑے ہیں - اور ان کے پتے بھی بہت چوڑے ہوتے ہیں - شمال میں جو پھل پیدا ہوتے ہیں - وہ چھوٹے چھوٹے بیر یا سخت سخت اخروٹوں جیسے ہوتے ہیں - سماٹرا جیسے جزیروں میں پھل ایسے بڑے بڑے اور عمدہ ہوتے ہیں - کہ دنیا میں اور کہیں نہیں - مثلاً نارنگی - لیموں - انناس - جنوبی ایشیا کا سب سے معروف اناج کا پودا چاول ہے - ہندوستان اور چین کے کثیر التعداد باشندے اسے ہی کھا کر گزارہ کرتے ہیں - اسی طرح عرب کے باشندوں کا گزارہ زیادہ تر کھجور پر ہے - گیہوں اور جو وغیرہ ذرا دور کو شمال میں بوئے جاتے ہیں - ایشیا کے جنوبی حصے مصالحوں کے لئے مشہور ہیں - چین - جاپان اور ہندوستان میں چائے پیدا ہوتی ہے - قہوہ لنکا - ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور عرب میں - روئی اور نیل ہندوستان میں - نیل جاپان میں - زیتون - کھجور اور انناس جنوب مغرب کے خشک ملکوں میں - درخت کافور چین و جاپان میں - ساگون کی قسم کی لکڑی اور جنگل کے آور ایسے درخت جن سے خوبصورت خوبصورت میز - کرسیاں بنتی ہیں - ہندوستان اور جزیرہ نمائے ہند چینی میں - کھجور اور نیشکر گرم ممالک میں - بحر منجمد شمالی کے قریب کی زمینوں میں صرف طرح طرح کی کائی اور چھوٹی چھوٹی گھاس پیدا ہوتی ہے +

ایشیا کے درختوں میں سب سے کار آمد بانس کا درخت ہے - یہ تمام گرم ملکوں میں پیدا ہوتا ہے - اور بہتیری طرح سے آدمی کے کام آتا ہے +

۳- جانور - تقریباً تمام پالتو چوپائے ایشیا ہی کے رہنے والے ہیں - اور آور بہت سے جانور بھی جو مہذب لوگوں کے بہت ہی کام آتے ہیں - یہیں سے نکلے ہیں - جنوبی ایشیا درندوں - زہریلے سانپوں اور خوش رنگ کیڑوں کے لئے مشہور ہے - اور شمالی ایشیا سمور دار جانوروں کے لئے - یہ بھی یاد رکھو - کہ ایشیا ہی میں دنیا کے سب سے بڑے جانور بھی ملتے ہیں - وسط ایشیا کی بلند سطح مرتفع گھوڑے - گدھے - بیل - بھینس - بھیڑ اور بکری کا گھر ہے - میدان سائبیریا کے باشندوں کی دولت رین ڈیر ہے - اور اسی پر ان کی بسر اوقات منحصر ہے - لمبے لمبے ریشم سے بالوں والی سُراگائے یا بھیڈو باشندگان تبت کی دولت ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھی اور گینڈے ہندوستان اور جزیرہ نمائے ہند چینی میں ملتے ہیں۔ عرب اور فارس کے گھوڑے مشہور ہیں۔ اونٹ ایشیا کے جنوب مغرب اور ہندوستان میں ملتا ہے۔ شیر ببر اُن ممالک میں ملتا ہے۔ جو دریائے فرات اور صحرائے ہند کے درمیان واقع ہیں۔ جنوبی ایشیا اور نیز ایشیا کے جنوبی جزیروں میں شیر کثرت سے ہوتا ہے۔ شمال میں عمدہ سمور والے جانور پائے جاتے ہیں۔ گانے والے پرند کم ملتے ہیں۔ مگر خوش رنگ پرند اور زہریلے سانپ جنوبی ملکوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بہت سی جگہ ریشم کا کیڑا پالتے ہیں۔ مگر یہ سب مقام گرم ہوتے ہیں۔ گھوڑا تمام جنوبی اور وسطی ایشیا میں ملتا ہے۔ جنگلی گدھا وسطی اور جنوب مغربی ایشیا میں ہوتا ہے۔ جنوب مغربی حصے کے خشک مقاموں میں بارہ سنگے ہوتے ہیں۔ چیتا۔ لکڑ بگڑ۔ بھیڑیا اور گیدڑ ایشیا ہی کے رہنے والے ہیں۔ سفید ریچھ شمالی سائبیریا میں ملتا ہے۔ اس وسیع بر اعظم میں بڑے بڑے بار برداری کے جانوروں کی تقسیم اس طرح سے ہے۔ کہ شمال میں رین ڈیر ہے۔ سطوح مرتفع میں سُراگائے۔ صحرا میں اونٹ اور جنوب میں ہاتھی۔ گھوڑے اور بیل +

باشندے

یوں سمجھو۔ کہ دنیا میں جتنے لوگ آباد ہیں۔ ان میں سے آدھے تو ایشیا ہی میں رہتے ہیں۔ صرف چین ہی میں چالیس کروڑ پچاس لاکھ آدمی ہیں۔ اور ہندوستان میں تقریباً تیس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کروڑ - یہ بات غور کے لائق ہے - کہ ایشیا میں جتنا جتنا جہاں کہیں مینہ برستا ہے - اتنی اتنی ہی آبادی بھی ہے - جہاں مینہ بہت برستا ہے - وہاں آبادی گنجان ہے - جہاں مینہ کم برستا ہے - وہاں بہت تھوڑے لوگ آباد ہیں - ہندوستان - جزیرہ نمائے ہند چینی - چین اور جاپان میں جیسی گنجان آبادی ہے - دنیا میں اور کہیں نہیں +

۱ - **نسلیں** - ایشیائے کے باشندے زیادہ تر دو نسلوں میں سے ہیں -

(۱) کاکیشین جو سطوح مرتفع مغربی اور ہندوستان میں آباد ہیں - اس نسل کے لوگوں کا رنگ عموماً گورا ہوتا ہے - چہرہ بیضوی - لمبے لمبے ریشم جیسے بال - اور پیشانیاں سیدھی ہوتی ہیں +

(۲) منگولین یا مغول - اس نسل کے لوگوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے - یہ سطح مرتفع وسطی اور مشرق اور جنوب مشرق کے ممالک میں آباد ہیں - ان کے سر چوڑے ہوتے ہیں - رنگ زرد ہوتا ہے - پیشانی نیچی اور ڈھلواں ہوتی ہے - چوڑے چوڑے چہرے ہوتے ہیں - اور ناک بھی چوڑی ہوتی ہے +

ان کے علاوہ یہاں ایک تیسری نسل کے آدمی بھی آباد ہیں - یعنی ملایا نسل کے - یہ جزیرہ نمائے ملایا اور مجمع الجزائر ایشیا کے جزیروں میں رہتے ہیں - ان کے چہرے پر بال بہت تھوڑے ہوتے ہیں - چھاتی اور بازو اور ٹانگوں پر بال ہوتے ہی نہیں - جسم طاقتور ہوتا ہے - اور ہاتھ چھوٹے چھوٹے اور نازک +

۲ - **مذہب** - دنیا کے بڑے بڑے مذہب سب ایشیا ہی میں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکلے ہیں - جن نسلوں کا اوپر بیان ہوا - ان میں سے منگولین بُدھ کے ماننے والے ہیں - اور کاکیشین ہندو - مسلمان - عیسائی - اور پارسی ہیں - تبت میں لاما کا مذہب ہے - یہ بُدھ مذہب ہی کی ایک شاخ ہے - سائبیریا اور وسط ایشیا کی خانہ بدوش قومیں دیو بھوتوں کی پرستش کرتی ہیں +

۳ - **سلطنت** - ممالک ایشیا کی سلطنتیں سب مطلق العنان ہیں - بعض قومیں - سردار اور بادشاہ ایسے ہیں - کہ لوٹ مار کرکے گزارا کرتے ہیں +

۴ - **خصلت** - اس بر اعظم کے باشندے پُرانی رسموں کے ماننے میں مشہور ہیں - بہت سی قوموں میں لباس - خوراک اور کام کرنے کے طریقے ویسے ہی چلے جاتے ہیں - جیسے ہزاروں برس پہلے سے چلے آتے ہیں - یہاں کے لوگ دکھاوے پر جان دیتے ہیں - مزاج کے خلیق ہیں - مگر اکثر ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ - عورتوں کو پڑھاتے لکھاتے نہیں - مسلمانوں کے ملکوں میں عورتیں باہر نکلتی ہیں - تو برقعے اوڑھ کر نکلتی ہیں +

ہندوؤں اور چینیوں نے بہت ہی قدیم زمانے میں تہذیب میں ترقی کی تھی - مگر وہ جہاں پہنچے تھے - صدیوں تک اس سے آگے نہیں بڑھے - اب اہل فرنگ نے جو تحریک انہیں دلائی ہے - یقین ہے - کہ اس سے بہت جلد خوب مہذب بن جائینگے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسری فصل

ایشیائی روم کا بیان

یہ ملک ایشیا کے انتہائے مغرب میں واقع ہے +

حدود اربعہ

شمال میں ٹرینس کاکیشیا (Transcaucasia)۔ بحیرۂ اسود و بحیرۂ مارمورا۔ مشرق میں فارس اور ٹرینس کاکیشیا۔ جنوب میں عرب۔ خلیج فارس اور بحیرۂ روم۔ مغرب میں بحیرۂ روم اور بحیرۂ قلزم +

اس ملک کے کناروں پر چھ بحیروں کا پانی آکر ٹکراتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ بحیرۂ اسود۔ بحیرۂ مار مورا۔ بحر الجزائر یونان۔ بحیرۂ لوانٹ اور بحیرۂ قلزم +

وسعت

اس ملک کا بڑے سے بڑا طول ۲۰۰۰ میل شمالاً جنوباً ہے۔ اور بڑے سے بڑا عرض ۹۵۰ میل شرقاً مغرباً ہے۔ رقبہ تقریباً ۷۲۹۱۷۰ مربع میل ہے۔ یعنی ہندوستان کے نصف رقبے سے بھی کچھ کم +

آبادی

آبادی تقریباً ۱۹۱۷۳۰۰۰ آدمی کی ہے +

نسلیں۔ اس آبادی میں ترک۔ عرب۔ یونانی۔ اہل آرمینیا۔ ترکمان۔ کرد۔ باشندگان شام اور یہودی وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے حکومت ترک لوگوں کی ہے +
زبان - دفتروں میں ترکی زیادہ مستعمل ہوتی ہے +
مذہب - ۱۶۱۷۳۰۰۰ آدمیوں کی آبادی میں سے ایک کروڑ تیس لاکھ آدمی مسلمان ہیں - یونانیوں اور اہل آرمینیا کا مذہب عیسائی ہے - ان کے علاوہ دو لاکھ یہودی یہاں آباد ہیں +

طبعی صورت

۱ - بڑے بڑے سلسلہاے کوہ مندرجۂ ذیل ہیں طارس (Taurus) - لیبنان اور کوہستان آرمینیا +
۲ - سب سے بڑے دریا مندرجۂ ذیل ہیں - فرات - دجلہ - جورڈن اور قزل ارماق +
۳ - بڑی بڑی جھیلیں یہ ہیں - وان - بحیرۂ مردار - بحیرۂ گیللی +
۴ - سطح کی یہ صورت ہے - کہ
شام میں کچھ زمین پہاڑی اور کچھ ریگستانی ہے +
الجزیرہ یا میسوپوٹیمیا (Mesopotamia) میں زیادہ تر زر خیز کچھار زمین کا میدان ہے +
عراق عرب پہلے بہت زر خیز تھا - مگر اب اس کا بہت سا حصہ ویران ہو گیا ہے +

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا زیادہ تر گرم ہے - مگر چونکہ ملک کی بلندی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یکساں نہیں - اور مختلف حصوں کی طبعی صورت مختلف ہے - اس لئے آب و ہوا کہیں کیسی ہے - اور کہیں کیسی +
آرمینیا میں جاڑے میں سردی سخت ہوتی ہے - اور گرمی میں گرمی - ساحل شام و ایشیاے کوچک کی آب و ہوا گرم و خوشگوار ہے +

پیداوار

ایشیائی روم کی نباتاتی پیداوار میں طرح طرح کے نفیس پھل اور بیش قیمت پودے شامل ہیں - سیراب گھاٹیوں میں انگور خوب پھلتا ہے - اور ریگستان کی حدود پر کھجور - گیہوں - جو - چاول مکئی - تمباکو - بھنگ اور سن کی بہت کاشت ہوتی ہے - معدنی پیداوار میں پتھر کا کوئلا - کچا لوہا - سیسا اور تانبا ہوتا ہے - باربرداری کا بڑا جانور یہاں اونٹ ہے - گھوڑے سواری کے کام آتے ہیں - شہد کی مکھیوں سے اتنا شہد حاصل ہوتا ہے - اور ریشم کے کیڑے سے اتنا ریشم کہ تجارت کے لئے باہر بھیجتے ہیں - بحیرۂ روم میں اسفنج ملتا ہے - اور شام کے دریاؤں میں جونکیں - انہیں بھی باہر بیچ کر تھوڑا بہت روپیہ کماتے ہیں - عربستان اور روم دونو ملکوں میں قہوے کی کاشت ہوتی ہے - چمڑا بھی بہت تیار کیا جاتا ہے +

حرفت

یہاں حرفت کاری کی کساد بازاری ہے - باشندوں میں سے بہت سے زراعت کرتے ہیں - مگر کھیتی باڑی میں زیادہ ہوشیار نہیں ہیں - اکثر ایسا ہوتا ہے - کہ فصل پر اناج بہت کم اترتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے بڑے شہروں میں ریشم اور روئی کے کپڑوں اور چمڑے کے تھوڑے بہت کار خانے ہیں - ایشیاے کوچک میں رومی قالین قوم ترکمان کی عورتیں بُنتی ہیں - یہاں کی شالیں خوبصورتی میں مشہور ہیں - اسی طرح چمڑے کو بھی بڑی کاریگری سے تیار کرتے ہیں +

تجارت

جتنا مال تجارت یہاں سے باہر کے ملکوں میں جاتا ہے - اس کی مقدار خاصی ہے - یہ مال زیادہ تر انگلستان اور فرنگستانی ملکوں میں ساحل ایشیاے کوچک و شام کی بندرگاہوں سے جاتا ہے - مشرقی ممالک میں کاروان مال لے جاتے ہیں - انجیر - کشمش - نارنگی اور اور طرح طرح کے پھل - رومی چمڑا - چاول - روئی - ریشم اور اون بہت باہر جاتی ہے - اندر ملک میں ذرائعۂ آمدو رفت بہت ناقص ہیں - اچھی سڑکیں دیکھنے کو نہیں - اندرونی تجارت کاروانوں کے ذریعے سے ہوتی ہے - اب کچھ تھوڑی بہت ریلیں بھی بن گئی ہیں +

سلطان قسطنطنیہ واقع فرنگستانی روم اس ملک کا بادشاہ ہے - ملک ولایتوں یا پاشائیوں میں منقسم ہے - اور ان میں ایک ایک پاشا حاکم ہے - مختلف صوبوں میں ان پاشاؤں کی حکومت مطلق العنان ہے - ہاں اختیار انہیں سلطان ہی کی طرف سے ملتے ہیں - ناجائز محصول لے لے کر رعایا پر سخت ظلم ہوتا ہے - رشوت ستانی عام ہے - چوریاں بہت ہوتی رہتی ہیں - مال جائداد محفوظ نہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملکی حصّے

اس ملک کے بڑے بڑے حصے یہ ہیں - ایشیاے کوچک - شام - آرمینیا کا کچھ حصہ - کُردستان یا اسیریا - الجزیرہ یا میسوپوٹیمیا اور عراق عرب - اب ہم تمہیں ان کے متعلق کچھ کچھ باتیں بتاتے ہیں +

۱ - ایشیاے کوچک

یہ بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم کے درمیان ایک بڑا جزیرہ نما ہے - قزل ارماق اور سکیریا (Sakaria) اُن دریاؤں میں سے بڑے بڑے دریا ہیں - جو اس صوبے کو سیراب کرتے ہیں - اس کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہے - گیہوں - چاول - مکئی - گنّا - پھل اور روئی بڑی بڑی نباتاتی پیداوار ہے - مگر عاملوں کے ظلم سے لوگ جی لگا کر زراعت نہیں کرتے +

ایشیاے کوچک کے ہر حصے میں خصوصاً اور مغربی ایشیا میں عموماً پرانے زمانے کے نشانات کثرت سے ملتے ہیں - میدان اور پہاڑوں کے ڈھلان - دریا اور درۂ کوہ سب ہی تاریخی باتیں یاد دلاتے ہیں - شہر اب اکثر کھنڈر نظر آتے ہیں - مگر ان میں سابقہ عظمت کے نشان کثرت سے باقی ہیں +

وسط کے سطوح مرتفع پر درخت دیکھنے کو نہیں - مگر بحیرۂ اسود کی طرف جو شمال میں ڈھلان ہے - اس پر ایسے جنگل کے جنگل کھڑے ہیں - کہ اس کا نام ہی بحر درختاں ہو گیا ہے - انگورا میں بکریوں کی ایک نسل ہے - جن کی اُون ریشم جیسی نرم ہوتی ہے - اس کی شالیں بناتے ہیں - یہاں کے باشندے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ تر ترک ہیں - مگر یونانی - آرمینی اور یہودیوں کی تعداد بھی بہت ہے - اور روز مرہ بڑھتی جاتی ہے - ترک مسلمان ہیں +

شہر

نام	کیفیت
سمرنا	ساحل مغربی پر واقع ہے - ایشیائی روم میں سب سے بڑا شہر ہے - تجارت کی بڑی منڈی ہے - اور بڑے پرانے زمانے سے چلا آتا ہے +
سقوطری	آبنائے بوسفرس (Bosphorous) پر واقع ہے - اسے شہر قسطنطنیہ کا مشرقی بازار بیرونی خیال کیا جاتا ہے +
انگورا (Angora)	بکریوں کے لئے مشہور ہے - جن کی پشم ریشم سی نرم ہوتی ہے +
بروسا (Brusa)	تجارت کی بڑی منڈی ہے - فرنگستان سے جو مال آتا ہے - وہ یہیں سے کاروان ہر طرف لے جاتے ہیں +
سنوپ (Sinope) طرابزون (Trebizond)	بحیرۂ اسود پر بندرگاہیں ہیں
سیواس (Sivas) طارسس	قزل ارماق کے منبع کے پاس واقع ہے + سکندر اعظم یہیں تھکا ہؤا آیا تھا - اور طارسس کے ٹھنڈے پانی میں نہایا تھا - آخر بیمار ہو کر مرگیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲ - شام مع کنعان

یہ صوبہ دریاے فرات اور بحیرۂ روم کے درمیان واقع ہے - اس کو دو دریا آورنٹیز (Orontes) اور جورڈن سیراب کرتے ہیں - گرمی میں اس کی آب و ہوا گرم و خشک رہتی ہے - اناج - پھل - تمباکو اور روئی بڑی بڑی نباتاتی پیداواریں ہیں - انگور بھی خوب پھلتا ہے - ریشم بھی خوب ہوتا ہے - زیادہ تر اس میں ترک و عرب آباد ہیں - شام کے ہر حصے میں بھونچال آنے کا کم و بیش احتمال رہا کرتا ہے +

شہر

نام	کیفیت
حلب یا الپو (Aleppo)	شمالی شام میں یہی شہر سب سے بڑا ہے - اگرچہ ۱۸۲۲ء کے بھونچال میں قریب قریب تباہ ہوگیا تھا - مگر اب بھی اس کی تجارت معقول ہے - چونکہ ایشیا اور یورپ کے درمیان جو سڑک ہے - یہ اس پر واقع ہے - لہٰذا کاروانوں کا گزر اس میں سے بہت ہوتا رہتا ہے - ریشمی کپڑے اور روئی کے کپڑے یہاں بنتے ہیں +
سکندرون	حلب کی بندر گاہ ہے - سکندر اعظم نے اسے بنایا تھا +
انطاکیہ	قدیم زمانے میں بہت مشہور شہر تھا +
دمشق	شام میں سب سے بڑا شہر ہے - اور تجارتی کاروانوں کا بڑا مرکز ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام	کیفیت
بیروت	دمشق کی بندر گاہ ہے - اور ساحل شام پر سب سے بڑا شہر ہے +

کنعان

عیسائیوں کی ارض مقدس یہی ہے - اور عیسائی مذہب ..یہیں سے نکلا ہے - حضرت مسیح عیسائی مذہب کے بانی یہیں رہتے تھے - اور یہیں اُنہوں نے وفات پائی - اس صوبے کی سطح پہاڑی ہے - بڑا دریا صرف جورڈن ہے - آب و ہوا یہاں کی خوشگوار اور صحت بخش ہے - یہاں گیہوں - جَو - انگور - انجیر - انار - زیتون اور شہد بہت پیدا ہوتا ہے +

شہر

نام	کیفیت
یوروشلم	دنیا کے نہایت قدیم اور مشہور شہروں میں سے ہے - یہاں حضرت مسیح وعظ کیا کرتے تھے - اور یہاں وہ ۳۳ء میں مصلوب ہوئے - یہاں نہ کار خانے ہیں - نہ تجارت - ہاں لاکھوں جاتری آتے جاتے رہتے ہیں - اس سے شہر کی صورت بنی ہوئی ہے +
بیت اللحم (Bethlehem)	یہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے +
نصاریہ (Nazareth)	یہاں حضرت مسیح نے پرورش پائی +
عکہ	شام کی کنجی ہے - اور تمام ملک میں جنگ و جدل کے لحاظ سے سب سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام	کیفیت
جافہ	مضبوط شہر ہے + یوروشلم کی بندرگاہ ہے +

۳- آرمینیا

یہ صوبہ بحیرۂ اسود کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس کا مشرقی حصہ ۱۸۷۸ء کی لڑائی میں روس نے لے لیا تھا۔ اس میں اونچی اونچی سطوح مرتفع اور پہاڑ ہیں۔ اور ان میں خوبصورت گھاٹیاں ہیں۔ اس کی مشرقی سرحد پر تین سلطنتوں یعنی روم۔ روس اور فارس کی حدیں ملتی ہیں۔ دریائے فرات جنوب کو بہتا ہے۔ ایشیائی روم کے باشندوں میں سے اہل آرمینیا سب سے زیادہ محنتی ہیں۔ مذہب ان لوگوں کا عیسائی ہے +

شہر

نام	کیفیت
ارض روم	دار الخلافہ ہے۔ بہت پرانا شہر ہے۔ طہران اور مکّے کے درمیان جو قافلے آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں ٹھیرا کرتے ہیں +
وان	جھیل وان پر واقع ہے +

۴- کُردستان

کُردستان جسے پہلے اسیریا کہتے تھے۔ آرمینیا کے جنوب اور دریائے دجلہ کے شمال میں واقع ہے۔ کُرد ایک جنگجو قوم ہے۔ جو جانوروں کے گلے پال کر گزارا کرتی ہے۔ لوٹ مار بہت کرتی رہتی ہے۔ اس قوم کا مذہب اسلام ہے۔ شہر نینوے کے کھنڈر دریائے دجلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے کناروں پر واقع ہیں +

۵-عراق عرب یا کالڈیا

عراق عرب یعنی قدیم سلطنت بابل دریاے دجلہ و فرات کے نچلے حصے کے ساتھ ساتھ چلا گیا ہے-واضح ہو-کہ یہ دونو دریا خلیج فارس میں گرنے سے پہلے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کچھ دور تک بہتے ہیں-یہ صوبہ پہلے بہت زر خیز تھا-اب اس کا بہت سا حصہ ویران پڑا ہے-مگر ہر جگہ پہلی آبادی اور زراعت کے نشانات ملتے ہیں +

شہر

نام	کیفیت
بغداد	پہلے خلفاے عباسیہ کا پایۂ تخت تھا-اب بھی اس میں کاروانوں کے ذریعے سے بہت تجارت ہوتی ہے +
بصرہ	شط العرب پر واقع ہے-تجارت کی بڑی بھاری منڈی ہے +
حلہ	قدیم بابل کے کھنڈروں میں واقع ہے +

۶-الجزیرہ یا میسوپوٹیمیا

الجزیرہ یعنی قدیم سلطنت میسوپوٹیمیا دریاے دجلہ و فرات کے بیچ میں واقع ہے-میسوپوٹیمیا کے وہی معنی ہیں-جو دوآب کے ہیں-قدیم زمانے میں یہ صوبہ بہت زر خیز تھا-مگر آب رسانی کا انتظام نہ ہونے سے اب ریگستان بن گیا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہر	
نام	کیفیت
موصل	دریائے دجلہ پر واقع ہے۔ کسی زمانے میں اپنی باریک ململ اور تن زیبوں کے باعث مشہور تھا +
دیار بکر	یہاں ریشم اور روئی کے کپڑوں کے کار خانے ہیں۔ اور تانبے کے برتن بنتے ہیں +

نوٹ

(۱) روم کی بڑی بڑی بندرگاہیں مندرجۂ ذیل ہیں۔ سمرنا۔ بیروت۔ عکہ۔ طرابزون و بصرہ +
کاروانی تجارت کی بڑی بڑی منڈیاں یہ ہیں۔ حلب۔ دمشق۔ بغداد +

(۲) جتنے قدیم مقامات ملک روم میں ہیں۔ ان میں سے چار خصوصاً ذکر کے لائق ہیں۔ یعنی نینوہ۔ بابل۔ بعلبک اور پالمائرا (Palmyra)۔ بابل کے کھنڈر حلہ کے پاس واقع ہیں۔ ابھی ان کی تحقیق و تفتیش بہت اچھی طرح نہیں ہوئی ہے۔ نینوے کے کھنڈروں میں پرانی دستکاریوں کی جو چیزیں نکلی ہیں۔ وہ عجائب خانۂ لندن میں موجود ہیں۔ بعلبک اور پالمائرا دمشق کے قریب واقع ہیں۔ ان میں پرانے مندروں کے کھنڈرات بڑے بڑے عالیشان ملتے ہیں +

(۳) مجمع الجزائر کے مشہور جزیرے روڈس (Rhodes)۔ سایو (Seio)۔ ساموس (Samos) اور مٹیلین (Mytilene)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلطان روم کے قبضے میں ہیں +
جزیرہ سائپرس (Cyprus) ۱۸۷۸ء میں سلطان نے سرکار انگریزی کو دیا تھا +
ان جزیروں میں سے روڈس چھوٹا سا جزیرہ ہے۔یہ پہاڑوں سے ڈھکا ہوا ہے۔اور ان پر جنگل کھڑے لہلہاتے ہیں۔ اس میں زر خیز چراگاہیں اور سونی اور زر ریز گھاٹیاں ہیں۔آب و ہوا اچھی ہے۔اسی لئے اس جزیرے کو جواہر لوائٹ کہتے ہیں +

تیسری فصل

عرب کا بیان

جنوبی ایشیا کے تین بڑے بڑے جزیرہ نماؤں میں سے یہ جزیرہ نما نہایت مغرب کو واقع ہے +

حدود اربعہ

شمال میں ایشیائی روم۔مشرق میں خلیج فارس اور خلیج عمان۔ جنوب میں خلیج عدن اور بحیرۂ عرب۔مغرب میں بحیرۂ قلزم +

وسعت

اس کی بڑی سے بڑی لمبائی سویز سے راس الحد تک ۱۸۰۰ میل ہے۔اور بڑی سے بڑی چوڑائی آبنائے باب المندب سے لیکر مسقط تک تقریباً ۱۲۰۰ میل ہے۔رقبہ ۱۲۰۰۰۰۰ مربع میل ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باشندے

ملک عرب کی آبادی ٹھیک ٹھیک تو معلوم نہیں - مگر لوگوں کا خیال ہے - کہ ساٹھ لاکھ آدمی سے کم یہاں نہیں رہتے - ان کی دو بڑی جماعتیں ہیں - ایک وہ جو شہروں میں رہتے ہیں - یہ کچھ کچھ مہذب ہیں - دوسرے آوارہ گرد عربی لوگ جنہیں بدوی کہتے ہیں - یہ وحشی اور جنگجو ہیں - گلّے چرا کر گزارا کرتے ہیں - یا لوٹ مار کرتے ہیں - اونٹ - گھوڑوں اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ ان کی دولت ہے - شہروں میں جو آدمی رہتے ہیں - انہیں بدوی لوگ حقارت سے دیکھتے ہیں +

عرب وجیہ اور میانہ قد ہوتے ہیں - دُبلے مگر طاقت دار - رنگ ان کا گہرا بھورا سا ہوتا ہے - یہ لوگ مذہب کے مسلمان ہیں - بدوی ویسے ہی وحشی چرواہے چلے آتے ہیں - جیسے دو ہزار برس پہلے اُن کے بزرگ تھے - جس طرح یہ زندگی بسر کرتے ہیں - اس کی معمولی تصویر یہ ہے - کہ عورتیں پتھر کی چکیوں میں اناج پیستی ہوتی ہیں - بچّے - بکریاں اور کُتّے سب ساتھ کھیلتے ہوتے ہیں - اور مرد ادھر اُدھر پھرتے ہوتے ہیں - یا بیٹھے ہوئے قہوہ پیتے ہیں - چونکہ یہ لوگ شہر میں رہنے والوں کی نسبت تعداد میں بھی زیادہ ہیں - اور دلیر بھی زیادہ ہیں - اسلئے شہروں کے درمیان جو سڑکیں ہوتی ہیں - اُن پر قبضہ کر لیتے ہیں - اور شہر والوں کے شہر سے باہر جانے یا باہر سے شہر میں آنے کا مدار ان کی دوستی اور خوشی پر ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برسوں سے عرب کا یہ حال چلا آتا ہے۔ کہ جس ضلع میں کوئی شہر واقع ہوتا ہے۔ اُس ضلع کے سب سے بڑے بدوی شیخ کی پناہ شہر کے لوگوں کو لینی پڑتی ہے۔ اور اسے اس کی عوض میں سالانہ خراج دینا پڑتا ہے۔ یہ اس بات کا ٹھیکہ لے لیتا ہے۔ کہ شہر کے اندر لوگ حفاظت سے رہیں۔ اور جہاں تک خود اس کی عملداری ہو۔ وہاں تک باشندگان شہر بے روک ٹوک سفر کر سکیں +

بدوی لوگوں کے پاس تھوڑی سی ضروری چیزیں ہُوا کرتی ہیں۔ خیمے میں بچھانے کے لئے بورئے۔ اونٹ اور بکریوں کے بالوں کی رسیاں۔ چربی رکھنے کے لئے ہانڈیاں۔ پانی بھرنے کے لئے گھڑے۔ دود رکھنے کے لئے مٹی کے برتن۔ صحرا میں جانے کے لئے مشکیں۔ پہننے کے لئے پوستینیں۔ یہی تھوڑی چیزیں ان کی احتیاجات کو کافی ہوتی ہیں +

مذہب

عرب کے لوگ مسلمان ہیں۔ ملک عرب مشہور بھی زیادہ تر اسی لئے ہے۔ کہ محمدؐ صاحب بانیٔ مذہب اسلام کا وطن ہے۔ یہ ۵۷۰ء کے قریب مکّے میں پیدا ہوئے تھے۔ اور ۶۳۵ء میں مدینے میں وفات پائی +

سطح

سطح زیادہ تر اونچی اونچی سطوح مرتفع اور بنجر ریگستانوں سے ملکر بنی ہے۔ مگر کہیں کہیں ان میں سرسبز نخلستان بھی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صرف حجاز اور یمن زر خیز ضلعے ہیں۔ جنوبی اور مغربی کناروں کے برابر برابر پہاڑوں کا ایک سلسلہ چلا جاتا ہے۔ اندر بنجر میدان اور صحرا ہیں۔ کہیں کہیں نخلستان ہیں۔ ساحل عموماً نیچے ہیں۔ مگر جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے۔ وہاں بہت زر خیز ہیں۔ یہاں کھجور کے بھی جھنڈ کے جھنڈ کھڑے لہلہاتے ہیں۔ مگر حجاز اور دریاے فرات کے درمیان ریت کا ایک میدان برابر چلا گیا ہے۔ اس ملک میں نہ تو ایسے دریا ہیں۔ جن میں جہاز چل سکے۔ اور نہ کوئی جھیل ہے +

آب و ہوا

جیسی اس ملک کی آب و ہوا گرم و خشک ہے۔ ویسی دنیا میں اور کسی ملک کی نہیں۔ ساحل بحیرۂ قلزم کے برابر برابر جو قطعۂ ملک چلا گیا ہے۔ اور جسے تہامہ کہتے ہیں۔ اس لئے مشہور ہے۔ کہ سطح زمین پر اور کوئی سا قطعہ اس سے زیادہ گرم نہیں۔ مگر وسط کی اونچی زمین پر آب و ہوا زیادہ معتدل ہے۔ اگرچہ عرب اُس طبقۂ زمین میں ہے۔ جہاں مینہ نہیں برستا۔ اور جو کہ بحر اوقیانوس سے لگا کر صحراے افریقہ اور مصر میں گزرتا ہوا بحر الکاہل تک پہنچتا ہے۔ تاہم وسط عرب کی بلند زمین پر وسط جون سے لگا کر اخیر ستمبر تک مینہ برسا کرتا ہے۔ گرمی میں ایک قسم کی گرم ہوا جسے سموم کہتے ہیں۔ وسط ملک سے ہر طرف چلا کرتی ہے۔ صحرا کے عبور کرنے میں جتنا خوف سموم کا ہوتا ہے۔ اتنا کسی اور چیز کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں ہوتا +

سموم چلنے سے پہلے مطلع عموماً صاف ہؤا کرتا ہے۔صحرا میں نیچے تو ریت پڑی تپتی ہے۔اور اوپر سے آفتاب کی شعاعیں آگ برساتی ہیں۔یکایک گرم ہوا کے جھکّڑ زور سے چلنے شروع ہوتے ہیں۔افق کا رنگ فوراً گہرا بنفشئی ہو جاتا ہے۔تمام آسمان کالا پڑ جاتا ہے۔اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔جیسے کوئی پردہ گرتا چلا آتا ہے۔اس تاریکی میں گرم ہوا کے جھونکے اس طرح برابر چلے جاتے ہیں۔جیسے بھاڑ سے نکلے ہوں۔ان سے دم گھٹنے لگتا ہے +

سموم سے ریت کے ٹیلے کے ٹیلے ہی نہیں اُڑتے پھرتے۔بلکہ یہ ہوا وبائی بھی ہے۔اس کے زہر سے بچنے کو آدمی زمین پر لیٹ جاتے ہیں۔

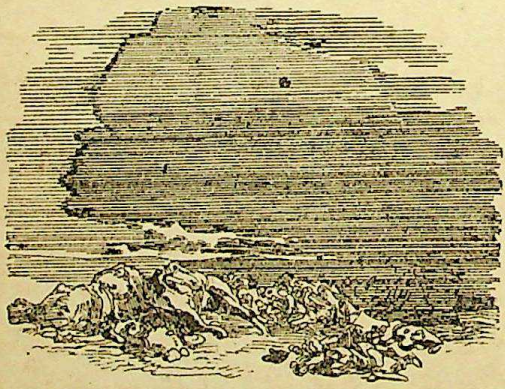

اور جانور اپنے نتھنے ریت کے اندر کر دیتے ہیں۔جب تک یہ وبائی ہوا اوپر سے گزر نہیں جاتی۔کوئی اُٹھتا نہیں۔سموم کی زیادہ سے زیادہ گرمی تقریباً دس منٹ رہا کرتی ہے۔اس وقت ایسا معلوم ہؤا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتا ہے۔ جیسے کوئی تپا ہُوا لوہا آہستہ آہستہ بدن پر پھیر رہا ہے۔ جب ہوا گزر چکتی ہے۔ تو مسافر اُٹھ کر بیٹھتا ہے۔ مگر تکان سے نیم مُردہ اور رنگ مُردے کی طرح زرد۔ بعض اوقات سموم سے اُڑ کر اتنی ریت ادھر اُدھر گرتی ہے۔ کہ اس میں بڑے بڑے قافلے کیا بڑی بڑی فوجیں دب جاتی ہیں +

گاہ گاہ جاڑے کے موسم میں رات کے وقت ایسی ٹھنڈی ہوا چلا کرتی ہے۔ کہ بدن کو گلائے دیتی ہے +

پیداوار

عرب کے جو حصے قدرتی زر خیز ہیں۔ وہ زیادہ تر جزیرہ نمائے عرب کی حد وسطی کے جنوب کی طرف کو حصۂ کوہستانی میں واقع ہیں۔ قدما نے اس حصّے کا نام ہرا بھرا عرب رکھدیا تھا۔ انگور۔ انجیر۔ ناشپاتی۔ بادام اور آور بہت سے پھل یہاں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ قہوے کی بہت کاشت ہوتی ہے۔ کھجور بھی خوب پھلتی ہے۔ نیز یہ درخت صحرا کے ہر نخلستان میں ملتا ہے۔ عرب کے لوگوں کا گزارا زیادہ تر جوار اور کھجوروں پر ہے۔ جنوب مغرب میں قہوہ بویا جاتا ہے۔ اور بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ عرب کے گھوڑے مشہور ہیں۔ ان سے بہتر گھوڑے آور کہیں نہیں ہوتے۔ اس ملک میں سب سے زیادہ کار آمد جانور اونٹ ہے۔ عرب اپنے گھوڑوں کو اپنے بچّوں کی طرح رکھتے ہیں۔ جنگلی گدھے بارہ سنگوں کی کئی قسمیں ہیں۔ چیتا اور شتر مرغ بھی یہاں ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرفت و تجارت

اور نیم مہذب ملکوں کے مقابلے میں عرب میں کارخانوں کی بڑی سرد بازاری ہے۔ اونٹ۔ گھوڑوں۔ بکریوں۔ بھیڑوں کا پالنا ہی یہاں سب سے بڑی حرفت ہے۔ عورتیں بالوں کے تھیلے۔ خیمے وغیرہ وغیرہ بُنتی ہیں۔ جزیرۂ بحرین کے ساحلوں پر جتنی کثرت سے اور جتنی قیمت کے موتی نکلتے ہیں۔ دنیا میں اور کہیں نہیں نکلتے۔ عرب کے شہروں میں باہم دگر معقول تجارت جاری ہے۔ نیز گرد و نواح کے ممالک سے کاروان بھی بہت سا اسباب تجارت لاتے ہیں۔ اور جہازوں میں بھی آتا ہے۔ جو چیزیں یہاں سے باہر بھیجی جاتی ہیں۔ وہ زیادہ تر قہوہ۔ گوند۔ پھل اور گھوڑے ہیں۔

حصے اور ملکی تقسیم

عرب مندرجۂ ذیل حصص میں منقسم ہے۔

حجاز۔ یمن۔ حضر موت۔ عمان۔ الحصا۔ نجد۔ جبل الشمر۔

ان میں سے حجاز اور یمن ملکر عربستان کہلاتے ہیں۔ عربستان اور الحصا دونو سلطان روم کے ماتحت ہیں۔ صوبۂ عمان امام مسقط کے زیر حکومت ہے۔ عرب کے سرداروں میں امام مسقط سب سے بڑا سردار ہے۔ سلطان روم کی طرف سے ایک افسر جسے شریف کہتے ہیں۔ مکے میں رہتا ہے۔ حضر موت آزاد بدوی قبائل کے پاس ہے۔ یہ اپنے سرداروں کے علاوہ جنہیں شیخ کہتے ہیں۔ اور کسی کو حاکم نہیں مانتے۔ نجد وہابیوں کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلطان کے قبضے میں تھا۔ امیر جبل الشمر شہر جبل میں رہتا ہے +
عرب کے باشندے مدتوں سے قبائل میں منقسم چلے آتے ہیں۔
ان میں سلطنت آبائی ہے۔ یعنی ہر قبیلے میں شیخ قبیلہ کا وہی
رتبہ ہے۔ جو کنبوں میں باپ کا ہوتا ہے۔ بدو لوگوں کے قبیلے
بے شمار ہیں۔ مگر سب میں بالکل یہی طرز حکومت جاری ہے۔
سردار یا شیخ قبیلہ کے ہاتھ میں سب اختیار ہوتا ہے۔ اور حکومت
اس کے گھرانے میں موروثی ہوتی ہے +

عرب کے حصّوں کا مختصر بیان

۱۔ حجاز یا مسلمانوں کی ارض مقدس

نام شہر	کیفیت
مکہ۔ دار السلطنت	یہ عرب کا سب سے مشہور شہر ہے۔ حضرت محمدؐ صاحب بانئے دین اسلام یہیں پیدا ہوئے تھے۔ اور دین اسلام یہیں سے نکلا ہے۔ لاکھوں حاجی یہاں زیارت کو آتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کا بیت اللہ یا خانۂ خدا واقع ہے۔ اور اس میں کعبہ ہے۔ کعبے میں ایک سیاہ پتھر ہے۔ جسے اہل عرب ایک زمان دراز سے متبرک شمار کرتے چلے آئے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے۔ کہ وہ آسمان سے گرا تھا۔ صرف مسلمانوں ہی کو مکّے میں جانے کی اجازت ہے۔ نیز از روے مذہب ہر ذی مقدور مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اپنی زندگی میں کم از کم ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	بار مکّے ضرور ہو آوے +
جدّہ	مکّے کی بندرگاہ ہے +
مدینہ	یہاں حضرت محمدؐ صاحب کا مزار ہے۔ ۶۲۲ء میں وہ اپنے دشمنوں سے بچنے کو مکّے سے مدینے چلے گئے تھے۔ مسلمانوں کا سال ہجری اسی سنہ سے شروع ہوتا ہے +
ینبوع	مدینے کی بندرگاہ ہے +
	۲۔ یمن
صنعا	یمن کا دار السلطنت ہے۔ یہاں سے روم۔ ہندوستان اور فارس کو قہوہ بہت جاتا ہے +
حدیدہ	صنعا کی بندرگاہ ہے +
	۳۔ حضر موت
مقلہ	حضر موت کا دار الخلافہ کہلاتا ہے۔ اس کی بندرگاہ بہت اچھی ہے۔ جو جہاز ہندوستان کو آتے ہیں۔ وہ یہاں سے سامان لیا کرتے ہیں +
عدن	سرکار انگریزی نے اس کو سلطان عدن سے ۱۸۳۹ء میں لیا تھا۔ اب انگریزوں کے مقبوضات میں یہ مقام بڑا کار آمد شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان اور انگلستان میں جو دُخانی جہاز آتے جاتے ہیں۔ یہ ان کے راستے میں واقع ہے۔ یہاں سے جہاز میں کوئلے بھرتے ہیں۔ اور ڈاک لیتے دیتے ہیں۔ یہاں کے سامان حفاظت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	شہر مثلاً مور چال - قلعہ وغیرہ ایسے مضبوطی کے ساتھ ہیں - کہ دشمن کو کبھی غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا - عدن اور بمبئی کے بیچ میں سمندر کے نیچے نیچے تار برقی لگا ہوا ہے +
	۴- عمان
مسقط	عمان کا دار الخلافہ ہے - تجارت کی منڈی ہے - یہاں پھلدار درختوں کے باغ اور کھجوروں کے جھنڈ کثرت سے ہیں +
	۵- نجد
رائدہ (Ridah)	نجد کا دار الخلافہ ہے +
	۶- جبل الشمر
جبل	جبل الشمر کا دار الخلافہ ہے - فارس سے جو حاجی لوگ بغداد ہو کر مکے آتے ہیں - اُن کے راستے میں یہ ایک بڑا شہر پڑتا ہے +

نوٹ

(۱) عرب کی مشہور بندرگاہیں یہ ہیں - مسقط - مقلہ - عدن - حدیدہ - جدہ - ینبوع +

(۲) جزیرۂ بحرین جو موتیوں کے باعث مشہور ہے - خلیج فارس میں واقع ہے - اور سلطان روم کے قبضے میں ہے - جزیرۂ پیرم (Perim) جو بحیرۂ قلزم میں گھستے ہی واقع ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے +

(۳) زمانۂ قدیم سے عرب میں حفظ جان و مال کے سامان نہیں۔ عرب اور قوموں کے لوگوں سے ہمیشہ لڑتے بھڑتے رہے ہیں۔ اور اور لوگ اُن سے۔ تاجر لوگ قافلوں میں اکٹھے ہو ہو کر سفر کیا کرتے ہیں۔ بایں ہمہ عرب میں بڑے بڑے واضعان قانون۔ سورما اور شعرا ہو گزرے ہیں۔ اس ملک کے صحراؤں میں سے فوجیں اُٹھی ہیں۔ اور انہوں نے دریائے سندھ سے لگا کر ملک ہسپانیہ تک اپنی سلطنت جمائی ہے +

(۴) صحرائے عرب سے عبور کرنے میں معمولی طریق ہائے سفر کام میں نہیں آتے۔ مسافر جب تک کھانے اور پانی کا کافی ذخیرہ ساتھ نہیں لے لیتا۔ صحرا کے خطرے جھیلنے کو اس کی ہمت نہیں بندھتی۔ نیز جب تک ہمسفروں کی ایک کافی جماعت نہ ہو۔ ان خونخوار خانہ بدوش قوموں میں جانے کی اسے جرأت نہیں ہوتی ہے۔ جن کی چراگاہوں میں ہو کر گزرنا پڑا کرتا ہے۔ اس لئے جن شخصوں کو تجارت کی غرض سے یا کسی اور غرض سے صحرا کو طے کرنا ہوتا ہے۔ تو عموماً سب اکٹھے ہو کر ایک کاروان بنا لیتے ہیں۔ کیا اشیائے تجارت اور کیا اور چیزیں جن کی سفر میں ضرورت پڑتی ہے۔ اونٹوں کی پشت پر لاد دیتے ہیں۔ ایک ایک قطار میں اسّی اسّی اونٹ ہوتے ہیں۔ اور ایک کی نکیل دوسرے کی دُم میں بندھی ہوئی سب چلے جاتے ہیں۔ روانہ ہونے سے پہلے سب متفق ہو کر ایک شخص کو قافلہ سالار مقرر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر لیتے ہیں۔ اور امیر غریب سب اس کا حکم مانتے ہیں +
(۵) عرب کی راسیں۔ خلیجیں وغیرہ کے واسطے ایشیا کا بیان دیکھو +

چوتھی فصل

فارس کا بیان

ملک فارس مغربی ایشیا میں واقع ہے +

حدود اربعہ

شمال میں ٹرینس کاکیشیا۔ بحیرۂ خزر اور مغربی ترکستان۔ مشرق میں افغانستان اور بلوچستان۔ جنوب میں خلیج فارس اور خلیج عمان۔ مغرب میں ایشیائی روم +

وسعت

اس ملک کی بڑی سے بڑی لمبائی ۱۴۰۰ میل شمال مغرب سے لے کر جنوب مشرق کی طرف۔ اور بڑی سے بڑی چوڑائی نو سو میل شمالاً جنوباً ہے۔ رقبہ ۶۱۰۰۰۰ مربع میل ہے +

آبادی

یہاں کی آبادی ستر لاکھ بتلاتے ہیں۔ اس میں سے ایک چوتھائی تو خالص فارسی ہیں۔ اور باقی یہودی۔ ترک۔ کرد اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور خانہ بدوش قومیں ہیں۔آبادی کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ ایلیات ہیں۔یہ جانوروں کے گلے پالکر گزارہ کرتے ہیں۔خانہ بدوش ہیں۔اونٹ۔گھوڑے اور بکریاں ہی ان کی دولت ہیں۔ اہل فارس ظریف مزاج اور خلیق ہوتے ہیں۔مگر دغا باز۔وہ اپنے ملک کو ایران کہتے ہیں۔اور عرب والے فارس۔اس ملک کی آبادی روز بروز گھٹتی جاتی ہے۔انتظام سرکاری اچھا نہیں ہے۔ اور قوانین حفظ صحت کا کسی کو مطلق خیال نہیں +

۱۔تعلیم۔تعلیم یہاں عام ہے۔مدرسے اور کالج سرکاری ہیں۔ان میں علوم مشرقی کی اعلےٰ درجے کی تعلیم دی جاتی ہے +

۲۔مذہب۔اہل فارس زیادہ تر مسلمان ہیں۔عیسائی اور پارسی یا گبر یعنی قدیم آتش پرستوں کی اولاد بھی یہاں رہتی ہے +

۳۔زبان۔زیادہ تر فارسی اور ترکی بولی جاتی ہے۔فارسی زبان بڑی سریلی اور میٹھی زبان مشہور ہے +

ساحل بحر

بحیرۂ خزر۔خلیج عمان اور خلیج فارس کا پانی اس ملک کے کناروں سے آکر ٹکراتا ہے۔جزائر ہرمز و کیش واقع خلیج فارس بادشاہ فارس کے ماتحت ہیں +

سطح

ملک فارس میں اونچی اونچی سطوح مرتفع واقع ہیں۔اور شمال اور جنوب مغرب کی جانب پہاڑ انہیں احاطہ کئے ہوئے ہیں۔وسطی اور مشرقی حصوں میں زیادہ تر ریگ یا نمک کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحرا ہیں۔ تقریباً تمام ہی مشرقی فارس میں صحرائے نمک پھیلا ہوا ہے۔ ریگ کا یہ حال ہے۔ کہ بہت سی جگہ قابل زراعت زمین کو دبائی چلی آتی ہے۔ کہیں کہیں شہر تک اس میں مدفون ہو گئے ہیں۔ بحیرۂ خزر۔ خلیج فارس اور دریائے دجلہ کے کناروں کے ساتھ ساتھ جو پست زمین چلی جاتی ہے۔ اور ملک کے اندر جو اونچی زمین ہے۔ ان دونو کو پہاڑ جدا کرتے ہیں +

۱۔ پہاڑ۔ سلسلۂ کوہ البرز (اس کی سب سے اونچی چوٹی دماوند ہے)۔ پشت کوہ مغرب میں اور کوہ رود (Knhrud) مشرق میں اس ملک کے بڑے بڑے پہاڑ ہیں +

۲۔ صحرا۔ فارس میں دو بڑے بڑے صحرا ہیں۔ صحرائے اعظم نمک جس کی زمین بالکل شور اور بنجر ہے۔ اور صحرائے کرمان +

۳۔ دریا یہاں بہت چھوٹے چھوٹے اور بہت تھوڑے ہیں +

۴۔ جھیلیں۔ سب سے بڑی کھاری پانی کی جھیل یورومیا کہلاتی ہے۔ جھیل بختگان متصل شیراز بھی کھاری ہی پانی کی جھیل ہے +

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا ایسی ہے۔ کہ جاڑے میں سردی سخت ہوتی ہے۔ اور گرمی میں گرمی بلا کی ہوتی ہے۔ ملک کے حصص اندرونی میں گرمی میں سخت گرمی اور خشکی رہتی ہے۔ اور جاڑے میں غضب کی سردی پڑتی ہے۔ مینہ شاذ و نادر ہی برستا ہے۔ ندی نالوں کے کناروں کے سوا درخت کہیں نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لگتے - کوہ البرز کے شمال میں آب و ہوا منطقۂ محرقہ کی سی ہے - اور نباتات بہت افراط سے پیدا ہوتی ہے - سطح مرتفع اور خلیج فارس کے درمیان جو قطعہ زمین واقع ہے - وہاں موسم گرما میں انتہا درجے کی گرمی پڑتی ہے - خلیج فارس کے کنارے جیسے گرم ہیں - دنیا میں ایسے گرم خطے مشکل سے ملینگے - کئی مہینے ایسی گرمی ہوتی ہے - کہ سہی نہیں جاتی - پھر سب سے بڑا نقصان فارس میں یہ ہے - کہ یہاں پانی کی بڑی قلت ہے +

پیداوار

بلند گھاٹیوں کی آب و ہوا خوشگوار و معتدل ہے - بہتی ندیاں کثرت سے ہیں - انجیر - انگور - تربوز - ناشپاتی وغیرہ پھل بہت ہوتے ہیں - پہاڑیوں کے ڈھلان سبزے کی افراط سے ڈھکے ہوئے ہیں - زمین پر پھولوں کے فرش بچھے ہوئے ہیں - گیہوں - چاول - روئی - تمباکو اور افیون کی کاشت ہوتی ہے - فارس کے پھل بڑے خوش ذائقہ ہوتے ہیں - شیراز کی شراب ایشیا میں سب سے نفیس شراب شمار ہوتی ہے - شمال میں شہتوت اور گلاب کثرت سے ہوتا ہے - معدنیات میں نیشاپور کے قریب فیروزہ ملتا ہے - مرغاب میں نہایت نفیس سفید سنگ مرمر ہوتا ہے - گھوڑے یہاں کے تیز رَو اور مضبوط ہوتے ہیں - اونٹ بھی بہت کثرت سے ہوتے ہیں - فارسی بھیڑ یعنی دُنبے کی دُم چپٹی اور بڑی چوڑی ہوتی ہے - بعض دُنبوں کی دُم کا وزن بارہ بارہ سیر تک ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرفت اور تجارت

فارس میں زیادہ تر لوگ زراعت کرتے ہیں۔ یا جانوروں کے گلے پال کر گزارہ کرتے ہیں۔ کارخانے بہت تھوڑے ہیں۔ قالین۔ دوشالے۔ زربفت و کمخواب۔ عطر گلاب۔ تلوار اور بندوق کے کارخانجات سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہاں سے یہ اشیائے تجارت باہر جاتی ہیں۔ ریشم۔ افیون۔ میوہ۔ تلواریں وغیرہ وغیرہ۔ باہر سے یہاں نیل۔ شکر۔ چھینٹیں ہندوستان سے۔ فرنگستان سے طرح طرح کا کارخانجات میں تیار شدہ مال اسباب آتا ہے۔ قزاقوں کے ڈر سے لوگ قافلوں میں سفر کیا کرتے ہیں۔ قافلوں کے ذریعے سے جتنی تجارت ہوتی ہے۔ اُس کی مقدار معقول ہے۔ ملک کی اندرونی تجارت کا مرکز تبریز ہے۔ یہی روس۔ ہندوستان۔ قسطنطنیہ اور بحیرۂ اسود سے فارس کی تجارت کا مرکزی مقام ہے +

حکومت

فارس میں مطلق العنان بادشاہت ہے۔ والئے ملک شاہ کہلاتا ہے۔ کاغذات دفتر میں اس کو شاہنشاہ یعنی شاہِ شاہاں لکھتے ہیں۔ اس کا اختیار وہیں تک مطلق العنانی کے ساتھ ہے۔ کہ احکام قرآن کے خلاف نہ ہو۔ رعایا اس کی غلام ہے۔ اور ان کے مارنے یا چھوڑنے کا اسے اختیار حاصل ہے۔ اس کے سات وزیر ہیں۔ جن میں سب سے بڑا وزیر اعظم ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خانہ بدوش قبیلوں کے سردار جنہیں شیخ کہتے ہیں۔ تقریباً خود مختار ہیں۔ اس ملک میں مال جائداد بہت غیر محفوظ ہے۔ سردار لوگ یعنی خان لوگوں پر بڑا ظلم کرتے ہیں۔ محصول ملک تقریباً ایک چوتھائی اناج میں وصول کیا جاتا ہے۔ یعنی روپے کے بدلے گیہوں۔ جو۔ چاول وغیرہ لے لیتے ہیں +

صوبے اور شہر

انتظام ملک کی خاطر فارس کو صوبوں میں منقسم کر لیا ہے۔ مگر ان صوبوں کی تعداد بھی ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ اور رقبہ بھی۔ فارستان۔ عراق عجم۔ آذر بائجان۔ خراسان۔ یزد و کرمان بڑے بڑے صوبے ہیں۔ ہر صوبہ ایک بیگلر بیگ یعنی فوجی و ملکی گورنر کے ماتحت ہے +

شہر

نام شہر	کیفیت
طہران	دار الخلافۂ فارس شمال میں واقع ہے۔ ۱۵۵۸ء تک اصفہان دار الخلافہ تھا۔ بعد میں یہ شہر دار الخلافہ ہو گیا۔ یہاں عالیشان محل اور دلفزا باغات بھی ہیں۔ اور مٹی کے جھونپڑے بھی۔ گرمی میں ایسی گرمی ہوتی ہے۔ کہ شاہ خود اور اَور جو لوگ روپے والے ہیں۔ شہر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ہوا یہاں کی خراب ہے۔ اور پانی اَور بھی خراب۔ بازاروں میں فرش اچھا نہیں۔ اب یہاں چند میل تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	ریل بن گئی ہے +
تبریز	فارس کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اور سب سے بڑی تجارت کی منڈی ہے +
ہمدان	طہران کے جنوب مغرب میں حرفت کے لحاظ سے مشہور شہر ہے +
اصفہان	پہلے دار الخلافہ تھا۔ کسی زمانے میں ایشیا میں سب سے زیادہ آباد اور مالدار شہر تھا۔ اب بھی یہاں کی تجارت خاصی ہے۔ ریشمی کپڑوں۔ سونے اور چاندی کے برتن اور توپ بندوقوں کے یہاں بہت سے کارخانے ہیں +
یزد و مشہد	کاروانی تجارت کے دو بڑے مرکز ہیں۔ مشہد میں ہارون رشید اور امام رضاؑ کے عالیشان مقبرے واقع ہیں۔ مسلمان اسے اکثر مشہد مقدّس کہتے ہیں +
شیراز	کسی زمانے میں فارس کا پایۂ تخت تھا۔ یہاں حافظ و سعدی کے مقبرے ہیں۔ یہ دونو مشہور فارسی شاعر یہیں پیدا بھی ہوئے تھے۔ یہاں کی آب و ہوا بہت خوشگوار ہے۔ شیراز تجارت کی اچھی خاصی منڈی ہے۔ یہاں کا عطر گلاب مشہور ہے +
بوشہر	خلیج فارس کے کنارے سب سے بڑی بندرگاہ ہے +
بندر عباس	خلیج فارس میں داخل ہوتے ہی ایک بندرگاہ ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
رشد و بالفرش	بحیرۂ خزر پر بندرگاہیں ہیں - اور اس بحیرے کی تجارت کی منڈیاں ہیں +
نیشا پور	فیروزوں کے لئے مشہور ہے +
مرغاب	سنگ مرمر کے لئے مشہور ہے +

نوٹ

(۱) طہران - مشہد - اصفہان و تبریز تجارت کاروانی کے بڑے مرکز ہیں - رشد - بالفرش - بوشہر - بندر عباس بڑی بڑی بندرگاہیں ہیں +

(۲) آذر بائیجان فارس کے آتش پرستوں کے رہنے کا اصلی مقام ہے - اب بھی ان کی اولاد میں سے کچھ لوگ وہاں رہتے ہیں +

(۳) فارس میں نہ بڑی بڑی ریلیں ہیں - نہ اچھی سڑکیں - بوشہر - اصفہان - طہران اور تبریز کے درمیان تار برقی لگا ہوا ہے - ۱۸۷۱ء سے ڈاک خانے بھی جاری ہو گئے ہیں - تار اور ڈاکخانے کے انتظام پر اہل یورپ ہی متعین ہیں +

پانچویں فصل

افغانستان کا بیان

چونکہ یہ ملک سلطنت ہائے ہندوستان و روس کے درمیان واقع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اسلئے از روے معاملات ملکی بہت کچھ وقعت رکھتا ہے۔ یوں سمجھو۔ کہ یہ ملک برٹش انڈیا کی سرحدی ریاست ہے۔ اسلئے فارس۔ روس یا ترکستان کی طرف سے اگر کوئی فوج ہندوستان پر حملہ آور ہو۔ تو اُسے ضرور اس ملک سے گزرنا پڑیگا +

حدود اربعہ

شمال میں روس و ترکستان۔ مشرق میں ہندوستان۔ جنوب میں بلوچستان اور مغرب میں فارس +

وسعت

افغانستان کی حدود غیر مستحکم ہیں۔ اور اکثر بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے مختلف لوگ اس کے رقبے مختلف بتاتے ہیں۔ یعنی دو لاکھ بیس ہزار مربع میل سے لے کر دو لاکھ اٹھتر ہزار میل تک۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ سرکار انگریزی و روس نے ملکر ایک کمیشن مقرر کی تھی۔ اسلئے اس ملک کی شمال مغربی حد مقرر کی +

آبادی

یہاں کی آبادی تقریباً پچاس لاکھ آدمی ہے۔ اور کوئی چار سو قومیں یا خیل آباد ہیں۔ ان میں سے سب سے مشہور غلزئی اور درانی ہیں۔ امیر کابل بھی خیل غلزئی میں سے ہے۔ خالص افغانوں کے علاوہ اور قومیں بھی افغان ہی کہلاتی ہیں۔ خالص افغان وجیہ۔ دراز ریش اور گہرے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اُن کی ناک آگے سے ذرا خمدار ہوتی ہے۔ یہ لوگ کبھی دکان نہیں کرتے۔ ان کا پیشہ سپاہگری ہے۔ افغان عموماً اجڈ۔ دل چلے اور جفاکش پہاڑی لوگ ہیں۔ یہ لوگ آزادی پر جان دیتے ہیں۔ جنگجو اور مہمان نواز ہوتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ان کی بات قابل اعتبار نہیں۔ جنگجو پہاڑی قومیں درہ ہائے کوہ کے پاس رہتی ہیں۔ لہذا قافلے والوں کو ان سے لڑ لڑ کر دروں سے عبور کرنا پڑتا ہے۔ افغان لوگ بہت بہادر سپاہی اور بہت اچھے گھڑ چڑھے ہیں۔ مگر جنگی قواعد میں ایسے اچھے نہیں +

مذہب - افغان مسلمان ہیں +

زبان پشتو ہے۔ جس میں بہت الفاظ فارسی کے ہیں۔ یہ زبان بڑی کرخت اور بے منجھی ہے +

طبعی صورت

افغانستان پہاڑوں کے سلسلوں۔ تنگ تنگ دروں اور چھوٹی چھوٹی گھاٹیوں سے بھرا پڑا ہے۔ شمال مشرقی حد پر ہندوکش کا بلند پہاڑ کھڑا ہے۔ حقیقت میں یہ پہاڑ پتھر۔ ریت اور بجری کی ایک بلند سطح مرتفع ہے۔ اور اونچے نیچے پہاڑوں کے سلسلے اُس کو تقاطع کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ غرض ملک افغانستان میں زیادہ تر اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ گہرے اور تنگ کھڈ ہیں۔ ایسی گھاٹیاں ہیں۔ کہ جہاں سورج کے درشن نہیں ہوتے۔ اور اونچی اونچی سطوح مرتفع ہیں۔ جنوب مغرب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں سیستان کا لمبا چوڑا ریگستانی قطعہ واقع ہے - کہ بالکل صحرائے عرب کا مزا دیتا ہے - اگر کل ملک کے لحاظ سے دیکھو - تو یہاں دریاؤں کی تعداد کم ہے - مگر بہت سی گھاٹیاں خوب سیراب اور سرسبز ہیں - جہاں پانی کی کثرت ہے - وہاں میوہ جات اور اناج بہت افراط سے پیدا ہوتا ہے +

۱- پہاڑ - کوہ ہندوکش شمال مشرق میں واقع ہے - کوہ سلیمان سرحد مشرقی کے ساتھ ساتھ چلا جاتا ہے - ان پہاڑوں میں بہتیرے درے ہیں - بڑے بڑے ان میں سے مندرجۂ ذیل ہیں +

(۱) درۂ خیبر - اس میں پشاور سے جلال آباد اور وہاں سے کابل کو راستہ جاتا ہے +

(۲) درۂ گومل - طاس دریائے اٹک اور غزنی کے بیچ میں واقع ہے - غزنی یا قندھار سے جو قافلۂ تجار پنجاب کو آتے ہیں - وہ اسی درے میں ہوکر آتے ہیں +

(۳) درۂ بولان - شکار پور سے جو سڑک کوئٹہ اور وہاں سے قندھار کو جاتی ہے - یہ اُس پر واقع ہے +

درۂ بولان ایک تنگ بھیانک گھاٹی ہے - طول میں تقریباً ۶۰ میل - بعض جگہ اس میں دیواروں کی طرح پانچ پانچ چھ چھ سو فٹ اونچے پہاڑ دونو طرف کھڑے ہیں - اور اوپر جاکر ایک دوسرے سے تقریباً مل گئے ہیں - اور راستے میں اندھیرا ہو گیا ہے - اس لئے مسافروں کو اوپر چڑھ کر ایک بڑے تنگ راستے سے گزرنا پڑتا ہے - جو قزاقوں کا گھر ہے - اور ہر طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے پہاڑوں سے ایسا گھرا ہؤا ہے - کہ بھاگنے کی کوئی صورت نہیں - دنیا کے سب دروں سے یہ زیادہ خطرناک ہے - ۱۸۳۹ء میں انگریزوں کی فوج اس میں سے گزری تھی - چھ دن صرف ہوئے - اب یہ حال نہیں رہا ہے - زمانۂ حال کے انگریز انجنیئروں نے بڑی کاریگری سے اُن تمام مشکلات کو رفع کر دیا ہے - جو اس مشہور درے میں پہلے پیش آیا کرتی تھیں - اس میں ایک ریل بنائی ہے - جو شکار پور سے کوئٹے تک جاتی ہے +

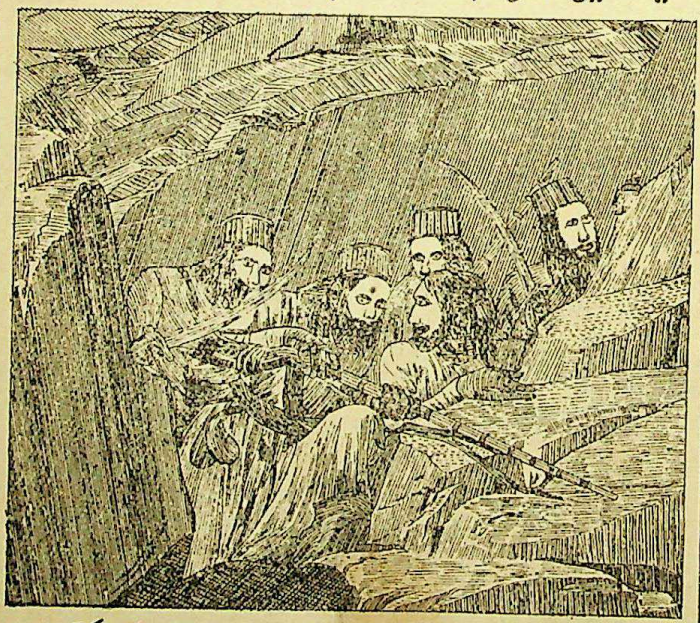

درۂ بولان و درۂ خیبر سے صرف فوجیں ہی عبور کر سکتی ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان پر اگر کوئی غیر قوم مغرب کی جانب سے حملہ کرے۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ ان دونو میں سے کسی درے میں ہوکر آئے۔ یہی باعث ہے۔ کہ سرکار انگلشیہ خان قلات اور امیر کابل کو مدد دیتی رہتی ہے۔ یہ دونو ان دروں کے مالک اور محافظ ہیں۔ اور یہ درے سلطنت ہند کے بڑے بڑے دروازے ہیں +

۲۔ دریا۔ اس ملک کے دریا قابل جہاز رانی نہیں۔ ان میں سب سے بڑا دریائے کابل ہے۔ جو دریائے اٹک کا ایک معاون ہے۔ ایک اور دریا ہلمند ہے۔ جو ہمن کی دلدل میں جا گرتا ہے +

۳۔ جھیلیں۔ ہمن کی جھیل یا دلدل کا ایک حصہ افغانستان میں شامل ہے +

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ جاڑے میں انتہا درجے کی سردی ہوتی ہے۔ اور گرمی میں سخت گرمی۔ بعض گہرے کھڈوں میں ایسی بلا کی گرمی ہوتی ہے۔ کہ سہاری نہیں جا سکتی۔ سطوح مرتفع پر جاڑے میں سردی غضب کی ہوتی ہے۔ ان اونچے مقامات کی ہوا خشک۔ سرد اور فرحت بخش ہے۔ مقام فرح واقع مشرقی افغانستان میں گرمی کا یہ حال ہے۔ کہ دوپہر کے وقت سیسے کی گولی ملائم پڑ جاتی ہے۔ مگر کابل میں سردی بھی بلا کی ہوتی ہے۔ سال بھر میں تین مہینے بازار برف سے اٹے پڑے رہتے ہیں۔ ندی نالے جم کر ایسے سخت ہو جاتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ لدے ہوئے اونٹ ان کے اوپر سے گزر جاتے ہیں۔ صحت کے لحاظ سے یہ ملک اچھا ہے۔ یہاں کے رہنے والے وسط ایشیا کی سب قوموں سے زیادہ مضبوط اور چست و چالاک ہیں +

پیداوار

اس ملک کا زیادہ تر حصہ ننگ متنگ اور ناقابل زراعت ہے۔ صرف گھاٹیوں میں نیچے نیچے پہاڑوں کے ڈھلانوں پر زراعت ہوتی ہے۔ جہاں پانی کی کثرت ہے۔ میوجات اور اناج بافراط پیدا ہوتا ہے۔ یہاں کے پالتو جانور مندرجۂ ذیل ہیں۔ اونٹ۔ دُمبہ جس کی دُم یہاں بہت ہی بڑی ہوتی ہے۔ اور گھوڑوں کی ایک عمدہ نسل۔ بہت سے گھوڑے ہندوستان کو بھیجے جاتے ہیں۔ پہاڑوں میں بھیڑیے۔ شیر۔ لکڑ بگڑ اور جنگلی بھیڑیں ملتی ہیں۔ کہیں کہیں پہاڑوں میں شیر ببر بھی ہیں۔ کابل کی بلّی کے بال بڑے لمبے اور ریشم سے صاف ہوتے ہیں۔ افغانستان کے باغیچے اور سردوں کے باغ بہت خوبصورت ہوتے ہیں یہاں کے سیب۔ انگور و انار تمام ہندوستان میں مشہور ہیں۔ خوب سیراب گھاٹیوں میں روئی اور گنّا بھی خوب پھلتا ہے +

تجارت اور حرفت و صنعت

افغان زیادہ تر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ یہاں کی حرفت و صنعت کچھ لمبی چوڑی نہیں ہے۔ اونی یا سوتی کپڑے بنتے ہیں۔ اور وہ ملک ہی میں صرف ہو جاتے ہیں۔ باہر نہیں بھیجے جاتے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چونکہ یہ ملک ہندوستان اور مغربی ایشیا کے ملکوں کے درمیان واقع ہے۔ اس لئے بہت سا مال تجارت یہاں سے ہو کر گزرتا ہے۔ مال اونٹوں پر لاد کر بنجارے لے جاتے ہیں۔ افغانستان کی تجارت زیادہ تر ہندوستان۔ فارس اور ترکستان کے ساتھ ہے۔ گھوڑے۔ دوشالے۔ قالین ہرات اور پھل یہاں سے باہر جاتے ہیں۔ عرب اور ملک حبش سے یہاں غلام بکنے آتے ہیں +

ملکی تقسیم

یہ ملک پانچ صوبوں میں منقسم ہے۔ کابل۔ بلخ۔ ہرات۔ قندھار اور قندز +

حکومت

ان میں خان حاکم ہیں۔ جو امیر کابل کی متابعت میں ہیں۔ اس ملک میں ایک عرصۂ دراز سے فساد برابر چلا آتا ہے۔ ۱۸۶۸ء میں شیر علی نے یہاں کی حکومت حاصل کی تھی۔ مگر چونکہ اس نے سفارت روس کو اپنے ملک میں آنے دیا۔ اور سفارت سرکار انگریزی کو آنے سے روکا۔ لہذا سرکار نے اس کے ملک پر حملہ کیا۔ شیر علی بھاگ کر مقبوضات روس میں چلا گیا۔ یعقوب خاں اس کے بیٹے کو سرکار نے کابل کے تخت پر بٹھا دیا۔ مگر چونکہ اس سے دغا بازی کی کچھ علامات ظاہر ہوئیں۔ اس لئے سرکار نے اس کو بھی مجبور کیا۔ کہ ملک چھوڑ کر نکل جائے۔ اب عبد الرحمٰن خاں امیر کابل ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہر

نام شہر	کیفیت
کابل	یہاں کا دار الخلافہ دریائے کابل پر واقع ہے - تجارت کی معقول منڈی ہے - بابر اس شہر کو بہت پسند کرتا تھا - یہاں سے گھوڑے - انگور اور میوجات ہندوستان کو آتے ہیں +
قندھار	دریائے ہلمند کے ایک معاون پر واقع ہے - یہ شہر تجارت کے لحاظ سے بہت کچھ وقعت رکھتا ہے - وجہ یہ - کہ جس راستے سے ہندوستان اور فارس میں تجارت ہوتی ہے - اسی راستے پر یہ واقع ہے - یہ شہر بہت پُرانا ہے +
ہرات	ہندوستان - چین - ترکستان - افغانستان و فارس میں جو تجارت ہوتی ہے - اس کا مرکز ہرات ہے - یہ تینوں شہر یعنی کابل - قندھار اور ہرات ملکر جو مثلث بناتے ہیں - وہ جس کے قبضے میں ہوتا ہے - وہ تمام ملک افغانستان کا بادشاہ ہوتا ہے +
جلال آباد	درۂ خیبر کے دروازے کے پاس واقع ہے - یہاں انگریزوں نے بڑی بہادری سے ۱۸۴۱-۴۲ء میں افغانوں کا مقابلہ کیا - اور ان پر فتح پائی +
غزنی	گیارھویں صدی مسیحی کے آغاز میں یہ اُس سلطنت کا پایۂ تخت تھا - جو دریائے گنگا سے لیکر دجلہ تک اور دریائے سیحوں سے لیکر بحر ہند تک پھیلی ہوئی تھی - یعنی یہی شہر سلطان محمود غزنوی کا پایۂ تخت تھا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
بلخ	اب ایک چھوٹا سا قلعہ ہے + کسی زمانے میں عمدہ شہر تھا۔اب کھنڈر پڑا ہے۔یہ شہر اتنا پُرانا ہے۔کہ اسے شہروں کی ماں کہتے ہیں۔ پُرانے شہر بلخ کے کھنڈرات بیس میل کے دَور میں ہیں +
بدخشاں	لعل کی کانیں یہاں ہیں +
قندز	بلخ و بدخشاں پہلے ترکستان میں شامل تھے۔اب افغانستان میں شامل ہیں +

نوٹ

جن راستوں سے اشیاے تجارت ہو کر گزرتی ہیں۔وہ یہ ہیں۔

(۱) ہرات سے براہ مشہد فارس کو +

(۲) ہرات سے براہ مرو بخارا کو +

(۳) پنجاب سے براہ پشاور کابل کو +

(۴) سندھ سے براہ درۂ بولان قندھار کو +

چھٹی فصل

بلوچستان کا بیان

اس ملک کا نام بلوچستان اس وجہ سے ہوگیا ہے۔کہ یہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ تر قوم بلوچ آباد ہے +

حدود اربعہ

اس کے شمال میں افغانستان ہے۔ مشرق میں سندھ۔ جنوب میں بحیرۂ عرب اور مغرب میں فارس +

وسعت

بلوچستان کا جو حصّہ شاہ فارس کے قبضے میں نہیں ہے۔ اس کا رقبہ اسّی لاکھ مربّع میل ہے +

آبادی

آبادی تقریباً دس لاکھ آدمی کی ہے۔ باشندے زیادہ تر گلّے چراتے ہیں۔ لوٹ مار اور جنگ و جدل ان لوگوں میں بہت ہوتی رہتی ہے۔ یہاں دو بالکل مختلف نسلوں کے آدمی آباد ہیں۔ ایک تو بلوچی جو اس ملک کے مغربی حصے میں رہتے ہیں۔ اور دوسرے براہو جو مشرقی حصے میں رہتے ہیں۔ براہو بھی بلوچیوں کی طرح گلے چراتے ہیں۔ مگر ان میں بہت سی لوٹ مار اور جنگ و جدل نہیں ہوتی۔ دونو قومیں مسلمان ہیں +

سطح

اس ملک میں کہیں پہاڑ پہاڑیاں ہیں۔ اور کہیں دشت و صحرا۔ بڑی بڑی طبعی صورتیں مندرجۂ ذیل ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۔صحرائے مکران۔جو نشیب دار کنار بحر پر واقع ہے۔اس کے پیچھے معقول بلندی کے پہاڑ واقع ہیں +

۲۔سطح مرتفع اندرونی جس کے مشرق میں کوہ ہالا ہے +

اس ملک میں پانی تھوڑا ہے۔ بہت سا پانی ریگستان چوس جاتے ہیں۔مغربی صحرا کی سرخ ریگ ایسی باریک اور ہلکی ہے۔ کہ ہوا چلتی ہے۔تو سمندر کی طرح اس میں لہریں ہی لہریں ہو جاتی ہیں۔اضلاع شمال مشرقی میں اونچی اونچی سطوح مرتفع ہیں۔ان پر ہندوستان سے جائیں۔تو ایک تنگ کوہستانی درے میں سے ہوکر گزرنا پڑتا ہے۔جسے درۂ بولان کہتے ہیں۔کوہ ہالا مشرق میں ہے۔دریا یہاں کے کچھ بڑے بڑے نہیں۔ہمن کی دلدل کا ایک حصہ اس ملک میں شامل ہے +

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا ایسی ہے۔کہ جاڑے میں انتہا کی سردی ہوتی ہے۔اور گرمی میں انتہا کی گرمی۔ میدانوں میں گرمی میں غضب کی گرمی پڑتی ہے۔اور جاڑے میں غضب کی برف۔ کئی کئی مہینے زمین پر برف جمی رہتی ہے۔گرمی میں متصل بحر ضلع مکران میں ایسی گرمی ہوتی ہے۔کہ دنیا میں اور کہیں کم ہوتی ہوگی +

پیداوار

اس ملک کی معدنی پیداوار معقول ہے۔سونا۔چاندی۔سیسا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوہا وغیرہ سب ہوتا ہے - مگر جو دھاتیں یا اور معدنی اشیا معلوم بھی ہیں - کہ یہاں ہوتی ہیں - انہیں بھی کانوں میں سے کھود کر نہیں نکالتے - یہاں کی نباتاتی پیداوار فارس کی سی ہے - چیتے - بھیڑئے - لکڑ بگڑ - بارہ سنگے اور اور وحشی جانور بکثرت ملتے ہیں - مشرقی سرحد کے قریب شیر بھی ملتا ہے +

حرفت

شہروں کے آس پاس تھوڑی بہت زراعت ہوتی ہے - مگر یہاں کے باشندے زیادہ تر خانہ بدوش ہیں - ریوڑ اور گلے چرا کر گزارہ کرتے ہیں - یہاں کسی چیز کے بڑے بڑے کارخانے نہیں - براہو اور اور خانہ بدوش قومیں بکریاں اور مویشی کثرت سے پالتی ہیں - تجارت بذریعۂ کاروان ہوتی ہے - تقریباً ساری تجارت ہندؤں کے ہاتھ میں ہے - ہندوستان میں یہاں سے بہت سے گھوڑے اور دوائیاں آتی ہیں +

حصے اور حکومت

یہ ملک سات صوبوں پر برائے نام منقسم ہے - جو قومیں مغرب میں رہتی ہیں - وہ بالکل خود مختار ہیں - مگر مشرقی صوبوں میں جو قومیں رہتی ہیں - وہ برائے نام خان قلات کی مطیع ہیں - خان قلات کا سرکار انگریزی کی مدد سے راج جما ہؤا ہے - پہلے جو بہت سا خطہ ملک بلوچستان میں شامل تھا - اب ملک فارس میں شامل ہے - بلوچستان کے اس حصے میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بم پور سب سے مشہور شہر ہے - ۱۸۵۴ء کے عہد نامے کی رو سے خان قلات کو سرکار انگریزی کی طرف سے روپیہ ملتا ہے - تا کہ جو مال تجارت بذریعۂ کاروان بلوچستان میں درۂ بولان سے گزرے - یا قلات - قندھار اور وسط ایشیا میں آئے جائے - اس کی اُن قزاق قوموں سے حفاظت کرے - جو یہاں رہتی ہیں +

شہر

نام شہر	کیفیت
قلات	بلوچستان کا دار الخلافہ ہے - گرمی میں خان قلات یہیں رہتا ہے - برج و فصیل سے یہ شہر خوب مضبوط بنا ہؤا ہے - گرد میں پہاڑ ہیں - اور اندر پانی بکثرت ہے - چونکہ درۂ بولان کے قریب واقع ہے - لہذا اس میں سے ہوکر بہت سا مال تجارت گزرتا ہے +
گنڈاوا کوئٹہ	خان قلات جاڑے میں یہاں رہتا ہے + ۱۸۷۷ء میں سرکار انگریزی نے اس مقام پر اپنا قبضہ کر لیا - اور اب تک سرکار ہی کے قبضے میں ہے - یہ درۂ بولان کے سر پر واقع ہے - اور درۂ بولان کا فاصلہ قلات سے ستر میل جانب شمال ہے +
دادر اور سبی	درۂ بولان کے جنوب مشرقی دروازے کے قریب واقع ہیں - دادر دنیا کے سب سے گرم مقامات میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	سے ہے - سبی انڈس ویلی ریلوے (Indus Valley Railway) کی ایک شاخ پر واقع ہے - جو حال ہی میں کوئٹے تک بنائی گئی ہے - اور قندھار اور ہرات تک پھیلائی جائیگی +

نوٹ

اگرچہ بذات خود یہ دونو بنجر ملک یعنی افغانستان و بلوچستان کچھ زیادہ کام کے نہیں - مگر ایشیا کے جغرافیۂ ملکی میں بہت کچھ وقعت رکھتے ہیں - فے الحال ایشیا میں دو بڑے راج ہیں - ہندوستان میں سرکار انگریزی - اور شمالی و وسطی ایشیا میں روس - سال بسال روس سرحد ہندوستان کے زیادہ قریب آتا جاتا ہے - سرکار انگریزی اپنی سلطنت بڑھاتی نہیں - بلکہ اسے محفوظ کرتی جاتی ہے - روس کی حرکات کو بنظر غور دیکھتی رہتی ہے - اور ملک ہند و مقبوضات روس کے درمیان جو خود مختار حاکم ہیں - اُن سے ارتباط بڑھاتی رہتی ہے - یہ حاکم افغانستان و بلوچستان کے حاکم ہیں +

ساتویں فصل

ترکستان کا بیان

ترکستان یعنی ترکوں یا تاتاریوں کا ملک وسط ایشیا کا ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وسیع قطعہ ہے۔کہ منگولیا کی مغربی حدود سے لگا کر بحیرۂ خزر کے کنارے تک اور جنوب میں کوہ ہندوکش اور کیون لُن سے لیکر شمال میں کرغیز تک پھیلا ہوا ہے۔چونکہ یہ ملک برّ اعظم ایشیا کے تقریباً وسط میں واقع ہے۔لہذا اس میں مندرجۂ ذیل میدان۔پہاڑ وغیرہ شامل ہیں۔

۱۔ وسیع میدان شمالی کا جنوبی حصہ۔اس کا بہت سا حصہ سطح بحر سے نیچا ہے۔اسی میدان میں بحیرۂ خزر۔جھیل ارال۔جھیل بالکش اور اَور بہت سی جھیلیں اور دلدلیں واقع ہیں۔جو حصہ سطح بحر سے نیچا نہیں ہے۔وہ ریگستان ہے۔اس میں صرف جیحوں و سیحوں سے جو زمین سیراب ہوتی ہے۔وہ زرخیز ہے۔اور باقی ریگ ہی ریگ ہے +

۲۔ دوسرا حصہ ایشیا کی اُس بلند سطح مرتفع کا مغربی حصہ ہے۔جس میں سطح مرتفع پامیر شامل ہے +

یہ وسیع ملک دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔مشرقی ترکستان اور مغربی ترکستان +

۱۔مشرقی ترکستان یا کاشغر

(اسی کو چینی تاتار بھی کہتے ہیں)

حدود اربعہ

شمال میں زنگیریا (Soungaria) اور کوہستان تھیان شان۔مشرق میں چین۔جنوب میں کوہستان قرا قورم اور کیون لُن۔جو اس کو ہندوستان اور تبت سے جدا کرتے ہیں۔مغرب میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوہ بلور تاغ جو اس کو مغربی ترکستان سے جدا کرتا ہے +

رقبہ

اس کا رقبہ دو لاکھ ستر ہزار مربّع میل خیال کیا جاتا ہے +

آبادی

یہاں کی آبادی تیس لاکھ آدمیوں کی شمار ہوتی ہے - نصف کے قریب باشندے خانہ بدوش ہیں - آبادی ملی جُلی قوموں کی ہے - یعنی تاتاری - فارسی اور چینی لوگ سبھی اس آبادی میں داخل ہیں - یہ لوگ یا تو مسلمان ہیں - یا بُدھ مذہب کے ماننے والے - اُن کی زبان ترکی ہے - اور تقریباً وہی ترکی جو قسطنطنیہ میں بولی جاتی ہے +

سطح

یوں سمجھو - کہ اس ملک کی سطح کیا ہے - ایک پیالہ ہے - اور اس پیالے کے کنارے تین طرفوں میں تو تقریباً ۲۰ ہزار فٹ بلند برف پوش پہاڑ ہیں - صورت میں یہ ایک بڑی خلیج سے مشابہ ہے - جس کا منہ مشرق کے رُخ ہے - اور اور اطراف میں بڑے بڑے سلسلہاے کوہ سے محیط ہے - ان پہاڑوں کے درمیان سطح ملک کی ایک سطح مرتفع بن گئی ہے - جو بلندی میں چار ہزار سے لے کر پانچ ہزار فٹ تک ہے - ایک وسیع صحرا جس کے طے کرنے میں تیس روز صرف ہوتے ہیں - اس کے منہ پر واقع ہے - اور اس کو چین سے علیحدہ کرتا ہے - یہ صحرا مشرق کی طرف صحراے گوبی سے ملا ہوا ہے - ملک کا اندرونی حصہ بھی زیادہ تر ریگستانی اور بنجر صحرا ہے - مگر جو قطعۂ ملک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دریاے تریم اور اُس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے - بہت ہی زرخیز ہے +

۱ - دریا - اس ملک میں صرف ایک بڑا دریا ہے - جسے تریم کہتے ہیں - یہ سطح مرتفع پامیر سے نکلتا ہے - اور جھیل لوب نور میں جا گرتا ہے - اس کے معاون بہت کثیر التعداد ہیں +

۲ - جھیلیں - صرف لوب نور بڑی جھیل ہے +

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا میں افراط تفریط بہت ہے - جاڑے میں سردی اور گرمی میں گرمی غضب کی ہوتی ہے - مگر یہاں کے حالات ایسی اچھی طرح معلوم نہیں - کہ مفصل حال بیان کیا جائے - دریاے تریم جاڑے میں تین تین مہینے تک یخ بستہ رہتا ہے - یہاں مینہ بہت ہی کم برستا ہے - کیونکہ جو بادل مینہ لاتے ہیں - وہ ہمالیہ سے عبور کرتے کرتے برس چکتے ہیں - اور پانی ان کا تقریباً سب ہی ختم ہو جاتا ہے +

قدرتی پیداوار

اس ملک کی معدنی پیداوار سونا - گندھک - شورا - لوہا ہے - زمرد - سنگ یشب اور اور طرح طرح کے جواہرات کثرت سے ہوتے ہیں - کہتے ہیں - کہ پہاڑوں میں ہیرا بھی ملتا ہے - لکڑی بہت کم ہوتی ہے - ہر قسم کے پھل - مثلاً سیب - ناشپاتی - آڑو - خربزے - یہاں تک کہ انگور بھی یہاں بہت نفیس ہوتے ہیں - پہاڑوں کے ڈھلانوں پر بکریوں - بھیڑیوں - گاے - اونٹ اور گھوڑوں کے ریوڑ کے ریوڑ چرتے پھرتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجارت و حرفت

تجارت بذریعۂ کاروان ہوتی ہے۔کاروانوں کو اونچے اونچے دروں میں سے گزرنا پڑا کرتا ہے۔ہندوستان سے آمد و رفت زیادہ تر درۂ قراقورم کی راہ سے ہے۔اور مغربی ترکستان سے براہ پامیر۔اس ملک میں ریشم اور باریک اون کے کپڑے بہت تیار ہوتے ہیں۔بھیڑ۔بکری اور گھوڑے بھی بہت پالے جاتے ہیں۔یہاں سے مال تجارت گزرتا بہت ہے۔اور زیادہ تر یہی یہاں کی تجارت ہے۔روس سے فارس۔ہندوستان اور چین اور ان ملکوں سے روس میں کاروان یہیں سے ہوکر گزرتے ہیں۔یا مغربی ترکستان سے ہوکر گزرتے ہیں +

سلطنت

یہ ملک چین والوں کے زیر حکم ہے +

شہر

نام شہر	کیفیت
کاشغر	اس ملک کا دار الخلافہ ہے۔یعنی اعلےٰ حاکم یہاں رہتا ہے۔یہ شہر زمانۂ قدیم میں بہت مشہور و معروف تھا۔چونکہ یہ اس مقام پر واقع ہے۔جہاں بلور تاغ اور کوہ تھیان شان ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔اس لئے مال تجارت لانے لے جانے کے وہ تمام راستے جنھوں نے اس ملک کو ایسا با وقعت بنا رکھا ہے۔اسی شہر میں سے ہوکر گزرتے ہیں +
یارقند	مشرقی ترکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔اور تجارت کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
ختن	سب سے بڑی منڈی ہے - اس میں شرع و دینیات کی تعلیم کے واسطے ۶۰ مدارس ہیں - ۱۶۰ مسجدیں ہیں - اور ۱۲ کاروان سرائیں ہیں - جن میں ایشیا کے ہر ایک ملک سے تاجر آکر قیام کرتے ہیں + قالین - ریشمی کپڑے اور چمڑے کی چیزوں کے لئے مشہور ہے - فارسی شعرا مشک ختن کی بڑی تعریف کیا کرتے ہیں +

۲ - مغربی ترکستان

(اسے پہلے آزاد ترکستان کہتے تھے)

حدود اربعہ

جنوب مغرب میں سائبیریا - مغرب میں بحیرۂ خزر - جنوب میں فارس اور افغانستان - اور مشرق میں مشرقی ترکستان - مگر اس ملک کی حدود معین نہیں - روس روز بروز اس ملک میں اس طرح قدم بڑھاتا چلا آتا ہے - کہ اس کا رقبہ و آبادی ٹھیک ٹھیک بتانی ناممکن ہے +

سطح

مشرقی حصہ چھوڑ کر باقی تمام سطح کو یوں سمجھو - کہ سائبیریا کا میدان اعظم ہی چلا جاتا ہے - اس میں بڑی بڑی باتیں یہ دیکھنے کے لائق ہیں -

۱ - شمال میں کرغیز کا پتھریلا میدان +

۲ - صحرائے قرا قورم جو جھیل ارال کے جنوب میں ہے - اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحرائے قزل قورم جو جھیل ارال کے مغرب میں ہے ÷

۳- است ارت (Ust Urt) کی بنجر سطح مرتفع جھیل ارال اور بحیرۂ خزر کے درمیان ÷

اس ملک کا جنوب مشرقی حصہ پامیر کی بلند سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے - ملک کا بہت سا حصہ خشک اور بنجر ہے - کوئیں بھی اس میں نہیں - ہاں دریاؤں کے کناروں کے قریب کچھ زرخیز قطعات ہیں - ان میں اناج اور میوجات پیدا ہوتے ہیں - جھیل ارال کے مشرق کی طرف اس ملک کا بہت سا حصہ میلوں تک نمک سے ڈھکا پڑا ہے - اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے - کہ کچھ بہت زمانہ نہیں گزرا - جب یہ حصہ سمندر کے نیچے تھا ÷

آب و ہوا

مختلف حصوں کی آب و ہوا مختلف ہے - بخارا کی آب و ہوا خشک و خوشگوار ہے - مگر جب جاڑے میں دریائے امور کا پانی جم جاتا ہے - تو یہاں سردی غضب کی ہوتی ہے - عام طور پر کل ملک کی آب و ہوا کا یہ حال ہے - کہ گرمی میں گرمی بہت ہوتی ہے - اور سردی میں سردی - موسموں کا عموماً یہ حال ہے - کہ موسم بہار اچانک آتا ہے - اور بہت نہیں ٹھیرتا - گرمی خشک اور بڑی پُر حدّت ہوتی ہے - خزاں تھوڑے دنوں کو رہتی ہے - مینہ برستا رہتا ہے - اور آسمان پر ابر محیط رہتا ہے - جاڑا بہت عرصے تک رہتا ہے - خشک ہوتا ہے - اور سردی بہت ہوتی ہے ÷

باشندے

ترکستان کے معنی ترکوں کا ملک ہے - یہ ملک زمانۂ قدیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے قوم ترک کی بڑی بستی چلا آتا ہے - شمالی اور جنوب مغربی حصوں میں خانہ بدوش قومیں آباد ہیں - مثلاً کرغیز - ترکمان - ازبک - یہ لوگ اپنے گلوں اور ریوڑوں پر اپنا گزارا کرتے ہیں - یہ خانہ بدوش قومیں اپنے گلوں اور ریوڑوں کے لئے میدانوں میں پھرتی رہتی ہیں - یہ لوگ مسلمان ہیں +

پیداوار - تجارت اور حرفت

خانہ بدوش قوموں کی دولت اُن کے بیشمار گلّے ہیں - کرغیز اپنے بھیڑوں کے گلوں پر فخر کیا کرتے ہیں - اور ترکمان اپنے اونٹوں پر - روئی - تمباکو - جوار - انگور اور آور پھل - ترکاریوں کی دریاؤں کے قریب کاشت ہوتی ہے - خیوا کے تربوز مشہور ہیں صحرا میں کوؤں کا پانی عموماً کھاری ہے - دریائے جیحوں کی ریت میں سونا ملتا ہے - کڑی - شہتیر بہت کمیاب ہیں - پھل اچھے بھی ہوتے ہیں - اور کثرت سے بھی - خاص کر بخارا کے پھل مشہور ہیں - یہاں انگور بھی خوب ہوتا ہے - جنوب میں شہتوت کثرت سے بویا جاتا ہے - اور دریائے جیحوں کے کنارے ریشم اور روئی بڑی کثرت سے پیدا ہوتی ہے - مچھلی کثرت سے نہیں ملتی - گانے والے پرندے بھی نہیں ہوتے - ہر قسم کا شکار بھی بہت تھوڑا ہے - اس ملک کی اور خاص کر بخارا اور خیوا کی تجارت معقول ہے - وجہ یہ ہے - کہ بخارا اور خیوا دونو ایسے اچھے مقام پر واقع ہیں - کہ روس - افغانستان - ہندوستان اور چین سب ہی سے آسانی کے ساتھ تجارت ہو سکتی ہے - تجارت یہاں کاروانوں کے ذریعے سے ہوتی ہے - کارخانے یہاں کے تھوڑے بھی ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کچھ مشہور بھی نہیں - زیادہ تر ان کارخانوں میں ریشمی اور روئی کے کپڑے - قالین - چاقو اور اور اوزار وغیرہ تیار ہوتے ہیں - روسی ترکستان کے گھوڑے مشہور ہیں - یہ بار برداری ہی کے کام نہیں آتے - بلکہ یہاں کے باشندے ان کا گوشت بھی کھاتے ہیں +

حصے

۱- **روسی ترکستان** - اس میں ختن - تاشقند - سمرقند - قوقند - ترکمانوں کا پہلا ملک (جو فارس کی سرحد اور بحیرۂ خزر کے کناروں سے ملا ہوا ہے) - مرو (Merv) اور صوبہائے خیوا و بخارا کا بہت سا حصہ شامل ہے +

روسی لوگ ترکستان کا بہت سا حصّہ دبا لینے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں - کہ اہل ترکستان نے چند روسیوں کو غلام بنا لیا تھا - اور ان سے بہت بیرحمی کے ساتھ پیش آئے تھے +

۲- **ریاستہائے بخارا و خیوا** جو روس کے مطیع ہیں +

۳- **ترکستان افغانی** - اس میں بلخ - قندز اور بدخشاں شامل ہے +

۴- **کافرستان** جو آزاد ملک ہے +

روسی ترکستان

وسط ایشیا میں روس کی طرف سے ایک گورنر جنرل حکمراں ہے - جو تاشقند میں رہتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہر

نام شہر	کیفیت
تاشقند	روسی ترکستان میں سب سے بڑا شہر ہے۔قافلوں کے چلنے کے جو راستے روس کو جاتے ہیں۔سب اسی شہر میں سے گزرتے ہیں۔اس شہر کے قریب میوہ دار درخت اس قدر ہیں۔کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔گویا پھل دار درختوں کا بن ہے۔اور تاشقند اس میں واقع ہے +
سمرقند	افغانستان کی سڑک پر تجارت کی منڈی ہے۔کسی زمانے میں تیمور کا پایۂ تخت تھا۔اور ایشیا میں سب سے بڑا شہر تھا +
قوقند	بابر کا وطن ہے۔یہاں ریشم اور روئی کے کپڑے بنتے ہیں۔اور مویشیوں کی بہت تجارت ہے + اب کھنڈر پڑا ہے۔پہلے عالیشان شہر تھا۔یہ افغانستان اور ہندوستان کے درمیان جو سڑک ہے۔اُس پر واقع ہے +

باجگزار ترکستان

بخارا	عرصۂ دراز سے اس باعث سے مشہور ہے۔کہ مسلمانوں کے علم و فضل کا گھر ہے۔اس میں ۳۶۰ مسجدیں ہیں۔اور بہت سے مدرسے اور کالج ہیں۔جن میں دس ہزار طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔تجارت کی بڑی منڈی ہے۔اور ایشیا کے ہر ملک سے یہاں تاجر جمع ہوتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	گرمی میں پانی تھوڑا جاتا ہے - اور ایسا خراب ہو جاتا ہے - کہ اس کے پینے سے بیمارئے رشتہ پیدا ہو جاتی ہے - اس شہر میں روئی کے کپڑوں اور ریشم کے کارخانے ہیں ✣
خیوا	پہلے یہاں غلاموں کی تجارت بہت ہوتی تھی - یہ شہر چھوٹا سا ہے - مگر خوبصورت ہے - بازار فراخ اور صاف ستھرے ہیں ✣

آس پاس کے مسلمان خان بخارا کو اپنے مذہب کا شیخ مانتے ہیں - دیندار مسلمان بخارا کو بخارا شریف کہتے ہیں - یہاں حکومت مطلق العنان ہے - مگر خانوں کو اصول قرآن کے مطابق عملدرآمد کرنا پڑتا ہے ✣

ترکستان افغانی کا مختصر حال افغانستان کے بیان میں آچکا ہے ✣

کافرستان جو چترال اور پشاور کے درمیان واقع ہے - کافروں کا ملک ہے - یہ نام اس ملک کا آس پاس کے مسلمانوں نے رکھا ہے - جو یہاں کے باشندوں سے سخت نفرت کرتے ہیں - یہاں کے باشندوں کا حال لکھنے کے لائق ہے - یہ اہل فرنگستان کی طرح رنگ کے گورے ہوتے ہیں - اور اپنے تئیں فرنگیوں کا ہی بھائی بتاتے ہیں - ان کی حالت بہت وحشیانہ اور ایسی ہے - جیسے قوموں کی ابتدا میں حالت ہوا کرتی ہے - دھاتوں پر نقش و نگار کھودنے میں بڑے کاریگر ہیں - برسوں سے آزاد چلے آتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - انہیں سیاہ پوش کہتے ہیں - کیونکہ بکریوں کی پوستینیں سیاہ رنگ کی پہنا کرتے ہیں +

نوٹ

۱ - ترکستان کو قوموں کی جنم بھومی کہتے ہیں - یہاں سے یکے بعد دیگرے بڑے بڑے گروہ نکلے ہیں - اور انہوں نے ملکوں کو فتح کرکے سلطنتیں قائم کی ہیں - بابر یہاں سے ہندوستان میں پہنچا - اور وہاں اس نے سلطنت مغلیہ قائم کی +

۲ - خیوا - بخارا - مرو - سمرقند - تاشقند تجارت کاروانی کی بڑی بڑی منڈیاں ہیں +

۳ - مقبوضات روس و افغانستان کی ٹھیک ٹھیک حد بندی کرنے کے لئے سرکار انگریزی نے ایک کمیشن بھیجی تھی - مگر اول اول کچھ بھی نہیں ہوا - روسی برابر ہرات کی طرف بڑھتے چلے آتے تھے - اور قریب تھا - کہ روسیوں اور سرکار انگریزی میں جنگ چھڑ جائے - مگر خوش قسمتی سے سرکار انگریزی کی مستقل مزاجی اور صلح پسندی کی وجہ سے لڑائی نہیں ہونے پائی - اب سرحد کا دوستانہ طور پر فیصلہ ہو گیا ہے +

آٹھویں فصل

ایشیائی روس کا بیان

سلطنت روس میں تمام شمالی ایشیا شامل ہے - اس کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے بڑے حصے مندرجۂ ذیل ہیں -(۱) سائبیریا -(۲) صوبہاے ٹرینس کاکیشیا -(۲) روسی ترکستان + رقبہ اسّی لاکھ مربّع میل سے زیادہ ہے -مگر آبادی تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہے +

۱ - سائبیریا

یہ ملک یورپ سے لگا کر بحر الکاہل تک پھیلا ہوا ہے -اور وسط ایشیا سے لے کر بحر منجمد تک - ایشیا میں روسی مقبوضات کا سب سے بڑا حصّہ یہی ہے +

حدود اربعہ

شمال میں بحر منجمد -مشرق میں بحر الکاہل (بحیرۂ بیرنگ -بحیرۂ اوکوٹسک اور بحیرۂ جاپان) -جنوب میں سلطنت چین اور وسط ایشیا -مغرب میں کوہ یورال +

وسعت

آبناے بیرنگ سے لیکر کوہ یورال تک بڑی سے بڑی لمبائی ۳۶۰۰ میل ہے -اور بڑی سے بڑی چوڑائی ۱۸۰۰ میل ہے - رقبہ ۴۸۲۶۰۰۰ مربّع میل ہے -یوں سمجھو -کہ اس میں ایک تہائی ایشیا شامل ہے +

سطح

ایک بڑا میدان ہے -کہ شمال کے رخ کو اس کا ڈھلان ہے - بحر منجمد کے ساحل کے گرد بیشمار دلدلیں ہیں -کہ سال بھر میں کئی کئی مہینے برف میں جمی رہتی ہیں -برف زمین کے بہت نیچے تک جمی رہتی ہے -گرمی میں صرف سطح کے قریب کی برف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پگھل جاتی ہے۔ سائبیریا کے وسطی اور جنوبی قطعات میں گھنے جنگل کھڑے لہلہاتے ہیں۔ جنوب میں بڑے بڑے قطعات ایسے ہیں جنہیں سٹیپ یا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میدان کہتے ہیں ؛

یہ ہموار میدان ہوتے ہیں۔اور ان میں گھاس کھڑی ہوتی ہے۔گرمی میں یہاں کی متوطن خانہ بدوش قوموں کے گلوں کے لئے یہاں خوب چرائی ہو جاتی ہے۔گرمی میں زمین خشک اور نباتات سے معرّا ہوتی ہے۔ جاڑے میں خوب برف جمی پڑی ہوتی ہے۔جب بہار آتی ہے۔تو پھر ہر شے تر و تازہ اور سبز ہو جاتی ہے۔کسی نے یہ سچ کہا ہے۔کہ سلطنت روس میں میدان ہی میدان ہیں ؛

دریا اور جھیلیں

شمالی ایشیا کے تین بڑے دریا۔اوبی۔ینیسی اور لینا سائبیریا ہی میں بہتے ہیں ۔چونکہ یہ دریا بحر منجمد میں گرتے ہیں۔اور بحر منجمد تقریباً ہمیشہ ہی یخ بستہ رہتا ہے۔اس لئے ان پر سوداگری جہاز نہیں چل سکتے ؛

دریائے امور بھی تھوڑی دور تک مشرقی سائبیریا میں بہتا ہے ؛

سائبیریا میں ایک ہی بڑی جھیل ہے۔یعنی بیکال ۔ یہ ایشیا میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔جھیل بالکش کا بھی ایک حصہ سائبیریا میں ہے ؛

۲۔ بحیرے یہ ہیں۔ بحیرۂ جاپان۔ بحیرۂ اوکوٹسک اور بحیرۂ بیرنگ ؛

۳۔ راسیں یہ ہیں۔راس شمال مشرقی یا چلسک (Chelyuskiu) جو پرانی دنیا کا سب سے زیادہ شمالی سرا ہے۔راس مشرقی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ایشیا کا نہایت ہی مشرقی سرا ہے۔راس لوپیٹکا جو جزیرہ نمائے کمسکیٹکا کا نہایت ہی جنوبی سرا ہے ؛

۴۔کوہ الطائی سائبیریا کو سلطنت چین سے جدا کرتا ہے۔ کمسکیٹکا میں آتش خیز پہاڑ ہیں۔اور ان میں سے اب بھی آگ۔دھواں وغیرہ نکلتا رہتا ہے ؛

۵۔جزیرے۔جزائر نیو سائبیریا (New Siberia) اور جزائر بیئر (Bear) شمال میں۔جزائر کمانڈورسکی (Komondorski) اور سنگھالین مشرق میں روس کے زیر حکم ہیں ؛

آب و ہوا

آب و ہوا یہاں کی سرد ہے۔صرف جنوب میں آب و ہوا معتدل ہے۔سائبیریا کے نہایت شمالی حصے میں جو ساحل بحر منجمد کے قریب واقع ہے۔خاص کر دریائے لینا کے دہانے کے قریب کی طاس میں جاڑے میں اتنی سردی پڑتی ہے۔کہ دنیا کے اور کسی قطعے میں نہیں پڑتی۔اور سال بھر میں دس ماہ چارا رہتا ہے۔وسط سرما میں یہاں دم لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ رینڈیر بچارے گھنے بنوں میں جا چھپتے ہیں۔اور چپ کھڑے رہتے ہیں۔گرمی کی دھوپ زمین میں کوئی تین ہی فٹ کی گہرائی تک اثر کرتی ہے۔اس گہرائی سے نیچے کی زمین ہمیشہ برف میں منجمد رہتی ہے۔دریا کئی کئی مہینے برف کی موٹی تہ سے ڈھکے رہتے ہیں۔اور چونکہ یہ ملک بہت ہی ہموار ہے۔اور دریا دہانے کی نسبت منبع کے پاس سے گرمی میں جلد پگھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔اس لئے ملک کے بہت سے حصے میں طغیانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی طغیانی ہو جاتی ہے۔یہ سخت جاڑا آٹھ مہینے رہتا ہے ۔ ان میں سے دو مہینے سورج کے بالکل درشن نہیں ہوتے۔ماہ فروری سے دن بڑھنا شروع ہوتا ہے۔اور جون کے بعد عرصۂ دراز تک رات نہیں ہوتی ؛

پیداوار

طرح طرح کی اور بکثرت معدنی پیداوار کے لحاظ سے سائبیریا دُنیا کے کسی ملک سے نیچا نہیں۔صرف کوئلا ہی یہاں نہیں ملتا۔ دھاتیں اور سمور یہاں کی بڑی بڑی قدرتی پیداوار ہیں۔ کوہ یورال و الطائی میں سونے۔چاندی۔سیسے۔تانبے اور سنگ مرمر کی بہت سی کانیں ہیں۔ان تمام کانوں میں سے کھود کھود کر سونا۔چاندی وغیرہ نکالتے ہیں۔بعض کانوں میں سے زمرد اور اور بیش بہا پتھر نکلتے ہیں۔جس زمین کو ینیسی سیراب کرتا ہے۔ اس میں ایک ایسا ضلع ہے۔کہ فی بیگھ جتنا گیہوں وہاں پیدا ہوتا ہے۔دنیا کے زرخیز سے زرخیز قطعات میں بھی فی بیگھ اس سے زیادہ گیہوں پیدا نہیں ہوتا۔یہاں چرائی کے لئے گھاس بھی بہت افراط سے پیدا ہوتی ہے۔دریاؤں میں مچھلیاں اس کثرت سے ہیں۔کہ ماہی گیر جال ڈالتا ہے۔تو اُس کو یہی اندیشہ رہا کرتا ہے۔کہ بہت مچھلیوں کے پھنس جانے سے کہیں ٹوٹ نہ جائے۔جنگلوں میں لکڑی نہایت نفیس ہوتی ہے۔ اس ملک کا دوسرا ذریعۂ دولت سمور ہے۔سیبل۔اود بلاؤ۔ ارمن۔لومڑی اور گلہری معروف سمور دار جانور ہیں۔ایک سیبل کی کھال سو روپے کو بکتی ہے۔اگرچہ سیبل تن و توش میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھوٹا سا جانور ہے۔ کالے اور سفید ریچھ۔ رین ڈیر اور بھیڑیے بڑی کثرت سے ہوتے ہیں۔ شمال میں نہ درخت اُگتے ہیں۔ نہ جھاڑیاں ؛

باشندے

سائبیریا میں تقریباً چالیس لاکھ باشندے ہیں۔ ان میں سے تیس لاکھ کے قریب جلا وطن یا قیدی لوگ ہیں۔ کہ فرنگستانی روس سے تقریباً دس ہزار کس سالانہ کی تعداد میں کانیں کھودنے یا اس ملک میں بستیاں بسانے کو بھیجے جاتے ہیں۔ رقبے کے لحاظ سے دیکھو۔ تو سائبیریا میں آبادی بہت ہی تھوڑی ہے۔ سائبیریا کے اصلی باشندے روز بروز کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ مچھلیاں پکڑ کر یا شکار مار کر گزارا کرتے ہیں۔ مندرجۂ ذیل بڑی بڑی اصلی قومیں یہاں کی رہنے والی ہیں ؛

۱۔ سیموائڈی (Samoiedes) اور اسکیمو (Esquimaux) جو بحر منجمد کے ساحل پر مچھلیاں پکڑ کر یا شکار کرکے اپنا گزارا کرتے ہیں ؛

۲۔ کرغیز جو جنوب مغرب میں رہتے ہیں ؛

۳۔ یاکُٹ (Yakut) جو وسطی سائبیریا میں رہتے ہیں ؛

سائبیریا کی اصلی قومیں زیادہ تر بُت پرست اور وحشی ہیں۔ بعض لوگ مسلمان ہیں۔ روسیوں کا مذہب عیسائی ہے۔ برف جمی ہوئی زمین پر سلجوں میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ سلج کو رین ڈیر یا کُتے کھینچتے ہیں۔ سیموائڈی قوم کے لوگ جاڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

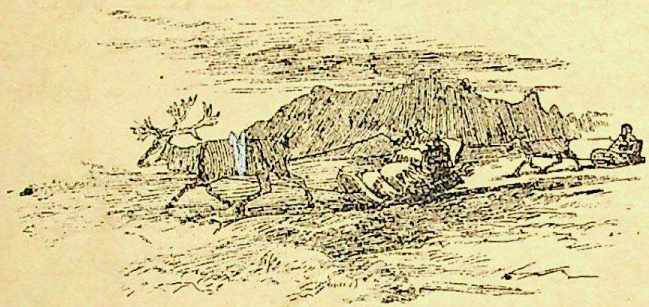

میں اپنے مکانوں کو باہر کے سُرخ کھال سے اور اندر کے سُرخ سمور سے منڈھ لیتے ہیں۔ اور ان بآرام پناہ گاہوں میں حفاظت سے بیٹھے رہتے ہیں۔ باہر وسیع اور ویران میدانوں میں زور سے برف کے طوفان چلا کرتے ہیں۔ جب باد شمالی اپنا زور شور دکھا چکتی ہے۔ تو شکاری خوبصورت سموریں پہنے۔ تیر کمان یا بندوق لئے اور چوڑے چوڑے برفانی جوتے پاؤں میں چڑھائے نکلتے ہیں۔ اور چپکے چپکے شکار کی تلاش میں برف پر پڑے پھرتے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کی دولت رین ڈیئر ہے۔ یہی بار برداری کے جانوروں کا کام دیتے ہیں۔ ان کا گوشت اور دودھ کھاتے پیتے ہیں۔ اور کھال کے کپڑے پہنتے ہیں ؛

اصلی قوموں میں سے صرف یاکٹ لوگ ایسے ہیں۔ کہ اُن کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ یہ لوگ ایسے جفاکش ہیں۔ کہ جب ہوا کی حرارت نقطۂ انجماد سے بھی نیچی ہوتی ہے۔ تو عورتیں باہیں ننگی کئے یاکٹسک کے بازاروں میں باہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گپ زنی میں مشغول ہوتی ہیں۔ اب روسیوں نے ان کو تعلیم دے دے کر پُرہنر کاریگر اور کاشتکار بنا دیا ہے۔ گلے چرا کے گزارا کرتے ہیں ؛

کمسکیٹکا کے رہنے والے پست قد۔ فراخ سینہ اور گورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ خوب تندرست رہتے ہیں۔ مرتے دم تک برابر کام کرنے کے لائق بنے رہتے ہیں۔ ساٹھ برس سے پہلے کسی کے بال سفید نہیں ہونے پاتے۔ بُڈھے سے بُڈھا آدمی بھی خوب چل پھر سکتا ہے۔ جتنی مچھلیاں یہ پکڑتے ہیں۔ شاید ہی کوئی اور قوم دنیا میں پکڑتی ہو۔ یہاں مچھلیوں کی ایسی کثرت ہے۔ کہ دریاؤں کے کناروں پر کُتّے اور ریچھ اپنے مُنہ اور پنجوں سے مچھلیاں پکڑ لیتے ہیں ؛

حرفت و تجارت

یہاں کی حرفت کچھ بہت لمبی چوڑی نہیں۔ کوہستان یورال و الطائی میں جن اضلاع میں کانیں کھودی جاتی ہیں۔ وہاں بہت سے آدمی نوکر ہیں۔ سائبیریا کے بہت سے حصے میں اتنی سردی پڑتی ہے۔ کہ وہاں تمام سال آدمی کا رہنا مشکل ہے۔ جنوب میں کچھ قطعات زرخیز ہیں۔ سائبیریا روسیوں کا کالا پانی ہے۔ جو بدبخت قیدی یہاں جلا وطن ہوکر آتے ہیں۔ وہ یا تو کانیں کھودتے ہیں۔ یا بستیاں بسا کر رہتے ہیں۔ جلا وطن لوگوں میں مجرم بھی ہوتے ہیں۔ اور شاہی قیدی بھی ؛

فرنگستانی روس اور چین میں بہت سی اشیائے تجارت سائبیریا ہی ہوکر جاتی ہیں۔ روس سے سمور اور دھاتیں زیادہ تر چین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھیجی جاتی ہیں۔ اور چین سے ریشم اور چائے زیادہ تر روس میں آتی ہے۔ بڑے بڑے کاروان موسکو سے چین کو روانہ ہُوا کرتے ہیں۔ روسی اور چینی تاجر مقام کیاختہ (Kiakhta) پر ملا کرتے ہیں۔ جو جھیل بیکال کے جنوب میں واقع ہیں ؛

صوبے

سائبیریا دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ مشرقی سائبیریا اور مغربی سائبیریا۔ مشرقی سائبیریا میں بڑے بڑے شہر مندرجۂ ذیل ہیں۔

نام شہر	کیفیت
ارکٹسک (Irkutsk)	دار الخلافہ ہے۔ جھیل بیکال کے قریب واقع ہے۔ مشرقی سائبیریا میں سب سے بڑا اور مشہور شہر ہے ؛
کیاختہ (Kiakhta)	روس اور چین کے درمیان تجارت کی بڑی منڈی ہے۔ یہاں دونو سلطنتوں کے تاجر مال و اسباب تجارت کا مبادلہ کرتے ہیں ؛
یاکٹسک (Yakutsk)	دریائے لینا پر واقع ہے۔ مشرقی سائبیریا میں تجارت سمور کی بڑی منڈی ہے۔ شمالی بحر منجمد کے والرس کے دانت بھی جو ہاتھی دانت کی طرح کام آتے ہیں۔ یہاں بہت بکتے ہیں۔ جتنی سردی اس شہر میں ہوتی ہے۔ دنیا کے اور کسی شہر میں نہیں ہوتی ؛
اوکوٹسک (Okhotask)	بحیرۂ اوکٹسک کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ روس و امریکہ کی کمپنی سمور کا سب سے بڑا اسٹیشن ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جزیرہ نمائے کمسکیٹکا سائبیریا کے مشرق میں واقع ہے۔اس میں بہت سے پہاڑ ہیں۔ ان کی بعض چوٹیاں آتش خیز ہیں۔ اس کا دار الخلافہ پیٹرو پولوسکی (Petropaulovski) ہے ✣

مغربی سائبیریا

نام شہر	کیفیت
ٹوبولسک (Tobosk)	مغربی سائبیریا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ دریائے ٹوبول Tobol اور ارکٹسک کے مقام اتصال پر واقع ہے۔یہ مغربی سائبیریا کا دار الخلافہ ہے۔اور تجارت کی معقول منڈی ہے ✣
ٹومسک (Tomsk)	سائبیریا کے وسط میں واقع ہے ✣
اومسک (Omsk)	اس شہر میں قوم کرغیز سے سمور۔برانڈی اور تمباکو کی بڑی تجارت ہوتی ہے ✣

نوٹ

گرمی کا لمبا دن جتنے عرصے رہتا ہے۔اتنے عرصے اہل سائبیریا وقت کا خیال مطلق نہیں رکھتے۔جب بھوک لگتی ہے۔ تو کھانا کھا لیتے ہیں۔اور جب تکان معلوم ہوتی ہے۔تو سو رہتے ہیں۔ دگرنہ بڑی محنت اور تندہی سے کام کئے جاتے ہیں۔ہمارے ملکوں میں چونکہ دن بھی ہوتا ہے۔اور رات بھی۔ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔کہ یہ لوگ کیونکر برابر کام کئے جاتے ہونگے ۔ گرمی تھوڑے دن رہتی ہے۔اس میں فصلیں کاٹ لیتے ہیں ✣

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صوبہاے ٹرینس کاکیشیا

یہ صوبے کوہ قاف کے جنوب میں واقع ہیں۔ان کے مشرق میں تو بحیرۂ خزر ہے۔اور مغرب میں بحیرۂ اسود۔جنوب میں ایشیائی روم اور فارس واقع ہے۔ یہ ملک پہاڑی ہے۔ اس کے شمال میں کوہ قاف واقع ہے۔سطح مرتفع آرمینیا کا بھی کچھ حصہ اس ملک میں شامل ہے۔کوہ اراراٹ یہیں واقع ہے۔ یہ ملک سیراب بھی ہے۔اور زرخیز بھی ہے۔جدھر دیکھو۔یہاں حسن اور سبزہ زار نظر آتا ہے۔ ایک بڑی بھاری جھیل جس کا نام سینن (Senan) ہے۔روسی آرمینیا میں واقع ہے ۔آب و ہوا اگرچہ زیادہ تر معتدل ہے۔مگر گرمی میں گرمی اور سردی میں سردی سخت ہوتی ہے۔بحیرۂ خزر کی طرف جو میدان واقع ہیں۔ان میں گرمی میں گرمی غضب کی ہوتی ہے۔اور جاڑے میں سردی انتہا درجے کی۔مگر کل ملک دیکھو۔تو آب و ہوا خوشگوار بھی ہے۔اور صحت بخش بھی ؛

زمین کی پیداوار ہی اس ملک کے لوگوں کی بڑی بھاری دولت ہے۔یہاں جنگل بڑے بڑے ہیں۔اور ان میں وحشی جانور کثرت سے ہوتے ہیں۔سیراب گھاٹیوں میں علاوہ پھلوں کے اناج بھی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔انگور۔شہتوت۔گنّا اور روئی خوب پیدا ہوتی ہے ؛

ٹرینس کاکیشیا کے باشندے مختلف نسلوں کے ہیں ۔ اور مختلف مذاہب کے ماننے والے ہیں۔زیادہ تر جورجین نسل کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آدمی یہاں آباد ہیں۔ یہ ہمیشہ سے حسن میں مشہور چلے آتے ہیں۔ اور اب بھی ویسے ہی حسین ہیں۔ پہاڑی قومیں زیادہ تر مسلمان ہیں۔ جورجین (Georgian) لوگ عیسائی مذہب کو مانتے ہیں۔ زراعت اس ملک میں بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ پیداوار کو ایک حصۂ ملک سے دوسرے حصے میں کارروان لے جاتے ہیں۔ ٹفلس سے ہر طرف سڑکیں جاتی ہیں۔ فارس کا مالِ تجارت یورپ میں ٹرینس کاکیشیا ہی سے ہوکر جاتا ہے ؛

شہر

نام شہر	کیفیت
ٹفلس (Tiflis)	دریائے کُور پر واقع ہے۔ یہاں ریشم کے کپڑے دوشالے اور قالین بُنے جاتے ہیں۔ کارروانی تجارت کی بڑی منڈی ہے ؛
باکو (Baku)	بحیرۂ خزر پر واقع ہے۔ اور ایسے قطعۂ ملک میں واقع ہے۔ کہ وہاں مٹی کا تیل اور رال بہت کثرت سے ہوتی ہے۔ اب یہ چیزیں باہر بہت بھیجی جاتی ہیں۔ پہلے فارس کے آتش پرست اس شہر میں بہت آیا کرتے تھے ؛
باطوم قارص (Kars) اردا ہن (Ardahan)	یہ وہ شہر ہیں۔ جو ۱۸۷۲ء میں روسیوں نے سلطان روم سے چھین لئے تھے ؛

کوہ قاف میں اس طرف سے اُس طرف جو بڑی سڑک جاتی ہے۔ اسے درۂ ڈیریل (Dariel) کہتے ہیں۔ اس سڑک پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک قدیم نالے کے بہنے سے بڑی بڑی چٹانیں آن پڑی ہیں۔ ان سے سڑک پر بگھی۔ گاڑی نہیں چل سکتی۔ یہاں کے گھوڑے ہی ان چٹانوں پر چلتے ہیں۔ اور ایک چٹان سے دوسری چٹان پر بلّی کی طرح چھلانگیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ جو پہاڑوں کی چوٹیاں اوپر واقع ہیں۔ اُن پر اگر مینہ برس جاتا ہے۔ تو گھوڑوں اور سواروں کو بڑی مشکل ہوتی ہے۔ اگر کوئی محفوظ پناہ کی جگہ نہیں ملتی۔ تو پانی دونو کو بہا لے جاتا ہے ؛

نوویں فصل

جاپان کا بیان

جاپان کا ملک نئے چاند کی شکل کا ایک جزیرہ ہے۔ اور بحر الکاہل میں برّ اعظم ایشیا کے مشرق کی طرف واقع ہے ؛ اس میں نیفن (سب سے بڑا ہے)۔ شکوکو۔ کن سن۔ جسّو اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے شامل ہیں۔ جو بحر الکاہل میں چین کے مشرق کی طرف ہیں ؛

جزائر کیورل اور لوچو بھی جاپان میں شامل ہیں ؛

وسعت

رقبہ ۱۵۰۰۰۰ مربّع میل ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حدود اربعہ

مغرب میں بحیرۂ جاپان اور آبنائے کوریا جو جاپان کو کوریا سے جدا کرتی ہے۔ مشرق اور مغرب میں شمالی بحر الکاہل ؛ آبنائے لا پیروس (La Peronse) جاپان کو جزیرۂ سنگھالین سے جدا کرتی ہے ؛

طبعی صورت

یہ ملک ایک مجمع الجزائر ہے۔ جو لمبائی میں بہت دُور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے مجموعوں میں منقسم ہے۔ خاص جاپان بیچ میں ہے ؛ اس کی زیادہ سے زیادہ لمبائی میں بڑے بڑے اونچے پہاڑوں کا ایک سلسلہ چلا گیا ہے۔ پہاڑوں اور سمندر کے درمیان سرسبز میدان اور وادیاں چلی گئی ہیں۔ جو بہت سے چشموں اور دریاؤں سے سیراب ہوتی ہیں۔ بہت سے پہاڑوں کی چوٹیاں بھی کاشت سے خالی نہیں ؛ ایسے زلزلے اکثر آتے ہیں۔ جن سے جان اور مال کا نقصان ہوتا ہے۔ لیکن جن کے جھونکے صرف سخت ہوتے ہیں۔ اور اس قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ وُہ تو آئے دن آتے رہتے ہیں ؛ آتش فشاں پہاڑ بھی بہت ہیں۔ اور یہی اس ملک کی خاص طبعی کیفیت ہے۔ اکثر نہایت ہی خوفناک قسم کے رقیق مادّے بھی نکلا کرتے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب و ہوا

آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے ؛

پیداوار

جاپان میں بہت سی چیزوں کی کانیں ہیں۔معدنی چیزوں میں سونا۔چاندی۔تانبا۔ٹین۔ہیرا۔جواہرات۔چینی مٹی کے پہاڑ اور کوئلہ جس کی بڑی کثرت ہے۔اور چین کو بہت جاتا ہے۔ نباتاتی چیزوں میں درخت جن میں سے قیمتی گوند اور رس نکلتے ہیں۔ چاے اور شہتوت کے درخت پیدا ہوتے ہیں ؛ شہتوت کے درخت ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے بہت کام آتے ہیں۔بندر۔ ریچھ۔بھیڑیے اور لومڑیاں بھی پائی جاتی ہیں۔بہت سے لوگ لومڑی کو دیوتا سمجھ کر پوجتے ہیں۔ ہاتھی۔اونٹ۔گدھے۔خچر اور بھیڑیں یہاں بالکل نہیں ہوتیں ؛

چاے کے درخت اس کثرت سے ہوتے ہیں۔کہ کھیتوں کی باڑیں بھی انہیں کی ہوتی ہیں ؛

صنعت و حرفت اور تجارت

جاپان کے لوگ ذہین اور مہذب ہیں۔وہ زمین کو بڑی ہوشیاری سے بوتے ہیں۔انہوں نے عمدہ عمدہ سڑکیں بنائی ہیں۔جو مختلف شہروں اور گاؤں میں جاتی ہیں۔ریشم۔روئی کی چیزوں اور جاپانی برتنوں کو بڑی کاریگری سے بناتے ہیں۔اور چینیوں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجارت کرتے ہیں۔ ان سب باتوں سے ان کی صنعت و حرفت ظاہر ہوتی ہے ٭ سال میں چاول کی دو فصلیں ہوتی ہیں۔ یہاں کے لوگ چاول اور مچھلی بہت کھاتے ہیں۔ لاک۔ شہتوت اور روئی کے درخت کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ یہاں ایک عجیب طریقے پر کاشت کرنے سے مولیاں آدمی کے قد کے برابر پیدا ہوتی ہیں۔ اور دوسری قسم کے درخت اپنی قدرتی لمبائی سے بہت چھوٹے پیدا ہوتے ہیں۔ جاپانی کاشتکاری کو خوب جانتے ہیں۔ اور کاشتکاری ہی اُن کا بڑا کام ہے۔ حقیقت میں ان کی کاشتکاری کی حرفت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ تمباکو۔ چائے۔ ادرک۔ مرچ۔ سن وغیرہ کی بہت کاشت ہوتی ہے ٭

یہاں کے لوگ دھاتوں پر وارنش (روغن) کرنا خوب جانتے ہیں۔ اور اس فن میں مشہور ہیں۔ ان کے چینی کے برتنوں سے بڑی کاریگری ظاہر ہوتی ہے۔ اور ان میں ایک انوکھی قسم کی خوبصورتی ہوتی ہے ٭

جاپانی بھی چینیوں کی طرح مدتوں تک اور قوموں سے علیحدہ رہے۔ چینی سوداگروں کے ساتھ تھوڑی بہت تجارت کرنے کی اجازت تھی۔ جو نگاسکی بندرگاہ میں کوئلے۔ تانبے اور روغنی برتنوں کے تبادلے میں بانات لاتے تھے۔ ہالینڈ کے رہنے والوں کو اجازت تھی۔ کہ سال بھر میں مصالح۔ ہاتھی دانت اور شیشے کے برتن وغیرہ کے دو جہاز بھیجا کریں۔ اب غیر قوموں سے آمد و رفت کھل گئی ہے۔ ریلیں بن گئی ہیں۔ مدرسے جاری ہو گئے ہیں۔ غیر قوموں کے لوگ بے روک ٹوک یوکوہاما۔ اوساکا۔ نگاسکی۔ ہیوگو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہاکوڈاٹی بندرگاہوں میں تجارت کر سکتے ہیں۔ اور بغیر کسی خطرے کے ملک کے تمام حصوں میں پھر سکتے ہیں۔ ملک کی اندرونی تجارت کے لئے مال و اسباب ریلوں اور جہازوں پر آتا جاتا ہے۔ یہاں سے کچّا ریشم۔ چاے۔ چاول۔ کوئلہ اور تانبے کے ٹکّے غیر ملکوں کو بہت جاتے ہیں۔ اور شکر۔ روئی۔ اور اُون کی چیزیں اور ملکوں سے یہاں آتی ہیں ؛

صنعت میں جاپانی چینیوں کے برابر ہیں۔ بلکہ بعض کاشتکاری کے کاموں میں تو کوئی قوم ان سے لگا نہیں کھاتی۔ مثلاً جنگل کے درختوں کا چھوٹا کرنا۔ لمبی چوڑی مولیوں اور اسی قسم کی اور گول ترکاریوں کا پیدا کرنا ؛ تلواریں۔ دوربینیں۔ گھڑیاں گھنٹے۔ ریشمی کپڑے۔ روغنی اور جاپانی وارنش کے برتن بہت ہی اچھے بناتے ہیں ؛ صورت و شکل اور طرز زندگی میں چینیوں سے ملتے ہیں۔ لیکن اُن سے زیادہ ذہین اور بہادر ہیں۔ کاشتکاری میں اُن سے بڑھ کر ہیں۔ شوقینی میں اُن کے سے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ بچّے اور ان کے باپ دادا اکٹھے کنکوّا اڑا رہے ہیں ؛

باشندے

آبادی ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ہے۔ گذشتہ پچاس سال میں جاپانیوں نے تہذیب میں، بہت ترقی کی ہے۔ اس ملک کی حالت اور یہاں کے لوگوں کے خیالات میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ وہ دُنیا کی تواریخ میں لاثانی ہے۔ ذی عزت اور بہت سے لوگوں کو گورنمنٹ یورپ اور امریکہ بھیجتی ہے۔ تاکہ وہ وہاں کی ترقی یافتہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تہذیب کو دیکھیں بھالیں - اور اس پر غور کریں - جب وہ واپس آتے ہیں - تو جو تجویزیں وہ پیش کرتے ہیں - اُن پر ایسی جلدی عمل ہوتا ہے - کہ حیرت آتی ہے - اس وقت دس لاکھ سے زیادہ جاپانی نوجوان مغربی تواریخ اور علوم و فنون میں ماہر موجود ہیں - اور امیروں کے بہت سے لڑکے یورپ اور امریکہ کے مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم پا رہے ہیں - ریل - تار - ڈاک خانے - ٹکسالیں - روشنی گھر کھُل گئے ہیں - مختصر یہ ہے - کہ جاپان نے ایک بڑی چھلانگ ماری ہے - اور اس ایک ہی چھلانگ میں پانچ صدیوں کی تاریکی کو صاف کر دیا ہے - اب یہ بتانا ناممکن ہے - کہ اس صدی کے آخر تک وہ کس قدر اور ترقی کریگا - لیکن اس کی قسمت میں یہ لکھا معلوم ہوتا ہے - کہ وہ مشرقی ایشیا میں ایسی ہی ترقی کریگا - جیسی مغربی یورپ میں جزائر برطانیہ نے کی ہے (جن سے وہ مقام - لمبائی - چوڑائی - آبادی اور آب و ہوا میں ملتا جلتا ہے) - وہاں کے لوگ ایشیا میں ایسے ہی ہیں - جیسے انگریز یورپ میں - انگریزوں کی طرح وہ پُرانی باتوں کی عزت کرتے ہیں - لیکن اگر کوئی نئی بات مفید ہو - تو اس کے اختیار کرنے کے لئے طیار رہتے ہیں - ان کو اپنی ذاتی عزت کا بھی بڑا خیال ہے - خوش مزاجی - زندہ دلی - انکساری اور خُلق غریب سے غریب لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے - لگاتار محنت کرتے ہیں - جب تک کام ہو - چھٹی نہیں مناتے - انہوں نے اپنی کدال پھاوڑے کی محنت سے ملک کو ایک خوبصورت باغ بنا دیا ہے - سڑکوں پر بہت ہی کم بیمار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فقیر نظر آتے ہیں ؛

عورتوں کو بڑی احتیاط سے تعلیم دی جاتی ہے - اس لئے سوسائٹی میں ان کا درجہ اونچا ہے - غرض کہ امن - بہتات - خوشحالی اور خوشی جاپانیوں کی قسمت میں ہے - افلاس بالکل نہیں - اور نہ کسی انسان اور نہ کسی حیوان کے ساتھ بد سلوکی معلوم ہوتی ہے ؛

یہاں کے لوگوں کا قد چھوٹا - آنکھیں سیاہ اور گڑھے ہیں - بال کالے اور موٹے - رنگ زرد - ہاتھ پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں - شادی کے بعد عورتیں اپنے دانت سیاہ کر لیتی ہیں - اور بھوؤں کو نوچ ڈالتی ہیں ؛ جاپانی علم ادب اور کچھ سائنس کے آپ بھی عالم ہو گزرے ہیں - علم موسیقی کی طرف طبعی میلان ہے ؛ بہت سے بُدھ مذہب کے پیرو ہیں - تھوڑے ایسے بھی ہیں - جو کنفیوشیس کے مذہبی مسائل کو مانتے ہیں ؛

گورنمنٹ

۱۸۶۸ء سے پہلے سلطنت کا کل اختیار دو بادشاہوں کے ہاتھ میں تھا - ایک کو دیوی بادشاہ - دوسرے کو دینی بادشاہ کہتے تھے - ان کے علاوہ بہت سے امیر تھے - جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک باقاعدہ فوج تھی - اور اس کو اپنی حدود میں پورا پورا اختیار تھا - اب صرف ایک بادشاہ ہے - اور تمام ملک خوشی سے اس کی اطاعت کرتا ہے - ۱۸۶۸ء میں امرا نے بڑا حوصلہ کیا - اور آپس میں اتفاق کیا - کہ اپنے وسیع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیارات کو محدود کریں۔ اور اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو بادشاہ کا فرمانبردار بنائیں۔ بادشاہ کے علاوہ سلطنت کا کار و بار چلانے کے لئے ایک بڑی کونسل بھی ہے +

۱۸۶۸ء سے جاپانیوں کی تواریخ میں ایک نئے زمانے کا آغاز ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا قوم سوتے سوتے ابھی جاگی ہے۔ مدرسے اور کالج کھلے۔ لوگ یورپ والوں کی سی پوشاک پہننے کی طرف مائل ہوئے۔ انگریزی بارہ مہینوں کا استعمال رائج ہوا۔ فوجیں باقاعدہ طور پر بنائی گئیں۔ اضلاع متحد۔ انگلستان اور فرانس میں سفیر بھیجے گئے۔ یورپ کے تمام علوم یہاں لائے گئے۔ اور ان کی تعلیم دی گئی +

شہر

نام شہر	کیفیت
ٹوکیو	دار الخلافہ۔ اس کا نام پہلے جدو یا یدو تھا۔ ایک خوبصورت خلیج کے سرے پر واقع ہے۔ کسی زمانے میں یہ خیال تھا۔ کہ دنیا میں یہ سب سے زیادہ آباد شہر ہے۔ اس کی آبادی ۸ لاکھ ۵۰ ہزار ہے۔ شہنشاہ یہیں رہتا ہے۔ اس کا رقبہ لندن کے برابر ہے۔ شہر کلکتہ سے بہت بڑا ہے۔ ایک محلہ دس میل لمبا۔ اس میں مکانات پاس پاس بنے ہوئے۔ قلعے کا دور ۸ میل ہے + اس کا کل رقبہ ستّر مربع میل سے بھی زیادہ ہے۔ یہاں دریاؤں۔ نہروں۔ پلوں (جو آٹھ سو سے زیادہ ہیں)۔ باغوں۔ باغیچوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	لکڑی کے مکانوں (جو اکثر یک منزلہ ہیں)۔ محلوں اور سرکاری عمارتوں کے ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔کہ یہ مقام شہر اور قصبے کا مجموعہ ہے۔کچھ باتیں تو شہروں کی سی ہیں۔کچھ قصبوں کی سی۔ ایک ایک محلہ پرستان کا نظارہ دکھاتا ہے۔صاف آسمان۔ چمکتا ہوا شفاف پانی۔شاندار درخت اور پودے۔ خوش مزاج لوگ۔مرد پنکھے ہاتھوں میں لئے ہوئے اور رنگ برنگ کے کپڑے پہنے ہوئے۔ ان سب باتوں پر ایک پردیسی کی نگاہ ضرور پڑتی ہے۔ اور وہ ان کو شوق سے دیکھتا ہے +
یوکوہاما	ٹوکیو کا بندرگاہ۔بہت مشہور مقام ہے۔کیونکہ ٹوکیو کی تمام تجارت یہاں ہوتی ہے +
اوساکا	لمبائی چوڑائی میں ٹوکیو سے دوسرے درجے پر بڑی تجارت اور صنعت کی جگہ ہے۔پردیسی کو چاے کے گودام۔باغ۔تھیٹر۔نہریں شہر کے ہر حصّے میں ملینگی +
کیوٹو	ایک بڑا۔آباد شہر۔پہلے دینی بادشاہ کے رہنے کی جگہ تھی۔یہاں مندر۔محل اور بڑی خوبی سے ترتیب دئے ہوئے باغ کثرت سے ہیں۔ ان کو جاپان کا باغ ارم کہتے ہیں۔یہ صنعت کا بڑا مقام ہے۔اور چونکہ ملک کے تمام علوم و فنون اور علم ادب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
نگاسکی	کا مرکز ہے۔ اس لئے مذہب اور تعلیم پر یہاں کا پورا دباؤ پڑتا ہے ؛ مدّت تک اسی بندرگاہ پر غیر قومیں آکر تجارت کر سکتی تھیں ؛
ہاکوڈاٹی میٹس مئی	جزیرۂ جسّو کے کنارے پر بڑے تجارتی شہر ہیں ؛

نوٹ

۱۔ بُدھ مذہب کے پیرو گوشت نہیں کھاتے ہیں ؛

۲۔ کہتے ہیں۔ کہ جاپان دنیا میں سب سے قدیم ملک ہے۔ اور اس کی گزشتہ ۲۵۰۰ برس کی سلسلہ وار تواریخ موجود ہے ؛

دسویں فصل

سلطنت چین کا بیان

حدود اربعہ

شمال میں سائبیریا۔ مشرق میں بحر الکاہل (بحیرۂ جاپان۔ بحیرۂ زرد۔ بحیرۂ مشرقی۔ بحیرۂ چین)۔ جنوب میں بحیرۂ چین۔ جزیرۂ ہند چینی۔ مغرب میں ترکستان اور کشمیر ؛

یہ سلطنت ایشیا کے چوتھائی حصے سے زیادہ میں پھیلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی ہے۔ اس کا رقبہ تمام یورپ کے رقبے سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن خاص چین اس وسیع سلطنت کا صرف ایک حصّہ ہے۔ ساری روے زمین کی خشکی کا دسواں حصہ اور دنیا کی آبادی کا ۲/۷ حصہ اس میں شامل ہے۔ وسعت کے لحاظ سے تمام دنیا میں یہ تیسرے درجے کی سلطنت سمجھی جاتی ہے۔ اور آبادی کے لحاظ سے اوّل درجے کی ٭ تبّت۔ منگولیا۔ منچوریا۔ مشرقی ترکستان اور کوریا اس سلطنت کے بڑے بڑے حصے ہیں ٭

خاص چین

حدود اربعہ

شمال میں منگولیا۔ مشرق میں بحر الکاہل۔ جنوب میں بحیرۂ چین۔ انام اور برما۔ مغرب میں برما اور تبّت ٭

چین اور منگولیا کے درمیان چین کی مشہور دیوار ہے۔ یہ مٹی کی ایک بڑی فصیل ہے۔ پہاڑوں پر ۱۰ فٹ اور میدانوں میں تیس فٹ اونچی۔ پہاڑیوں۔ گھاٹیوں اور وادیوں پر سے سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے گزری ہے۔ اور اسی طرح ۱۵۰۰ میل تک چلی گئی ہے۔ چوڑی اس قدر ہے۔ کہ کئی سوار پہلو بہ پہلو گھوڑا دوڑائے جا سکتے ہیں۔ اس کے سامنے رخ پر اینٹ اور پتھر لگے ہیں۔ اور برابر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بڑے مربع بُرج ہیں۔ جن میں مسافروں کے آرام کے لئے دروازے لگے ہیں ٭ حضرت مسیح سے پہلے تیسری صدی میں یہ دیوار اس غرض سے بنائی گئی تھی۔ کہ تاتاریوں کے آنے دن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے حملوں کو روکا جائے۔ دیوار اب خستہ ہونے لگی ہے۔ اور اس
کے دروازوں پر پہرے والے غافل ہوتے ہیں۔ اس کے بنانے
کا اصلی مدعا حاصل نہ ہوا۔ اور یہ ناکامیابی اس قسم کے تمام

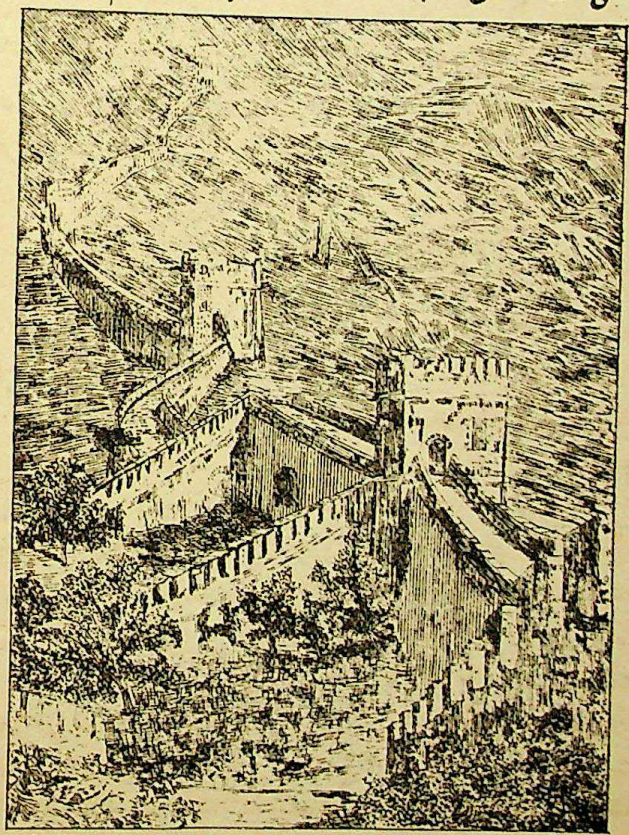

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاموں میں ہوتی ہے ؛

وسعت

رقبہ ۱۵۳۷۰۰۰ مربع میل ہے۔ شمال سے جنوب تک زیادہ سے زیادہ لمبائی ۱۶۰۰ میل۔ اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی تقریباً ۱۳۰۰ میل ؛

کنارہ

بہت سے چھوٹے چھوٹے اور بڑے بڑے جزیرے کنارے کنارے چلے گئے ہیں۔ کنارے کے متعلق بڑے بڑے طبعی نظارے یہ ہیں۔

۱۔ خلیج پچلی اور ٹانکین دو مشہور خلیجیں ہیں ؛

۲۔ آبنائے پچلی (خلیج پچلی اور بحیرۂ زرد کے درمیان)۔ فارموزا اور ہینن ؛

۳۔ جزیرۂ ہینن۔ فارموزا۔ چوسان چین کے متعلق ہیں۔ ہانگ کانگ دریائے کینٹن کے دہانے کے قریب انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ مکاؤ (ہانگ کانگ کے قریب) پرتگیزوں کے پاس ہے ؛

طبعی صورت

۱۔ پہاڑ۔ چین کے زیادہ حصے میں برابر وادیاں چلی گئی ہیں۔ بیچ بیچ میں پہاڑی علاقے بھی آ جاتے ہیں۔ خصوصاً مغربی اور جنوب مغربی صوبوں میں اونچے اونچے پہاڑوں کے سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ پی لن اور یون لن دو بڑے پہاڑوں کے سلسلے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲- میدان- چین کا شمال مشرقی حصہ ایک وسیع ہموار میدان ہے- چین کے دو بڑے دریاؤں پیکن اور نانکن کے بیچ میں واقع ہے- چنانچہ اناج یہاں اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے- کہ دنیا میں اور کسی جگہ نہیں ہوتا- یہاں کی زمین نہایت ہی نرم اور زرخیز ہے- اور اس کے بہت سے حصے میں نہ تو کوئی پتھر نہ کوئی بٹیا کسی جگہ ملتی ہے- یہ چین کا نہایت ہی آباد حصہ ہے ؛

۳- دریا- چین کے چار بڑے مشہور دریا یہ ہیں- (۱) ینگسی کیانگ جو مشرقی نصف کرے میں سب سے لمبا دریا تقریباً ۳ ہزار میل لمبا ہے- (۲) ہوانگ ہو یا دریائے زرد- (۳) سی کیانگ یا کینٹن- (۴) پی ہو جو خلیج پچلی میں جا گرتا ہے ؛ یہ دریا چین کے ۴/۵ حصے کو سیراب کرتے ہیں- دنیا میں کوئی ملک چین سے اچھا سیراب نہیں- آبپاشی اور جہاز رانی دونو کے لئے کسی ملک میں نہروں کا ایسا ترقی یافتہ سلسلہ نہیں- جو یہاں سے بڑھ کر ہو- چین کو تمام جہاز ینگسی کیانگ پر سے ہوکر آتے ہیں- اس کی بیسن میں تقریباً نصف چین اور دنیا کی نہایت ہی زرخیز زمین کا کچھ حصہ شامل ہے- اس کے کناروں پر ۱۰ کروڑ سے زیادہ آبادی ہے- ان میں سے کئی لاکھ تو دریا ہی پر پیدا ہوتے ہیں- دریا ہی پر رہتے ہیں- اور دریا ہی پر مرتے ہیں ؛

ینگسی کیانگ اور ہوانگ ہو سے دو بڑے مفید کام نکلتے ہیں- ایک یہ- کہ جو مٹی ان میں ملکر آتی ہے- وہ کھاد کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کام دیتی ہے۔اور زمین کو زرخیز بناتی ہے۔دوسرا یہ۔کہ ان کا پانی چاول (جو اس ملک کے لوگوں کی بڑی غذا ہے) کے کھیتوں پر پھر جاتا ہے ٭ چین کی تمام ہموار زمین پر نہروں کا ایک جال سا پھیلا ہؤا ہے۔ یہ آمد و رفت اور آبپاشی دونو کے بڑے کام آتی ہیں۔ بڑی نہر پیکن سے ینگسی کیانگ تک کئی سو میل میں ہے۔یہ دنیا میں سب سے بڑی نہر ہے۔بہت سے چینی دریاؤں اور نہروں پر کشتیوں میں رہتے ہیں ٭

۴۔ جھیل۔ٹنگ ٹن اور پویانگ دو مشہور جھیلیں ہیں ٭

آب و ہوا

چین کی آب و ہوا عموماً معتدل ہے۔لیکن گرمیوں میں بہت گرمی اور سردیوں میں بہت سردی پڑتی ہے۔یہی کیفیت تمام وسطی اور مشرقی ایشیا میں ہے۔بعض اوقات یہاں کی آب و ہوا کی تعریف میں یہ کہا جاتا ہے۔کہ چین بھی دنیا کے ان ملکوں میں سے ہے۔جن کی آب و ہوا نہایت ہی اچھی ہے۔ مئی کے مہینے میں مینہ بہت برستا ہے۔ جولائی میں گرمی شدّت سے پڑتی ہے۔آندھیاں چلتی ہیں۔بگولے اُٹھتے ہیں۔بجلیاں کوندتی ہیں۔بادل گرجتے ہیں ٭

پیداوار

یہاں کی پیداوار میں سے چائے کا درخت بہت مشہور ہے۔ تھوڑے عرصے پہلے تک یہ درخت چین ہی میں ہوتا تھا۔یہ پانچ چھ فٹ اونچا ہوتا ہے۔اور اس میں چھوٹا سا سفید پھول لگتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کے پتّوں کو خاص خاص موسموں میں جمع کرتے ہیں۔ چاے کا سیاہ یا سبز ہونا اس موسم پر منحصر ہے۔ جس میں پتّے چُنے جاتے ہیں۔ اور اس ڈھنگ پر۔ جس کے بموجب ان پتّوں کو سُکھایا جاتا ہے۔ جو پتّے پہلے جمع کیئے جاتے ہیں۔ ان سے اعلےٰ درجے کی چاے بنتی ہے۔ ان کو تین دفعہ چُنتے ہیں ؛

۱۔ چین میں مفید نباتات بڑی کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ نارنگی۔ شہتوت۔ گنّا۔ روئی کا پودا۔ چاول۔ انناس یہاں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ بانس کی بڑی قدر ہے۔ کیونکہ کاغذ بنانے اور مکانوں میں لگانے کے کام آتا ہے۔ غریب چینیوں کے اس سے کئی کام نکلتے ہیں۔ اُن کے گھر اس کے تنے اور شاخوں کے بنے ہوتے ہیں۔ اور چھپّر اس کے پتّوں کے۔ بانس ہی کا ان کا اسباب ہوتا ہے۔ ان کے پانی کے گھڑے۔ برتن۔ اناج کے پیمانے۔ ڈول۔ چٹائیاں۔ پنکھے۔ حقّے۔ یہاں تک کہ کاغذ اور قلم۔ کوٹ اور ٹوپیاں بھی سب بانسوں کی بنی ہوتی ہیں ؛ ریشمی کیڑوں کے واسطے شہتوت کے درخت بڑی کثرت سے بوئے جاتے ہیں۔ یہ کیڑے غالباً چین ہی کی پیدائش ہے ؛

۲۔ معدنی پیداوار بھی بہت قیمتی ہے۔ کوئلہ بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔ درحقیقت کسی اَور ملک میں چین سے زیادہ کوئلہ نہیں ہوتا۔ لوگوں نے یہ اندازہ لگایا ہے۔ کہ یہاں کے ایک صوبے میں اس قدر کوئلہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس کے خرچ کی اوسط نہ بڑھے۔ تو تمام دُنیا کے لیئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزاروں سال تک کافی ہو ٭ نہایت ہی عمدہ قسم کی چینی مٹی کے ڈھیر کے ڈھیر اس کثرت سے ہیں۔کہ وہ کبھی ختم ہی نہ ہونگے۔ یہاں کے خوبصورت برتنوں کو چینی کے برتن کہتے ہیں۔کیونکہ جس مٹی کے وہ بنے ہوتے ہیں۔وہ شروع ہی سے چینیوں کے قبضے میں رہی۔اور انہوں نے اس کے برتن بنانے میں بڑی کاریگری دکھائی ٭ یورپ میں مدتوں تک ان کے مقابلے کسی اور مٹی کے بنے ہوئے برتن کوئی نہ لیتا تھا ٭

۴۔چونکہ ملک خوب آباد اور مزروعہ ہے۔ اس لئے جنگلی جانور بہت ہی تھوڑے ہیں۔گھوڑے اور مویشی بہت نہیں۔یہاں لوگوں کی خوراک پیدا کرنے کے لئے تمام زمین کا کاشت کرنا ضروری ہے ٭ سونا اور چاندی اول ہی اول چین سے آئے۔ٹڈیاں اکثر بہت نقصان پہنچاتی ہیں ٭

صنعت و حرفت اور تجارت

چین کی صنعت و حرفت میں کاشتکاری (بڑی کاریگری سے کی جاتی ہے۔اور کھاد کو بڑی احتیاط کے ساتھ جمع کیا جاتا ہے)۔ صناعی اور تجارت شامل ہیں ٭ عموماً لوگوں کا گزارہ زمین پر ہے۔جس کو وہ بڑی احتیاط سے جوتتے ہیں۔اور کاشتکاری کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ لوگ زیادہ تر چاول کھاتے ہیں ٭ صنعت کی چیزوں میں ریشم۔ چینی اور روغنی برتن سب سے زیادہ مشہور ہیں ٭ ریشمی چیزیں اور چینی کے برتن چین ہی سے نکلے۔اور روغنی برتن تو وہاں ایسے بنتے ہیں۔کہ آج تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویسے اور کہیں نہیں بنے - ہاتھی دانت کے کام میں بھی چینی سب پر فوقیت لے گئے ہیں ٭

بڑی بڑی تجارتی چیزیں جو غیر ملکوں سے آتی ہیں - یہ ہیں - افیون (ہندوستان سے) - روئی اور اُون کی چیزیں (برطانیہ سے) - مرچ اور ہاتھی دانت (مجمع الجزائر ہند مشرقی سے) ٭ غیر ملکوں کو یہ چیزیں جاتی ہیں - چاے - ریشم - شکر اور چینی کے برتن - چاے یورپ - اضلاع متحد اور شمالی و وسط ایشیا کے ملکوں کو جاتی ہے - اندرونی آمد و رفت کے لیئے ملک میں بیس ہزار شاہی سڑکیں ہیں - لیکن اندرونی تجارت کا بہت سا مال اُن شاندار دریاؤں پر سے آتا جاتا ہے - جن سے نہریں چاروں طرف سے آکر ملی ہیں ٭ ریلیں بن رہی ہیں ٭

باشندے

چین کی آبادی ۳۶ کروڑ ہے - یعنی کل دنیا کی آبادی کی تقریباً چوتھائی ہے ٭ اس میں بڑے بڑے شہر بہت سے ہیں - دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر آدمیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ کھڑے ہوتے ہیں - چینیوں کے گروہ کے گروہ ہر سال ملک چھوڑکر اکثر مجمع الجزائر مشرقی کے ہر ایک حصے - ہندوستان - آسٹریلیا اور کیلے فورنیا میں جا بستے ہیں - وہ تیز طبیعت اور محنتی ہوتے ہیں - اور والدین کا بڑا ادب کرتے ہیں - پرانی رسوم کو چھوڑنا نہیں چاہتے - اور غیر قوموں کو حقیر سمجھتے ہیں ٭ ان کے چہرے چوڑے چپٹے - رنگ زرد - آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں - سر مُنڈا ہوتا ہے - لیکن ایک لمبی چوٹی سی ہوتی ہے - جس کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ سر کے چاروں طرف لپیٹ لیتے ہیں۔ عورتوں کے پاؤں کا چھوٹا ہونا اعلےٰ درجے کی خوبصورتی سمجھتے ہیں۔ بڑے بڑے گھرانوں میں عورتوں کے پاؤں بچپن ہی سے ایسے جکڑ رکھے جاتے ہیں۔ کہ وہ بڑی عمر میں اچک اچک کر ہی چل سکتی ہیں ٭

خاص چین میں تمام لوگ ایک ہی قوم اور ایک ہی طرز کے ہیں۔ ان کی زبان بھی ایک ہی ہے۔ اور تعجب کی بات ہے۔ کہ ان کی پوشاک بھی ایک ہی سی ہے۔ ادنےٰ درجے کے لوگ گرمیوں میں ڈھیلا پائجامہ اور ڈھیلی جاکٹ۔ سردیوں میں روئی بھرے کپڑے پہنتے ہیں ٭

لوگ عموماً چاے پیتے ہیں۔ مچھلی اور سؤر کھاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات کُتّے۔ بلّیاں اور چوہے بھی کھا لیا کرتے ہیں۔ جوا کھیلنا ان کی مرغوب تفریح ہے۔ افیم کھانے کا رواج بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کا بُرا اثر پڑا ہے ٭ ان کا طرز تحریر عجیب ہے۔ سطریں اوپر سے نیچے کو جاتی ہیں۔ ان کو بڑھاپے میں بھی کنکوا اڑانے اور اسی قسم کے اَور کھیلوں میں مزہ آتا ہے۔ رمل کا بہت چرچا ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معلوم ہوتا ہے۔کہ ابتدائی زمانے میں چینیوں نے تہذیب میں بہت ترقی کی تھی۔ وہ چھاپے۔ بارود اور مقناطیسی کمپاس کے موجد ہیں۔لیکن صدیوں سے ترقی بند ہے۔ زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے۔کہ وہ ہر ایک پُرانی چیز کی بڑی عزت کرتے ہیں ۔ اور دوسری قوموں کو حقارت سے دیکھتے ہیں ۔ اپنے ملک کو گلزار اور آسمانی سلطنت۔اور دوسرے ملکوں کے رہنے والوں کو پردیسی شیطان کہتے ہیں۔لیکن اب یہ حقارت کم ہونی شروع ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ طالب علموں کو یورپ اور امریکہ تعلیم کے لئے بھیجتی ہے۔ دار السلطنت میں ایک کالج قائم ہوا ہے۔جس میں انگریزی پڑھائی جاتی ہے۔تعلیم کا عام چرچا ہے۔اور اس کی ترقی بھی اچھی ہوئی ہے۔تمام سرکاری نوکریاں اُن امیدواروں کو ملتی ہیں۔جو مقابلے کے امتحانوں میں پاس ہوتے ہیں۔ اسّی اسّی برس کے بُڈھے بھی امتحانوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اسلئے علم کا شوق بہت پھیل گیا ہے۔ اور گاؤں گاؤں ۔قصبے قصبے میں مدرسے کھل گئے ہیں۔لیکن معمولی مضمون لکھنے پڑھنے کے علاوہ عمدہ عمدہ باتیں بہت کم بتائی جاتی ہیں۔پیکن کی بڑی یونیورسٹی میں پرانے علما کے مروجہ اصولوں کے سوا اور کچھ نہیں پڑھایا جاتا۔عوام کا بُدھ مذہب ہے۔ بہت سے بڑے بڑے لوگ کنفیوشیس Confucius کے پیرو ہیں۔لوگ بالعموم اپنے بزرگوں کی پرستش کرتے ہیں ؛

گورنمنٹ

چین میں پوری پوری خود مختار سلطنت ہے۔ اور اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود مختاری کی بنا اس خیال پر ہے۔کہ بادشاہ رعایا کے لئے بمنزلۂ والدین کے ہے۔بادشاہ کو سب سے بڑے مجسٹریٹ اور لاٹ پادری کے اختیارات ہیں۔اور خدا کا قائم مقام اور رعایا کا سرپرست مانتے ہیں۔اور ملک نے اس سرپرستی کے خیال کو بڑی احتیاط کے ساتھ قائم رکھا ہے ٭ ۱۸۴۲ء تک یورپین صرف بندرگاہ کینٹن پر تجارت کر سکتے تھے۔لیکن اسی سال چار اور بندرگاہوں پر تجارت کی اجازت دی گئی۔ بعد میں ایسی بندرگاہوں کی تعداد بڑھا کر پچیس کر دی گئی ٭

تقسیم

چین اُنیس صوبوں میں منقسم ہے۔ہر ایک صوبہ وسعت کے لحاظ سے احاطۂ مدراس کے تقریباً نصف ہے۔کم از کم ۱۰۰ ایسے قصبے ہیں۔جن میں سے ہر ایک میں ایک لاکھ سے زیادہ کی آبادی ہوگی۔جنوبی اور شمالی قصبوں میں یہ فرق ہے۔کہ جنوبی قصبوں کی گلیاں بہت پتلے کھرنجے والی ہیں۔اور مکان بہت اونچے ہیں ٭

شہر

نام شہر	کیفیت
پیکن	چین کا دار الخلافہ ایک ریتلے میدان پر واقع ہے۔اور مشہور و معروف چینی دیوار سے دور نہیں۔پیکن اور چین کے اور ملکوں میں بھی اچھے اچھے مکانوں پر کھپریلیں پڑی ہوتی ہیں۔اور کھپرے روغنی اور مختلف چمکدار رنگ والے ہوتے ہیں۔پیکن کی آبادی ۱۶ لاکھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام	کیفیت
	ہے۔چنانچہ ایشیا بھر میں یہ سب سے زیادہ آباد شہر ہے۔یہاں بہت تجارت ہوتی ہے۔کتابوں کی خرید و فروخت بہت ہے۔لیکن عموماً لوگوں کا ذریعۂ معاش کچہری کی نوکری ہے ٭
طمنٹ سن	پیکن کی بندرگاہ ہے ٭
نانکن	دریائے ینگسی کیانگ پر واقع ہے۔پہلے چین کا پایۂ تخت تھا۔گو اس کی حیثیت بہت کم ہوگئی ہے۔لیکن تو بھی کپڑے کے کارخانوں کے لئے مشہور ہے۔یہاں کا سا کپڑا۔اطلس اور ریشم اور کہیں نہیں بنتا۔تمام ملک میں علم ادب کا یہ بڑا مرکز ہے ٭
کینٹن	بلحاظ عظمت و شہرت کے یہ تیسرا شہر ہے۔دریائے کینٹن کے دہانے کے قریب واقع ہے۔مدت تک اسی جگہ چینیوں اور غیر قوموں کا میل جول ہوتا تھا۔اور یہی چائے کی منڈی تھی۔یہاں اب تک چائے کی بڑی تجارت ہوتی ہے۔اس جگہ زیادہ تر افیون ہندوستان سے آتی ہے ٭
ہونگ کونگ	جزیرہ۔انگریزوں کے قبضے میں ہے ٭
مکاؤ	جزیرہ۔پرتگیزوں کے قبضے میں ہے ٭
امواے۔فوچو۔ننگپو۔شانگھی	یہ سب بندرگاہیں ہیں۔اب یہاں غیر قومیں آکر تجارت کرسکتی ہیں۔ننگ پو ریشم کی تجارت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	کے لئے مشہور ہے۔ چینی اپنے تمام شہروں میں سے اس کو نہایت ہی خوبصورت سمجھتے ہیں ٭ شانگھی چین کی بڑی بندرگاہ ہے۔ اور آج کل چاے کی تجارت کا بڑا مرکز ہے ٭
	ان کے علاوہ ہنکئو (Hankou) جو دریاے ینگسی کیانگ پر واقع ہے۔ اور چن کیانگ (Chin-kiang) بھی مشہور شہر ہیں ٭

نوٹ

۱۔ چین میں مزدوروں اور کاریگروں کے لئے ہفتے میں کوئی چھٹی کا دن نہیں۔ اتوار اور سوموار سب برابر ہیں۔ صبح کو لوگوں کی پوشاک سفید ہوتی ہے۔ چینی اپنے مہمان کو بائیں ہاتھ پر بٹھاتے ہیں ٭

۲۔ ہوانگ ہو کے بیسن (Basin) کی زمین زرخیز اور مشہور ہے۔ اس کا نام زرد زمین ہے۔ یہ بہت رقبہ گھیرے ہوئے ہے۔ یہاں ہر ایک چیز کا رنگ زرد ہے۔ پہاڑیاں۔ سڑکیں۔ کھیت۔ مکان۔ چشمے۔ دریا سب زرد نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ درختوں پر بھی زرد سی خاک چڑھی ہوتی ہے۔ ہوا کے ذرا سے جھونکے سے زرد رنگ کا نہایت ہی مہین گلال کی طرح غبار آسمان پر چھا جاتا ہے۔ خود بادشاہ کو زرد بادشاہ کہتے ہیں۔ اور شاہی رنگ بھی زرد ہے۔ یہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بہت سے ضلعوں کے لوگ غاروں اور زمین کے اندر تراشے ہوئے مکانوں میں رہتے ہیں۔ سرکاری عمارتیں اور سرائیں بھی اسی طرح بنی ہیں۔ یہ زرد زمین نہایت ہی زرخیز نئی برآمد ہوئی زمین سے بھی زیادہ زرخیز ہے۔ اس میں صدیوں سے برابر ہر سال فصلیں ہوتی ہیں۔ لیکن کھاد کی مطلق ضرورت نہیں ہوتی ؛

تبت

حدود اربعہ

شمال میں منگولیا اور مشرقی ترکستان۔ مشرق میں یولنگ پہاڑوں کا سلسلہ جو چین کو تبت سے علیحدہ کرتا ہے۔ جنوب میں نیپال۔ سکم اور بھوٹان۔ ان کو کوہ ہمالیہ ہندوستان سے جدا کرتا ہے۔ مغرب میں کشمیر اور مشرقی ترکستان ؛

رقبہ و آبادی

رقبہ ۶۵۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ آبادی ۶۰۰۰۰۰۰ ہے۔ لوگ مضبوط اور محنتی ہیں۔ بہت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ اپنے گلوں کو لئے پھرتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر شہروں میں رہتے ہیں۔ تبت بدھ مذہب کا بڑا مرکز ہے۔ اور مدتوں رہا ہے۔ لاما مذہب کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی اصلی خوبی یہاں ابھی تک پائی جاتی ہے۔ تاتاری لاما گرو کو غیر المطلق مانتے ہیں۔ اور اس کی زیارت کے لئے بڑی بڑی دور سے آتے ہیں۔ وہ ایک خانقاہ میں رہتا ہے۔ اس میں بہت سے پجاری بھی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان پجاریوں کا مقولہ ہے۔کہ جب لاما مرتا ہے۔تو اس کی روح صرف ایک جسم سے دوسرے جسم میں چلی جاتی ہے۔ اصل یہ ہے۔کہ وہ تبت کا دینی اور دنیاوی بادشاہ ہے ؛

سطح زمین

ملک تبت کے چاروں طرف اور اس کے اندر ایسے بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلے گزرتے ہیں۔ جو دنیا میں سب سے اونچے ہیں۔ یہ دنیا بھر میں سب سے اونچی سطح مرتفع ہے ۔ یہیں سے دریائے سندھ۔ستلج۔ برہم پتر۔اراوتی۔ینگسی کیانگ اور ہوانگ ہو نکلتے ہیں ؛ پہاڑوں کی یہ کیفیت ہے۔کہ کوہ ہمالیہ جنوب میں ہے۔ قراقرم شمال مغرب میں۔کیون لُن (Kuen-lun) شمال میں اور یون لنگ مشرق میں ؛ مانسرور۔ راون ردھ ۔ ٹنگری نور۔ پلٹی (بشکل دائرہ) جھیلیں ہیں ؛

آب و ہوا

سردیوں میں سردی بہت سخت پڑتی ہے۔آب و ہوا نہایت خشک ہے۔درخت مرجھا جاتے ہیں۔پتے ایسے سوکھ جاتے ہیں۔ کہ ہاتھوں سے پس کر اُن کا آٹا بن جاتا ہے۔لوگ اپنے مکانوں کی کڑیوں اور تختوں پر گیلا کپڑا چڑھائے رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔کہ کثرت خشکی کا قاتل اثر ان پر پھیل جائے۔ بھیڑ کا گوشت ہوا میں کھلا رکھنے سے ایسا سوکھ جاتا ہے۔ کہ اگر چاہو۔تو روٹی کی طرح پیس لو۔اس طرح وہ برسوں تک خراب نہیں ہوتا ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیداوار

یہاں سونا۔ چاندی اور لوہا بہت ملتا ہے۔ بھیڑ۔ بکری۔ ایک قسم کی بھینس جس کو یاک کہتے ہیں۔ مشک والے ہرن۔ مچھلی۔ جنگلی بلّی۔ شیر وغیرہ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہاں کی بھیڑ کی دُم چوڑی ہوتی ہے۔ اس کو لدّو حیوانوں کی طرح کام میں لاتے ہیں۔ بکریوں پر مہین مہین بال ہوتے ہیں۔ یہ بال جس کو پشم کہتے ہیں۔ کثرت سے غیر ملکوں میں تجارت کے لئے جاتے ہیں + ہندوستان سے کوہ ہمالیہ طے کرنے کے لئے یاک بار برداری کے لئے کام آتا ہے۔ اس کے سینگ ہوتے ہیں۔ بال لمبے لمبے زمین تک لٹکتے ہیں۔ بھاری بھاری بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ یہی حیوان ہے۔ جو کوہ ہمالیہ کے اونچے ڈھلوان دروں کو عبور کر سکتا ہے +

صنعت و حرفت

یہاں چرواہوں والی صنعت و حرفت ہے۔ لوگ بھیڑوں۔ پہاڑی بکریوں اور بھینسوں کے بڑے بڑے گلّے پالتے ہیں۔ اور ان ہی میں سے وہ چیزیں نکلتی ہیں۔ جن سے بڑی تجارت ہوتی ہے۔ تبتی بکریوں کی مہین مہین پشم سے کشمیری شالیں بنتی ہیں۔ تبت والے چین۔ شرقی ترکستان۔ نیپال اور بھوٹان کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ زیادہ تر سونا۔ چاندی اور شالی اُون غیر ملکوں کو جاتا ہے +

گورنمنٹ

یہ ملک سلطنت چین کے ماتحت ہے۔ یہاں پیکن سے ولیسرائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آکر ملک کے لاٹ پادریوں کے ساتھ ملکہ حکومت کرتے ہیں ؛

شہر

نام شہر	کیفیت
لاسا	چینی وائسرائے اور لاما گرو کے رہنے کی جگہ۔ ہر سال وسط ایشیا سے ہزاروں جاتری آتے ہیں۔ یہاں بہت سے مندر۔ مینار اور بازار ہیں۔ جس مندر میں لاما گرو رہتا ہے۔ اُس میں بُت۔ زر و جواہر اور دستکاری کی اچھی اچھی چیزیں ہیں۔ اور دنیا میں شاید کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں وہمی جھوٹے کاموں کے لئے اس قدر سونا جمع ہو ؛
شی گٹزے (Shigatze)	دوسرے لاما گرو کے رہنے کی جگہ ؛

منگولیا

(زنگیریا بھی شامل ہے)

اس نے وسط ایشیا کے بہت بڑے حصے کو گھیرا ہؤا ہے۔ تبت اور چین سے لے کر سائبیریا کے کناروں تک پھیلا ہؤا ہے۔ وسط ایشیا کی بڑی سطح مرتفع اس ملک میں ہے۔ یہ سطح مرتفع ایک میدان ہے۔ جو روے زمین پر نہایت ہی وسیع ہے۔ اس ملک کے بیچ میں گوبی یا شامو کا بڑا صحرا ہے۔ جس کے تقریباً کل حصے میں مینہ پڑتا ہی نہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پندرہ سو میل لمبا اور چھ سو میل چوڑا ہے۔شمالی حصے سرسبز ہیں۔کیونکہ امور اور ینیسی کے معاونوں سے سیراب ہوتے ہیں ٭ اس ملک کو شمال میں کوہ الطائی سائبیریا سے۔ مشرق میں کوہ کھنگان (Khin-ghan) منچوریا سے۔جنوب میں کوہ کیون لُن تبت سے جدا کرتا ہے ٭

حدود اربعہ

شمال میں سائبیریا۔مشرق میں منچوریا۔جنوب میں تبت اور چین۔مغرب میں سائبیریا اور ترکستان ٭

جھیلیں

لوب نور۔اُبسا نور (Ubsanor) ٭

سطح زمین۔باشندے

منگولیا چرواہوں کا ملک ہے۔یہاں کے باشندے مضبوط۔ اکھڑ تاتاری ہیں۔خانہ بدوشوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ جہاں چاہتے ہیں۔خیمہ لگا کر رہتے ہیں۔خصوصاً بھیڑ۔بکریوں کے گلوں پر اور ان کی اُون چینیوں اور روسیوں کے ہاتھ بیچ کر اپنا گزارا کرتے ہیں۔یہی گلے اور مویشی ان کی پونجی ہے۔اور ان کی عادات ایسی ہیں۔جیسی اس قسم کی زندگی بسر کرنے والوں کی ہوتی ہیں۔یہ خانہ بدوش وسط ایشیا کے اُس تمام طبقے کو جو دریائے امور اور والگا کے کناروں کے درمیان ہے۔گیاہی زمین کہتے ہیں ٭ کہیں سرسبز قطعوں کا بہت دور تک چلا جانا اور اس کے بعد پہاڑوں۔دریاؤں اور جھیلوں کا نظر آنا اس ملک کی طبعی حالت ظاہر کرتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے ملک میں طرز معاشرت کی نسبت لوگوں کے خیالات یا سوسائٹی کی حالت نسلاً بعد نسلٍ ایک ہی سی رہتی ہے۔آج کل کے زمانے میں منگولیا کا رہنے والا ایک چرواہا ہے۔لیکن بوقت ضرورت جنگجو بھی ہے۔جیسے تیمور کے زمانے میں اُس کے بزرگ تھے ؛

لوگ گھوڑی کا دودھ خمیر چڑھا ہوُا بڑی خوشی سے پیتے ہیں۔ ان کے اپنے ہی خان ان پر حکومت کرتے ہیں - لیکن وہ شہنشاہِ چین کے ماتحت ہیں۔یہاں کے لوگوں کا بُدھ مذہب ہے۔اور لاما گرو کی پرستش کرتے ہیں ؛

چاے۔ریشم اور اناج سے لدے ہوئے بڑے بڑے قافلے چین سے اور اسی طرح سموروں اور مچھلیوں سے لدے ہوئے سائبیریا سے آتے ہیں۔اور اس ملک میں سے ہمیشہ گزرتے ہیں۔ باہمی لین دین کیاختہ (Kiakhta) میں ہوتا ہے ؛ آب و ہوا کی یہ کیفیت ہے۔کہ سردیوں میں جو ہوائیں چلتی ہیں۔وہ بہت ہی سخت ہوتی ہیں ؛

شہر

نام شہر	کیفیت
اُرگا Ourga	چینیوں کے گورنر اور لاما اوتار کے رہنے کی جگہ۔اُس بڑی سڑک پر واقع ہے۔جس پر سے قافلے کیاختہ کو آتے ہیں ؛
ییمیچ (Maimatchin)	منگولیا کی سرحد پر کیاختہ کے قریب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
کُلجا Kuldja	ایک خوشحال شہر ہے ۔ زنگیریا کا بڑا شہر ہے ۔

منچوریا

حدود اربعہ

شمال میں سائبیریا۔ مشرق میں سائبیریا اور کوریا۔ جنوب میں بحیرۂ زرد۔ مغرب میں منگولیا ۔

یہ ایک پہاڑی صوبہ ہے۔ یہاں سردیوں میں بہت سخت سردی پڑتی ہے۔ اس کا شمالی حصہ دریائے امور اور اس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے۔ سال میں کئی مہینے تک دریائے امور پر برف جمی رہتی ہے۔ یہاں جئی کی عموماً کاشت ہوتی ہے۔ اس ملک میں چند بڑے بڑے جنگل ہیں۔ عوام کا بُدھ مذہب ہے ۔ کرن اولا (Kirinoola) دار الخلافہ ہے۔ موکڈن بھی جو پہلے دار السلطنت تھا۔ ایک مشہور شہر ہے ۔

کوریا

ایک جزیرہ نما ہے۔ جو منچوریا سے جنوب کی طرف بحیرۂ زرد اور بحیرۂ جاپان کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس میں بہت سے پہاڑ اور جنگل ہیں۔ سمندر کے ریلے بھی یہاں بہت آتے ہیں۔ یہاں کے باشندے غیر ملک کے رہنے والوں کے ساتھ ملنا جُلنا نہیں چاہتے۔ تھوڑے عرصے پہلے تک ان کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صرف چین اور جاپان کے ساتھ تجارت کرنے کی اجازت تھی ۔ یورپ والوں کو ابھی تک ملک کے اندرونی حصے کا حال قریب قریب بالکل معلوم نہیں ۔

یہاں کے لوگ جاپانیوں سے زیادہ لمبے اور مضبوط ہیں ۔ یہ مشہور ہے ۔ کہ کوریا کا رہنے والا جاپان کے رہنے والے سے دُگنا کھائیگا ۔ ان کی طبیعت میں نیکی ۔ شفقت ۔ ہمدردی اور قدرتی دلیری بھی بہت ہے ۔ ان کے طریقے مکروہ ۔ چلن خراب ۔ طبیعت شکّی ۔ خوش خطی کے بہت شائق ہیں ۔ لڑکے باپ کی بہت ہی عزّت کرتے ہیں ۔

منچوریا اور کوریا میں اعلےٰ قسم کا کوئلہ کثرت سے ملتا ہے ۔ ریشم اور روئی کا کپڑا بنتا ہے ۔ لیکن سمندر کے کنارے کنارے لوگ کانیں کھودتے ہیں (کیونکہ کوریا کے جنوب میں سونا پایا جاتا ہے) اور مچھلیاں پکڑتے ہیں ۔ عوام کنفیوشیس اور بُدھ کے پیرو ہیں ۔ یہ ملک برائے نام چین کا باجگزار ہے ۔ لیکن حقیقت میں آزاد ہے ۔ یہاں خود مختار شخصی سلطنت ہے ۔ کنگ کی تاؤ دار الخلافہ ہے ۔ بندرگاہ ہملٹن اب انگریزوں کے قبضے میں ہے ۔

کوریا میں جنگلی درندے ۔ مثلاً شیر ۔ چیتے ۔ ریچھ ۔ بھیڑیے بہت کثرت سے ہیں ۔ اور تنگ کرتے ہیں ۔ شیر تو اکثر آدمیوں کو اُٹھا لے جاتے ہیں ۔

مشرقی ترکستان کا حال تو تم ترکستان کے بیان میں پڑھ چکے ہو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیارھویں فصل

جزیرہ نمائے ہند چینی کا بیان

یہ ایشیا کا جنوب مشرقی جزیرہ نما بہت وسیع ہے۔اور مغرب کی طرف خلیج بنگالہ سے مشرق کی طرف بحیرۂ چین تک پھیلا ہؤا ہے۔اور پھیلتے پھیلتے جنوب کی طرف جزیرہ نمائے ملایا میں جو اس سے چھوٹا لیکن لمبائی میں زیادہ ہے۔جا داخل ہوتا ہے + ایشیا کے تین بڑے جزیرہ نماؤں میں سے یہی سب سے زیادہ مشرق کو ہے +

حدود اربعہ

شمال میں چین۔مشرق اور جنوب میں بحیرۂ چین۔مغرب میں ہندوستان۔خلیج بنگالہ اور آبنائے ملکا +

وسعت

رقبہ ۸۷۳۰۰۰ مربع میل۔آبادی ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ۔رقبہ اور آبادی دونو ٹھیک ٹھیک نہیں۔صرف تخمینہ ہی لگایا ہے +

خلیجیں اور راسیں

بڑی بڑی خلیجیں یہ ہیں۔خلیج ٹانکین۔خلیج سیام اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خلیج مرتبان جو خلیج بنگالہ میں جا ملتی ہے ؛
راس نیگریس (Nigaris) مغرب میں۔راس رومینا بر اعظم ایشیا کا جنوبی سرا ؛ آبنائے ملکّا ملایا کو سماٹرا سے جدا کرتی ہے ؛

طبعی صورت

شمال اور جنوب میں پہاڑوں کے سلسلوں کے واقع ہونے اور بیچ بیچ میں دریا سے شاداب ہونے۔سرسبز میدانوں کے آنے سے اس ملک کی طبعی حالت معلوم ہوتی ہے۔یہاں وسیع میدان بھی ہیں۔مثلاً سیام۔ٹانکین اور پیگو کے میدان ؛

۱۔ دریا۔(۱) ایراوتی جو برما کو سیراب کرتی ہے۔اور اسی دریا پر سے برما کی تجارت ہوتی ہے۔(۲) سٹوّنگ۔(۳) سالوین۔ یہ سب خلیج مرتبان میں جا گرتے ہیں۔(۴) مینم۔جس کی طغیانی سے سیام سیراب ہوتا ہے۔(۵) میکونگ بحیرۂ چین میں گرتا ہے ؛

۲۔ جھیل تب ساہ (Tabsah)۔اس کا کچھ حصہ تو سیام میں ہے۔کچھ کمبودیا میں ؛

آب و ہوا

یہاں کی آب و ہوا گرم اور نم دار ہے۔خصوصاً ساحل کے نزدیک کی نشیب والی زمینوں میں جہاں ہوا اکثر خراب رہتی ہے۔مینہ بہت برستا ہے۔لیکن صرف ایک خاص محدود موسم میں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیداوار

نباتاتی پیداوار نہایت ہی قیمتی ہوتی ہے۔ زمین بہت زرخیز ہے۔ پہاڑوں پر بڑے بڑے جنگل ہیں۔ جن میں بے انتہا عمدہ عمدہ چیزیں۔ کئی طرح کی جڑیں بوٹیاں۔ مصالح اور گوند پیدا ہوتی ہیں۔ گٹا پرچا۔ ٹیک کی لکڑی۔ چھالیا اور بانس کے درخت بہت کثرت سے ہیں۔ خوشبودار درختوں سے ہوا مہکی ہوتی ہے۔ جواہرات کی کانیں برما میں ہیں۔ اور ٹین کی کانیں جنوب میں کھودی جاتی ہیں + جنگلی جانور بہت ہیں۔ گھڑیال دریاؤں میں۔ بندر (خاص کر اُس بُری قسم کے جو صورت شکل میں انسان سے بہت ملتے ہیں) اور سانپ اور اسی طرح کے اَور زمین پر گھسٹ کر چلنے والے جانور جنگلوں میں بکثرت ہیں + سیام میں عمارتوں کی آرائش اور بہت سے اَور کاموں میں سونا بہت خرچ ہوتا ہے +

باشندے

مضبوط لیکن قد میں ہندوؤں سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ بہت سے اپنے دانتوں کو کالا کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان سے پوچھو۔ کہ کیوں کالے کیئے۔ تو یہ کہینگے۔ کہ کیا ہم کتّے کے سے سفید دانت رکھیں۔ ان کے مکان بانسوں اور چٹائیوں سے بنے ہوتے ہیں۔ اور چھت چھپّر والی ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ عموماً چینیوں اور ہندوؤں سے ذہانت اور حرفت میں کم ہیں۔ نہایت ہی ذلیل توہمات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ناشائستہ بُت پرستی رائج ہے۔ سفید ہاتھی کو ملک کا بڑا پادری مانتے ہیں۔ اور اس کی بڑی تعظیم کرتے ہیں ؛

یہاں کے لوگوں کا بُدھ مذہب ہے۔ اور اس مذہب کی تمام رسوم بڑی دھوم دھام کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ مندروں کی آرائش بڑی شاندار ہے ؛

ملایا میں مذہب اسلام کا زور ہے ؛

صورت اور بناوٹ میں یہاں کے باشندے چینیوں سے ملتے ہیں۔ ان کا رنگ گہرا گندمی ہوتا ہے ؛

صنعت و حرفت۔ تجارت

ان ممالک میں زیادہ تر کاشت ہی ہوتی ہے۔ اور وہ بھی بُری حالت میں ہے۔ لوگ عموماً چاول ہی کھاتے ہیں۔ گنّا بہت بویا جاتا ہے۔ خصوصاً سیام میں۔ شہتوت بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ریشم کے کیڑوں کی غذا ہے۔ ان کیڑوں کی نسل کوچین چائنا اور ٹانکین میں بڑھائی جاتی ہے۔ یہ سب چیزیں زمین کی قدرتی زرخیزی کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ لوگوں کی کوئی خاص کاریگری ان کی کاشت میں نہیں خرچ ہوتی ؛ برما والے گھڑیالوں کے ڈھالنے۔ گلٹ کرنے اور کپڑا وغیرہ رنگنے کے لئے مشہور ہیں۔ سیام والے مٹی کے برتن بنانے اور لوہے کی چیزیں ڈھالنے کے لئے ؛

یہاں کی تجارت زیادہ تر سیام اور کوچین چائنا کے لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس تجارت میں بڑے بڑے ایجنٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب چینی ہیں۔ بہت سے چینی سیام اور کوچین چائنا کے شہروں میں آبسے ہیں۔ اور جنوب مشرقی ایشیا کی بحری تجارت خاص کر انہی کے ہاتھ میں ہے ٭ یہاں سے روئی۔ ہاتھی دانت۔ سونا اور چاندی غیر ممالک کو جاتے ہیں ٭

گورنمنٹ

ان ممالک کی گورنمنٹ کو پورے پورے اختیارات ہیں۔ اور کئی باتوں میں لوگوں کی حالت نیم وحشیوں کی سی ہے۔ اعلےٰ درجے کے لوگ ادنےٰ درجے کے لوگوں سے نہایت ہی ذلیل اور غلامانہ اطاعت کراتے ہیں ٭ جرائم کی سزا نہایت ہی سخت ہے۔ سیام میں بادشاہ کا نام لینا جرم ہے۔ اور اس کی سزا موت ہے۔ وہاں کوئی باقاعدہ فوج نہیں۔ لیکن ہر مرد کو چند مہینے فوج میں کام کرنا ضروری ہے ٭

تقسیم

مغرب میں برما۔ وسط میں شان کی ریاستیں اور سیام۔ مشرق میں ٹانکین۔ انام اور فرانسیسی کوچین چائنا۔ جنوب میں جزیرہ نمائے ملایا ٭

برما

شمال میں چین۔ مشرق میں سیام اور شان کی ریاستیں۔ جنوب میں سیام۔ ملایا اور خلیج بنگالہ۔ مغرب میں خلیج بنگالہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہندوستان ٭ رقبہ ۲۸۰۰۰۰ مربع میل۔ یعنی احاطۂ مدراس اور بمبئی کے رقبوں سے بھی زیادہ ہے ٭ یہ ملک دو حصّوں میں منقسم ہے۔ ایک کو برما شمالی (اپر برما)۔ دوسرے کو برما جنوبی (لور برما) کہتے ہیں۔ اور ایک چیف کمشنر کے ماتحت ہیں ٭ آبادی تقریباً ۸۰ لاکھ ہے۔ یعنی چالیس چالیس لاکھ ہر ایک صوبے کی ٭ لوگ اکثر لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے چینی آکر بسے ہیں ٭

اپر برما

پیگو اور سیام کے شمال میں۔ اور اراکان و آسام کے مشرق میں واقع ہے۔ لور برما سے وسعت میں دُگنے سے بھی زیادہ ہے۔ لوہے کی کچّی دھات بڑی کثرت سے ملتی ہے۔ یہاں لعل کی مشہور کانیں ہیں ٭ بڑی فصل چاول کی ہوتی ہے ٭ جنگل بڑے بڑے وسیع ہیں ٭ چین کے ساتھ کچھ تجارت ہے۔ اور تجارتی مال دریاؤں پر سے ہوکر آتا جاتا ہے ٭

شہر

نام	کیفیت
مانڈلے	دار الخلافہ دریائے ایراوتی پر ایک نیا شہر ہے ٭
امرپور اور آوا	پیشتر دار الخلافے تھے۔ اب کھنڈر ہیں ٭
بھامو	یہاں چین کے ساتھ تجارت ہوتی ہے ٭

نوٹ

آج کل تمام برما میں انگریزوں کا راج ہے۔ دونو صوبوں کا حاکم ایک چیف کمشنر ہے۔ جو گورنر جنرل ہند کے ماتحت ہے۔ پہلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لور برما انگریزوں کے پاس تھا۔ اور اپر برما کا ایک خود مختار بادشاہ تھا۔ اس کو اپنی رعایا کی جان و مال پر پورا اختیار تھا۔ اور رعایا اس کی ایک قسم کی پرستش کرتی تھی۔ بادشاہ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اینٹوں کا مکان نہیں بنوا سکتا تھا۔ ۱۸۸۵ء میں بادشاہ نے انگریزوں کے ساتھ لڑائی چھیڑی۔ اور گورنمنٹ ہند نے ہندوستان میں امن قائم رکھنے کے لیئے بادشاہ کو تخت سے اتار دیا۔ اس وقت سے وہ تمام صوبہ انگریزوں کے قبضے میں ہے ؛

لور برما

خلیج بنگالہ کے مشرقی ساحل پر زمین کا ایک لمبا قطعہ ہے۔ جو چٹیگنگ سے جزیرہ ٹمائے ملایا تک پھیلا ہؤا ہے۔ یہ علاقہ وسطی صوبوں سے بڑا ہے ؛

یہ ملک عموماً پہاڑی ہے۔ شمال اور جنوب میں پہاڑیوں کے سلسلے چلے گئے ہیں۔ جن کے بیچ میں بڑے بڑے دریا ایراوتی۔ سٹونگ اور سالوین بہتے ہیں ؛

ملک کی ہموار زمین میں چاول بویا جاتا ہے۔ اور یہ زمین ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ ایک بڑا وسیع دھان کا کھیت معلوم ہوتا ہے۔ جنوب میں ٹین پایا جاتا ہے۔ یہاں روغنی برتن اور زیور بنتے ہیں ؛

ملکی تقسیم

اراکان شمال میں۔ پیگو وسط میں۔ اور تناسرم کے صوبے جنوب میں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام شہر	کیفیت
	اراکان
اکیاب	یہاں سے بہت سا چاول باہر جاتا ہے ؛
اراکان	سمندر سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر ہے ؛
	پیگو
رنگون	ایراوتی کی ایک شاخ پر لور برما کا دار الخلافہ ہے۔ یہاں چاول اور لکڑی کی بڑی تجارت ہے ؛
بسین	پیگو کا ایک اور مشہور شہر ہے ؛
	تناسرم
مولمین	تناسرم کا بڑا شہر۔ یہاں لکڑی کی بڑی تجارت ہوتی ہے ؛

سیام

پیگو اور صوبجات تناسرم کے مشرق اور خلیج سیام کے شمال میں واقع ہے۔ جزیرہ نمائے ملایا کا شمالی نصف حصہ بھی اس میں شامل ہے ؛ آبادی تقریباً ساٹھ لاکھ کی ہے۔ یہاں بھی بہت سے چینی آکر آباد ہوئے ہیں ؛ زیادہ تر تجارت ہندوستان اور چین کے ساتھ ہے ؛ اس ملک کے بہت سے حصے میں گنجان جنگل ہیں۔ اور ٹیک کی لکڑی بہت باہر جاتی ہے۔ سیام کی بڑی تجارتی چیز چاول ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ یہاں کی تجارت اور صنعت و حرفت میں اس سبب سے ترقی نہیں ہوتی۔ کہ پنج قومیں امیروں کی غلامی میں ہیں۔ ان کا کام یہ ہے۔ کہ امیروں کی زمینیں جوتیں۔ اس کے صلے میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان کو کھانے کو مل جاتا ہے۔ان کے اور کوئی حقوق نہیں ٭ یہاں بادشاہ کو پورے پورے اختیارات ہیں۔بادشاہ کے بھائی یا لڑکے کو بادشاہ ثانی کہتے ہیں۔اور اس کا بہت رسوخ ہوتا ہے ٭ برما کے رہنے والوں کی طرح یہاں کے لوگ بھی سفید ہاتھی کی پرستش کرتے ہیں ٭

شہر

نام شہر	کیفیت
بنکوک	دار الخلافہ دریائے مینم کے دہانے سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔ نصف لوگ ایسے مکانوں میں رہتے ہیں۔ جو دریا پر تیرتے رہتے ہیں۔ یہ مکان بانس کی کڑیوں پر بنے ہیں۔ جن کو دریا میں جمائے ہوئے بلوں کے ساتھ کس دیا ہے ٭ یہاں تجارت بہت ہوتی ہے۔ لیکن اکثر چینیوں کے ہاتھ میں ہے ٭
ایوتھیا	پہلے دار الخلافہ تھا۔اُسی دریا پر ذرا اوپر کو ہے ٭

انام اور فرانسیسی مقبوضات

جزیرہ نمائے ہند چینی کے مشرقی کنارے پر۔شمال کی طرف ٹانکین۔وسط میں انام اور جنوب میں فرانسیسی کوچین چائنا ہے ٭ ٹانکین پر فرانسیسوں نے قبضہ کر لیا ہے۔اور انام کا بادشاہ ان کے مطیع ہے ٭ انام کی مرغیاں۔بطخیں وغیرہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشہور ہیں۔ یہاں کے باشندے پست قد۔ چُست اور ہنس مُکھ ہیں۔ عام لوگوں کا مذہب بُدھ ہے۔ اور بزرگوں کی پرستش بھی کرتے ہیں ✤

انام

نام شہر	کیفیت
ہیو	دار الخلافہ۔ یہاں فرانسیسی انجنیئروں کے بنائے ہوئے قلعے ایسے مضبوط اور عظیم الشان ہیں۔ کہ ان جیسے ایشیا بھر میں اور کہیں نہیں ✤
	فرانسیسی مقبوضات
	ٹانکین میں واقع ہے ✤
ہنوئے (Hanoi)	فرانسیسی کوچین چائنا کا دار الخلافہ۔ یورپین طریقے پر قلعہ بنا کر اس کو محفوظ کیا ہے۔ یہاں ایک بحری سلح خانہ ہے۔ اور بڑے بڑے جہازوں کے لئے گودام بنے ہیں ✤
سیگون (Saigon)	

نوٹ

کمبوڈیا آج کل فرانسیسوں کی بستی ہے۔ کسی زمانے میں ایک زبردست سلطنت تھی۔ وہاں بعض بعض بڑے عظیم الشان کھنڈر ہیں۔ یہاں کی ایک زرد رنگ کی گوند مشہور ہے ✤

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملک شان

جزیرہ نمائے ہند چینی کے وسط میں واقع ہے۔ اس کا کچھ حصہ تو برما میں ہے۔ اور کچھ حصہ سیام والوں نے ملا لیا ہے۔ صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا آزاد ہے ✦ یہ ملک پہاڑی ہے۔ اور وسیع جنگل بہت ہیں۔ ان میں وارنش اور قیمتی لکڑیوں کے درخت پائے جاتے ہیں ✦ بیل اور عمدہ نسل کے یابو بکثرت ہیں۔ اور غیر ملکوں کو جاتے ہیں۔ دھانیں اور لاکھ کی بتّیاں کثرت سے چین کو جاتی ہیں ✦

ملایا اور آبنائے کی بستیاں

آبنائے کی بستیوں میں جزائر سنگاپور اور پینانگ اور صوبۂ ولزلی و ملکّا شامل ہیں ✦

جزیرہ نمائے ملایا بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے جو زیادہ شمال کی طرف ہیں۔ وہ بادشاہ سیام کے ماتحت ہیں۔ جو جنوب میں ہیں۔ جیسے پراک۔ جوہر وغیرہ۔ وہ انگریزوں کے ماتحت ہیں ✦ یہ جزیرہ نما ٹین کی کانوں کے باعث مشہور ہے۔ ان کانوں کو خاص کر چینی کھدواتے ہیں ✦ یہاں کے لوگ ذرا سی بات پر جوش میں آ جاتے ہیں۔ اور افیم کھانے۔ جوأ کھیلنے۔ مرغ لڑانے کے عادی ہیں۔ بعض سمندر پر قزاقی کرتے ہیں۔ لیکن اکثر قرب و جوار کے جزیروں میں بڑی تجارت کرتے ہیں ✦

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنگاپور جزیرہ نمائے ملایا کے سرے پر ہے۔اور ان بستیوں میں بہت ہی مشہور تجارتی مقام ہے۔اور ایشیا میں انگریزی تجارت کی ایک بڑی منڈی ہے۔یہ شہر اپنے ہی نام کے جزیرے میں واقع ہے۔اور اس کی تجارت جو پہلے ہی سے بہت بڑی ہے۔روز بروز اور بڑھتی جاتی ہے ؛

ملکّا ملایا کے مغرب میں ایک ضلع ہے۔اور اس میں اسی نام کا ایک شہر ہے ؛ یہ ضلع آبنائے کی بستیوں میں سب سے بڑا اور سب سے پُرانا ہے ؛

پینانگ ملایا کے ساحل سے پرے ایک چھوٹا زرخیز جزیرہ ہے۔ صوبۂ ولزلی ملایا کا ایک ضلع ہے۔ اور پینانگ کے مقابل واقع ہے ؛

۱۸۶۷ء تک یہ بستیاں گورنمنٹ ہند کے ماتحت تھیں۔لیکن اب وہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ہیں۔اور ان کا حاکم ایک لفٹنٹ گورنر ہے۔جو سنگاپور میں رہتا ہے ؛

سنگاپور میں یورپین۔چینی اور ملایا کے لوگ رہتے ہیں۔ہر ایک فرقہ شہر کے علیحدہ علیحدہ حصے میں رہتا ہے۔ چونکہ چین جانے کے لئے تمام قوموں کے جہاز بحیرۂ چین میں سے گزرتے ہیں۔اس لئے اس شہر کا بحیرۂ چین کے جنوبی سرے پر واقع ہونا تجارت کے لئے بہت مفید ہے۔یہاں سے یہ یہ چیزیں باہر جاتی ہیں۔ساگو دانہ۔گٹا پرچا اور قیمتی مصالح ؛

ایشیا اور یورپ کے رہنے والے سب وہاں کے بارونق محلّوں میں ملتے جُلتے ہیں۔اور بازاروں میں یہ ایک عجیب نظارہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ گرم ملکوں کے میوے اور سب طرح کے پرندے وہاں پائے جاتے ہیں ؛

بارھویں فصل

ہندوستان کا بیان

کوہ ہمالیہ سے لیکر راس کماری تک۔ اور دریائے سندھ سے خلیج بنگالہ کے سرے تک برابر پھیلا ہؤا ہے۔ اور جنوبی ایشیا کے تین بڑے جزیرہ نماؤں میں سب سے زیادہ مشہور ہے ؛

حدود اربعہ

شمال میں کوہ ہمالیہ۔ مشرق میں خلیج بنگالہ اور برما۔ جنوب میں بحر ہند۔ مغرب میں افغانستان۔ بلوچستان اور بحیرۂ عرب ؛
ہندوستان کی شکل مثلث کی سی ہے۔ جس کا قاعدہ کوہ ہمالیہ ہے۔ جو روے زمین کے پہاڑوں میں سب سے اونچا ہے ؛

وسعت

شمال سے جنوب تک ہندوستان کی زیادہ سے زیادہ لمبائی اور مشرق سے مغرب تک زیادہ سے زیادہ چوڑائی دونو ۱۸۰۰ میل ہیں۔ رقبہ ۱۵۰۰۰۰۰ مربع میل یعنی کل کرۂ زمین کی خشکی کا بتیسواں حصہ ہے۔ اس رقبے کا $\frac{3}{5}$ حصہ سلطنت انگریزی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے تحت میں ہے۔باقی کا زیادہ حصہ راجاؤں اور نوابوں کے قبضے میں ہے۔فرانسیسوں اور پرتگیزوں کے مقبوضات تھوڑے تھوڑے رقبے کے ہیں ؛

آبادی

ہندوستان کی آبادی تقریباً ۲۵ کروڑ یعنی کل دنیا کی آبادی کا چھٹا حصہ ہے ؛ آبادی میں ہندوستان چین سے دوسرے درجے پر ہے۔ جو صوبے گنگا کے جنوب میں ہیں۔ وہ بہت گنجان آباد ہیں۔لیکن جو ہندوستان کے شمال مغرب میں ہیں - اُن میں بہت ہی کم آبادی ہے ؛

ایک زمانہ تھا۔جب کہ انگریزوں - روما والوں - یونانیوں اور ہندوستانیوں کے بزرگ وسط ایشیا میں اکٹھے رہتے تھے - اور ایک ہی زبان بولتے تھے۔ان میں سے بعض مغرب کی طرف یورپ کو چلے گئے۔بعض مشرق کی طرف ہندوستان میں آ گئے۔ یہ آریہ تھے۔ ان کا رنگ ہندوستان کے اصلی باشندوں سے زیادہ گورا تھا۔ ان میں اور اصلی باشندوں میں اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔ بعض تو ان میں سے پہاڑوں میں جا بھاگے۔لیکن بہت سے رفتہ رفتہ اپنے فتحیاب دشمنوں میں مل جُل گئے ؛

ہندوؤں کی آبادی کل کا ⅔ حصہ ہے۔باقی میں مختلف قومیں۔ مثلاً عربی - پارسی - پٹھان - ترکی - حبشی - یہودی اور یورپ کی مختلف قوموں کے لوگ (زیادہ تر انگریز) شامل ہیں ؛

خصلت - ہندو خلیق - پرہیزگار اور اپنے بال بچّوں میں مل جُلکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہنے والے۔ ان میں استقلال نہیں۔ اور عدالت میں مقدمہ لے جانے کے بہت شائق ہیں۔ بہت سے شادیوں میں فضول خرچی کے سبب سے مفلس ہو جاتے ہیں۔ شراب کا استعمال اب پھیلنے لگا ہے۔ عورتوں کو تعلیم نہیں دی جاتی۔ لیکن اب تعلیم یافتہ ہندوؤں میں عورتوں کو لکھانے پڑھانے کی خواہش پیدا ہوگئی ہے۔ اور یہ خیال اب پھیلتا جاتا ہے۔

ہندوؤں میں ذاتوں کی امتیاز ہے۔ یہ ایک بڑی خرابی ہے۔ جو تہذیب اور تعلیم کی ترقی کو روکتی ہے۔

زبان۔ ہندوستان میں تقریباً سو زبانیں اور بولیاں بولی جاتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی سنسکرت سے نکلی ہیں۔

مذہب۔ یہ بڑے بڑے مذہب ہندوستان میں عموماً رائج ہیں۔ برہمنی۔ بدھ۔ جینی۔ اسلام۔ سکھ اور عیسائی۔

طبعی صورت

ہندوستان کے دو حصے ہیں۔ شمالی حصے کی زمین وسیع نشیب والی ہے۔ وسطی اور جنوبی حصے کی زمین ہموار ہے۔ اس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں۔ جو نہ بہت اونچے ہیں۔ نہ بہت نیچے ہیں۔ ہند کے شمالی حصے کو ہندوستان اور وسطی و جنوبی حصّوں کو دکن کہتے ہیں۔

۱۔ پہاڑ۔ بڑے بڑے پہاڑ یہ ہیں۔

(ا) کوہ ہمالیہ۔

(ب) مشرقی اور مغربی گھاٹ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ج) اروَلی پربت ✤
(د) بندھیاچل ✤
(ر) ست پڑا ✤
(س) نیلگری پربت جو مشرقی اور مغربی گھاٹوں کو ملاتا ہے ✤

۲- سطح مرتفع
(ا) دکن- جس میں بندھیاچل کے نیچے نیچے کا تقریباً کل حصہ شامل ہے- جو جزیرہ نما کی شکل کا ہے ✤
(ب) بندھیل کھنڈ کی سطح مرتفع ✤

۳- میدان- شمالی ہندوستان کا بڑا میدان جو شمالی سطح مرتفع اور کوہ ہمالیہ کے بیچ میں پھیلا ہؤا ہے ✤

۴- دریا- ان کی دو حصوں میں قدرتی تقسیم ہو سکتی ہے- یعنی ایک تو وہ دریا جو بحیرۂ عرب میں - دوسرے وہ جو خلیج بنگالہ میں گرتے ہیں ✤
(ا) برہم پتر- گنگا اور اس کے معاون - مہاندی- گوداوری - کرشنا- کاویری خلیج بنگالہ میں گرتے ہیں ✤
(ب) سندھ اور اس کے معاون- نربدا- تاپتی بڑے بڑے دریا ہیں- جو بحیرۂ عرب میں جا گرتے ہیں ✤

۵- جھیلیں- کچھ مشہور نہیں ہیں -
(ا) ولر کشمیر میں ✤
(ب) کولیر جو کرشنا اور گوداوری کے پھیلاؤ سے بن گئی ہے ✤
(ج) چلکا ✤
(د) سانبھر (راجپوتانے میں) نمک کی سب سے بڑی جھیل ✤

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آب و ہوا

گرم لیکن صرف اونچے پہاڑی حصوں میں ٹھنڈی ہے - اور یہ ٹھنڈک اس سبب سے ہے - کہ وہ مقام سمندر کی سطح سے اونچے ہیں - چنانچہ وہاں لوگ اپنی صحت سنبھالنے کے لئے جاتے ہیں ؛ برہم پتر کی وادی - ہمالیہ کے جنوبی نشیبوں اور مغربی ساحل پر بہت مینہ برستا ہے - لیکن اروِلی پربت کے مغرب میں بہت کم - کھسیا کی پہاڑیوں میں جو بنگال کے شمال مشرق میں ہیں - اس کثرت سے بارش ہوتی ہے - کہ دنیا میں کسی اور جگہ نہیں ہوتی ؛

پیداوار

یہاں کی پیداوار عمدہ اور کئی قسم کی ہوتی ہے ؛

معدنی چیزوں میں سونا - جواہرات - کوئلا - لوہا - ٹین - تانبا - نمک اور اور دھاتیں - نباتاتی چیزوں میں سے چاول (جس کی بنگال اور ساحل کے کنارے کنارے بہت کاشت ہوتی ہے) - باجرہ - جوار (وسطی اضلاع اور پنجاب میں بہت پیدا ہوتی ہے) - گیہوں (شمال میں) - گنّا - مصالحے - تمباکو - آم - روئی - افیم اور نیل - پالتو جانوروں میں سے بھیڑ - بکری - بھینس - گھوڑے - اونٹ اور ہاتھی - جنگلی جانوروں میں سے شیر - ہاتھی - ریچھ - بندر - بھیڑیے - چرغ - ہرن اور گینڈے یہاں پائے جاتے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صنعت و حرفت اور تجارت

ہندوستان میں زیادہ تر زمین کی کاشت ہوتی ہے۔ لوگ اکثر چاول کھاتے ہیں۔ بعض صوبوں میں افیم نکالنے کے لئے پوست کے کھیت کے کھیت بوئے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں نیل۔ روئی۔ گنّا۔ بن اور شہتوت کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ عمدہ ریشم اور روئی کے کپڑے۔ کشمیری شال اور اسی قسم کے اور آرائشی کپڑے ہندوستانی صنعت کی بڑی بڑی چیزیں ہیں ؛

ہندوستان کی تجارت کے متعلق بڑی بڑی باتیں یہ ہیں۔ ولایتی چیزیں خاص کر برطانیہ سے یہاں آتی ہیں۔ اور یہاں سے افیم۔ نیل۔ روئی۔ چاے۔ چاول اور غلّہ جاتا ہے۔ افیم چین کو جاتی ہے ؛ جو ملک کوہ ہمالیہ اور سلیمان کے مشرق میں ہیں۔ اُن کے ساتھ قافلوں کے ذریعے بڑی تجارت ہوتی ہے ؛ ساحل کے کنارے کنارے مچھلیاں کثرت سے پکڑی جاتی ہیں ؛ بنگال میں ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں ؛

اندرونی آمد و رفت۔ تھوڑا عرصہ پہلے تک یہاں آمد و رفت کے ذریعے بہت خراب تھے۔ جو سڑکیں بڑے بڑے شہروں کے پاس سے ہوکر گزری ہیں۔ ان کے سوا اور تمام سڑکیں ردی حالت میں ہیں۔ لیکن اب بعض بڑی بڑی سڑکیں گورنمنٹ نے بنوا دی ہیں۔ ان سڑکوں۔ بڑے بڑے دریاؤں۔ نہروں اور ریلوں کے دور دور تک پھیلنے کے باعث ملک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی اندرونی تجارت بہت بڑھ گئی ہے ✣

گورنمنٹ

ہندوستان کے ۲/۵ حصے پر ملکۂ معظمہ کے مقرر کئے ہوئے حاکم ہیں۔ باقی حصے میں بہت سی دیسی ریاستیں ہیں۔ جو تعداد میں کئی سو ہونگی ✣ نیپال اور بھوٹان کے سوا اور تمام ریاستیں سلطنت انگلشیہ کی باجگزار ہیں ✣

ملکی تقسیم

ہندوستان کی ملکی تقسیم یہ ہے۔ (۱) مقبوضات انگریزی۔ (۲) دیسی ریاستیں۔ (۳) مقبوضات غیر ✣

(۱) مقبوضات انگریزی

وہ تمام علاقہ جو براہ راست سلطنت انگلشیہ کے ماتحت ہے۔ پیشتر تین احاطوں میں منقسم تھا۔ یعنی احاطۂ بنگال۔ احاطۂ مدراس۔ احاطۂ بمبئی۔ اب سرکاری طور پر آٹھ احاطوں اور صوبوں میں منقسم ہے۔ اور یہ سب گورنر جنرل اور ان کی کونسل کے ماتحت ہیں۔ جن کا صدر مقام کلکتہ ہے۔ مگر ہندوستان کے تمام اعلےٰ حاکم سکرٹری آف سٹیٹ اور ان کی کونسل کے (جو ولایت میں ہے) ماتحت اور جوابدہ ہیں ✣

آج کل کی ملکی تقسیم یہ ہے۔

نمبر شمار	نام صوبہ	دار الخلافہ	اور شہر
۱	بنگال	کلکتہ	مرشد آباد۔ پٹنہ۔ کٹک ✣

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر شمار	نام صوبہ	دار الخلافہ	اور شہر
۲	مغربی شمالی اور اودھ	الہ آباد	بنارس - کانپور - آگرہ - بریلی - میرٹھ - ہردوار +
		لکھنؤ	فیض آباد +
۳	پنجاب	لاہور	دہلی - ملتان - پشاور - شملہ +
۴	صوبجات متوسط	ناگپور	جبل پور - ناگپور +
۵	برما	رنگون	اکیاب - مرتبان - مولمین - مانڈلے - بھامو +
۶	آسام	گوہٹی	گوالپاڑہ - سلہٹ +
۷	بمبئی	بمبئی	سورت - بھڑوچ - پونا - ستارہ - کراچی +
۸	مدراس	مدراس	موسلی پٹم - ٹرنکیبار - آرکٹ - ترچناپلی - کالی کٹ - اٹاک منڈ +

ان صوبوں میں سے ہر ایک کمشنریوں اور ضلعوں میں منقسم ہے +

۲- دیسی ریاستیں

ہندوستان کی دیسی ریاستوں کا کل رقبہ ۶ لاکھ مربع میل اور آبادی ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ہے +

(۱) باجگزار دیسی ریاستیں

بڑی بڑی یہ ہیں -

نمبر شمار	نام ریاست	دار الخلافہ	کیفیت
۱	کشمیر	سری نگر	یہاں کی بکریوں کی پشم بہت ہی اعلےٰ درجے کی ہوتی ہے - اسی سے کشمیر کی مشہور شالیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر شمار	نام ریاست	دار الخلافہ	کیفیت
			بنتی ہیں ٭ اس کا تعلق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے ساتھ ہے ٭
۲	سکم	تام لنگ	نیپال اور بھوٹان کے درمیان - لفٹنٹ گورنر بنگال کے ساتھ اس کا تعلق ہے ٭
۳	ترانکور	ترانکور	اس ریاست میں جنگل بہت ہیں ٭
۴	کوچین	کوچین	
۵	کچھ	بھوج	
۶	بڑودہ	بڑودہ	
۷	اودے پور جے پور جودھ پور		یہ اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں مل کر راجپوتانے کا علاقہ کہلاتا ہے - راجپوتوں کا بڑا زور ہے ٭
۸	گوالیار بھوپال		یہ اور دیگر ریاستیں وسط ہند کی ریاستیں کہلاتی ہیں ٭
۹	حیدر آباد	حیدر آباد	اورنگ آباد بھی مشہور شہر ہے ٭ دیسی ریاستوں میں یہ سب سے وسیع ریاست ہے - اور نظام کے ماتحت ہے ٭
۱۰	میسور	میسور	پہلے سرنگا پٹم دار الخلافہ تھا - یہ بھی ایک مشہور شہر ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ب) خود مختار ریاستیں

نام	دار الخلافہ	کیفیت
نیپال	کھٹمنڈو	گو شمال میں کوہ ہمالیہ کا سلسلہ چلا گیا ہے۔ تو بھی یہاں کے لوگ تبت والوں کے ساتھ بڑی تجارت کرتے ہیں ؛
بھوٹان	تسی سدان	پناکھا بھی مشہور شہر ہے۔ یہاں کے لوگ بُدھ کے پیرو ہیں ؛

۳۔ مقبوضات غیر

انگریزوں کے علاوہ فرانسیسوں اور پرتگیزوں کے بھی چند مقام ہندوستان میں ہیں۔ جن کی وسعت اور تجارت دونو کے لحاظ سے کچھ بھی شہرت نہیں ؛

فرانسیسوں کے قبضے میں پانڈی چری جو مدراس کے جنوب میں بندرگاہ ہے۔ ماہی جو ساحل مالا بار پر ہے۔ اور چندر نگر جو کلکتے کے شمال میں ہے ؛

پرتگیزوں کے قبضے میں گوآ جو ہندوستان کے مغربی کنارے پر ہے۔ بندرگاہ دمن جو بمبئی کے شمال میں ہے۔ اور دیو جو شہر اور بندرگاہ بھی ہے۔ گجرات کے جنوبی کنارے سے پرے ایک جزیرے میں واقع ہے ؛ شہر گوآ مدت تک تجارت کی ایک بڑی منڈی تھا۔ لیکن اب وہ شہرت بالکل نہیں رہی ؛

نوٹ

ہندوستان کے ساحل کے کنارے کنارے بڑے بڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قدرتی نظارے یہ ہیں۔
۱۔ راسیں۔ راس کماری جنوب میں۔ راس کالی میر مغرب میں +
۲۔ خلیجیں۔ خلیج کچھ۔ خلیج کمبایت مغرب میں۔ جنوب میں خلیج منار +

جزیرے

بڑے بڑے جزیرے یہ ہیں۔
۱۔ لنکا۔ یہ بڑا جزیرہ نہ تو احاطۂ مدراس کے متعلق ہے۔ اور نہ احاطۂ بمبئی کے۔ بلکہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایک علیحدہ بستی ہے۔ اس کا رقبہ ۲۵۳۶۴ مربع میل ہے۔ اور شکل آم کی سی ہے۔ اس کے اندر کا حصہ پہاڑی ہے۔ اور کنارے کے چاروں طرف نشیب دار زمین کی ایک چوڑی پٹی سی لگی ہے۔ بہت سے دریا یہاں کے میدانوں اور گھاٹیوں کو سیراب کرتے ہیں۔ آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ اور اچھی اچھی قدرتی چیزیں بڑی کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں کے وسیع جنگلوں میں (جہاں ہاتھیوں کے غول کے غول ابھی تک پھرتے ہیں)۔ نہایت ہی قیمتی لکڑیوں کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹیک وغیرہ۔ لیکن بن۔ دارچینی اور ناریل یہاں کی خاص پیداوار ہے + آبادی تقریباً پچیس لاکھ ہے۔ یہاں کے لوگ ہندوستان کے رہنے والوں سے بعض باتوں میں نہیں ملتے۔ اور بدھ کے پیرو ہیں + بڑا شہر کولمبو ہے۔ ٹرنکو مالی جو ایک بارونق بندرگاہ اور جہازوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی پناہ بھی ہے۔ لنکا کے شمال مشرق میں ہے۔ کانڈی اس جزیرے کے اندرونی حصے میں ہے ؛

۲۔ جزائر لکادیپ اور مالدیپ ہندوستان کے جنوب مغرب کی طرف ہیں۔ اصل میں یہ مونگے کے پہاڑ ہیں۔ جزائر مالدیپ اپنے چاروں طرف کے سمندر کی سطح سے کچھ یونہی اونچے ہونگے ؛ ان دونو جزیروں میں زیادہ تر ناریل پیدا ہوتا ہے ؛

۳۔ جزائر انڈمن۔ پورٹ بلیر جو ہندوستان کے سنگین مجرموں کا کالا پانی ہے ؛

۴۔ جزائر نکوبار۔ اس میں دو بڑے جزیرے نکوبار کلاں اور نکوبار خُرد اور کئی اَور جزیرے شامل ہیں ؛

۵۔ بمبئی کے مجمع الجزائر میں بڑے بڑے جزیرے یہ ہیں۔ بمبئی۔ کولابا اور ایلیفنٹا Elephanta ؛ ایلیفنٹا خاصکر اس سبب سے مشہور ہے۔ کہ وہاں پہاڑوں میں بت اور مندر تراشے ہوئے ہیں ؛

بندرگاہ

کلکتہ۔ مدراس۔ پانڈی چری۔ کوچین۔ کالی کٹ۔ منگلور۔ بمبئی۔ سورت۔ کمبایت۔ کراچی ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرھویں فصل

نوٹ

۱- ایشیا کی بڑی بڑی بندرگاہیں (ہندوستان مستثنےٰ)

بحیرۂ اسود پر بوٹیئو- طرابزون- سنوپ ✣
بحیرۂ روم پر سمرنا- بیروت - عکہ ✣
بحیرۂ قلزم پر ینبوع - جدّہ - حدیدہ - مخہ ✣
خلیج عدن پر عدن ✣
بحیرۂ عرب پر مسقط ✣
خلیج فارس پر بوشہر-عباس ✣
لنکا کی کولمبو-گیلی-ٹرنکو مالی ✣
آبنائے ملکّا پر پینینگ- ملکّا- سنگاپور ✣
بحیرۂ چین پر بنکوک- سیگون- ہیو- مکاؤ- ہونگ کونگ- کینٹن
سوائٹو- امواے- فوچو- ننگ پو- شانگھی- نانکن ✣
بحیرہ زرد پر ٹنٹ سن ✣
جاپان پر نگاسکی- یوکوہاما- ہاکو ڈاٹی ✣
سائبیریا مشرقی پر ولاڈیوسٹک Vladivostok - ٹیرو پالواسکی ✣

۲- مجمع الجزائر ملایا

اس کا نام مجمع الجزائر ہند مشرقی بھی ہے- برّ اعظم ایشیا-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar